اوصافِ حمیدہ

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار،
اوصاف و محاسن اور ارشادات و تعلیمات کا بے نظیر مجموعہ

مؤلف
ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
اسسٹنٹ رجسٹرار (ر) جامعہ پنجاب، لاہور

ناشر: بزم جمیل، سمن آباد، لاہور
0300-4355778

Marfat.com

MFN
222236

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ o (یونس:62)

خبردار! بیشک اللہ کے دوستوں کو نہ (دنیا میں) خوف ہے اور نہ وہ (آخرت میں) غمگین ہوں گے۔

اوصاف حمیدہ

حضرت شیر ربّانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

مؤلف

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

اسسٹنٹ رجسٹرار (ر) جامعہ پنجاب لاہور

ناشر: بزم جمیل، سمن آباد، لاہور

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حقوق اشاعت محفوظ بحق مؤلف واولاد

زیر ظل عنایت : پیر طریقت ولی نعمت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

نام کتاب : اوصاف حمیدہ حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

مؤلف : ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

نظر ثانی : محمد یٰسین قصوری نقشبندی

پروف ریڈنگ : محمد یٰسین قصوری نقشبندی / ریاض محمود

کمپوزنگ : محمد اویس ندیم بھٹی

باراول : شوال المکرّم 1430 ہجری بمطابق اکتوبر 2009ء

تعداد : 500

صفحات : 112

قیمت : 40روپے

پریس : آر۔زیڈ پیکجز۔2 کورٹ سٹریٹ،26لوئر مال لاہور۔

مفت ملنے کا پتہ : ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری زچہ بچہ ہیلتھ سنٹر بالمقابل M-47 گلبرگ III لاہور

موبائل نمبر 0300-4355778

۱۳۲۲۱۱
297.692
ش 87 ن

Marfat.com

آئینہ ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	انتساب جمیل	1
2	حمد باری تعالیٰ	2
3	نعت مصطفیٰ ﷺ	3
4	منقبت	4
5	تقریظ	5
6	نشانِ منزل	7
7	تعارفِ مؤلف	9
8	عرضِ مؤلف	15
	باب اول	
9	مختصر حالات حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ	17
	باب دوم	
10	اتباع سنت کی اہمیت وفضیلت	24
	باب سوم	
11	حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور داڑھی مبارک	33
	باب چہارم	
12	حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور حسنِ اخلاق	51

Marfat.com

باب ششم

15	حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف وخصائص	74
1	کھیل کود سے نفرت	74
2	عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ	74
3	جنونِ الٰہی	75
4	خدمتِ مخلوقِ خدا	75
5	سر کے بال	76
6	داڑھی مبارک	76
7	چال	76
8	صف بندی	76
9	صف بندی کا طریقہ	76
10	کُرتا اور تہبند کا استعمال	77
11	دو کُرتوں کا استعمال	77
12	زرد رنگ کا جُوتا	78
13	ریشم سے گریز	78
14	سلام میں پہل کرنا	78
15	دائیں ہاتھ سے کھانا	78
16	دسترخوان پر کھانا	78
17	دوزانو بیٹھ کر کھانا	79

Marfat.com

21	مٹی کے پیالے	79
22	پیالوں کو صاف کرنا	80
23	اکٹھے مِل کر کھانا	80
24	کھانے کے بعد کلّی کرنا	80
25	کھانے کے بعد دُعا مانگنا	81
26	مسواک	81
27	نمازِ تہجد	81
28	نمازِ اشراق	81
29	ہلکا پھلکا ناشتہ	81
30	نمازِ چاشت	81
31	قیلولہ	81
32	مسجد میں آنا	82
33	دُعا عبادت کا مغز	82
34	نمازِ اوابین	82
35	عشاء کی نماز	83
36	شریعت پر عمل	84
37	غُسل بروز جمعہ	84
38	جمعہ کے لئے خوشبو لگانا	84
39	عصا پر خُطبہ دینا	84
40	گھر میں نماز	85
41	کھڑے ہو کر خطبہ دینا	85
42	جنازے میں شرکت کرنا	85

Marfat.com

43	گفتگو	85
44	مزاح	85
45	ذرا ذرا سی نیکی	86
46	خود کاری کا شوق	86
47	عورتوں کو تبلیغ کرنا	86
48	آنکھوں میں سُرمہ لگانا	86
49	مہمان نوازی	87
50	صُلح اور انصاف پسندی	87
51	بدبُو دار اشیاء سے کراہت	88
52	بچھونا	88
53	معمولاتِ سفر	88
54	خوش معاملگی	89
55	معاشرتی تعلقات	89
56	شادی	89
57	تیمارداری	89
58	سادگی	89
59	انکساری	90
60	محفلِ ذکر	90
61	زیارت قبور	90
62	ایصالِ ثواب	90
63	مسنون عمل	91
	باب ہفتم	
16	ارشادات وتعلیمات شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ	93

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب جمیل

پیر طریقت رہبر شریعت فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) کے نام جن کی نظر فیض بار نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسمان تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے

نہیں موقوف خلاقی تری اس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے

دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے

محمد مصطفٰے کی رحمۃ اللعالمینی سے
بڑھائی یا رب اپنے لطف اور احساں کی شاں تو نے

دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی
لگائے گر سلیماں کے لیے نعمت کے خواں تو نے

مئے لاتقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تو نے

(مولانا ظفر علی خان)

Marfat.com

نعت مصطفےٰ ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا ! نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو ! مراد قلب خلیل تم ہو !
خدا کی روشن دلیل ہو تم یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
بشیر کہیئے ، نذیر کہیئے انہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی ! وہ میرے آقا کی زندگی ہے
شعور و فکر و عمل کے دعویٰ حد تعین سے بڑھ نہ پائیں !
نہ چھو سکے ان بلندیوں کو جہاں مقام محمدی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کے میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو اک آسرا یہی ہے
کسی کو حالات کیوں بتائیں کسی کو راز داں کیوں بنائیں
تم ہی سے مانگیں تم ہی دو گے تمہارے ہی در سے لو لگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

Marfat.com

منقبت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ
وسیدی مرشدی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

بہہ رہا ہے بن کے دریا شیر ربانی کا فیض
فصل شادابی کا چشمہ ثانی لاثانی کا فیض

شیرربانی محمد مصطفےٰ کے شیرِز
پیرلاثانی نگاہ مست کے پیغام بر

شیرربانی خدا کے فضل کی زندہ مثال
پیرلاثانی ہیں ان کے فیض کا طرفہ کمال

شیرربانی شریعت اور طریقت کے نقیب
پیرلاثانی ہیں باغ معرفت کی عندلیب

شیرربانی نگاہ لطف کا نوخیز رنگ
پیرلاثانی سمندر پی کے بھی حیران و دنگ

شیرربانی کی ہمت شرع و سنت کا نفاذ
پیرلاثانی سے مرشد دہر میں ہیں شاذ شاذ

شیرربانی سخا میں دور حاضر کے امام
پیرلاثانی عطا میں ساقی کوثر ﷺ کا جام

شیرربانی کرم کا نور باطن د مبدم
پیرلاثانی وفا کی راہ میں پختہ قدم

شیرربانی علامت اختیار خاص کی
پیرلاثانی بھی آیت اعتبار خاص کی

شیرربانی فراز شرق پور کا نور حق
پیرلاثانی پہ روشن وقت کے چودہ طبق

شیرربانی نے بخشے لعل فیض خاص سے
پیرلاثانی نے بھی خالی خزانے بھر دیئے

شیرربانی کی سنت شمع قرآنی کا نور
پیرلاثانی کے جلوے بہر سالک کوہ طور

شیرربانی عطاؤں کا مسلسل سلسلہ
پیرلاثانی سخاؤں کا مسلسل سلسلہ

شیرربانی گہر باری کا ابر پر بہار !
پیرلاثانی عطائے مصطفےٰ کا لالہ زار

شیرربانی قدر پر مشفق و صد مہرباں
پیرلاثانی نوازش ہا کا بحر بیکراں

(ابوالبقا قدر آفاقی)

Marfat.com

تقریظ

اوصافِ حمیدہ، خصائل پسندیدہ، محامد ومحاسن، مکارم اخلاق کا معیار یہی ہے کہ دائمی نمونہ عمل، اُسوہ حسنہ، صاحبِ خُلقِ عظیم رسول کریم ﷺ کی سنت مطہرہ کا اتباع کیا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ.

(البقرہ:143)

ترجمہ: اور نہیں مقرر کیا ہم نے (بیت المقدس کو) قبلہ جس پر آپ اب تک رہے مگر اسلئے کہ ہم دیکھ لیں کہ کون پیروی کرتا ہے (ہمارے) رسول ﷺ کی اور کون مُڑتا ہے اُلٹے پاؤں۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے قدیم اور ازلی علم کے مطابق یہ پہچان ہو جائے کہ کون رسول کریم ﷺ کی اتباع کرتا ہے اور کون اس سے مُنہ موڑتا ہے گویا اتباع رسول اور اتباع سنت سے ہی کسی کے اوصاف حمیدہ کا اندازہ ممکن ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری بجا طور پر ہدیہ تحسین وتبریک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے عصر حاضر کے عظیم مادرزاد ولی کامل حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ پر زیر نظر کتاب بعنوان ''اوصافِ حمیدہ'' تحریر فرمائی۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کی کتاب کا جستہ جستہ مطالعہ کیا۔ موصوف نے عقیدت واحترام میں ڈوب کر پوری لگن، محنت اور سعی وکاوش سے کام لیتے ہوئے انسانیت کے سب سے بڑے معلم اور محسن حبیب کبریا رسولِ رب العالمین ﷺ کی شان وعظمت کو مستند اور مدلل طور پر بیان کیا ہے اور اتباع سنت اور عشق رسول ﷺ کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا ہے اور اس مسلمہ حقیقت کو واضح کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی اتباع سے ہی فرزندانِ توحید اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا جو بھی حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ اور دائمی نمونہ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو گزارے گا وہ دُنیوی اور اُخروی فلاح وکامرانی حاصل کر سکے گا۔ بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کی محمد سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نے عارف حقانی حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع سنت کے مطابق حسنِ عمل کے روح پرور مناظر پیش کیے ہیں اور قابلِ اعتماد حوالوں سے کامیابی کے ساتھ اس امر کو ثابت کیا ہے کہ عارف حقانی حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا، معمولات، عبادات اور اوراد و ظائف ہر بات میں اتباع سنت کی نورانی اور ایمانی ولولہ انگیز جھلک نظر آتی ہے۔

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری کیونکہ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں اور ان کے فیوض و برکات سے اُنھیں فیضیاب ہونے کا موقع ملا ہے۔ لہٰذا ان کی تحریر میں مرشدِ کامل نیز حضور ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ اور عارفِ حقانی حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ خصوصی مستحکم وابستگی کی عکاسی ہوتی ہے۔ پیر خانے سے ان کی گہری وابستگی کا اظہار ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مرشدِ کامل کے فیض و برکت سے عشق رسول ﷺ کا جذبہ ان کے دل کی گہرائیوں میں موجزن ہے اس لئے بعض مواقع پر انہوں نے قارئین کو بھی اتباع سنت اور حُبِ رسول ﷺ کی بے ساختہ نصیحت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اُنھیں اولیائے کرام بالخصوص حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر لکھنے کی مزید توفیق عطا فرمائے اور ان کی زیر نظر کتاب سے قارئین کرام کے دلوں میں سنت مطہرہ کی کامل پیروی کا جذبہ اور ولولہ پیدا فرمائے۔ آمین!

بجاہِ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم

احقر العباد: پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

14 اکتوبر 2009 (ریٹائرڈ) چیئرمین اسلامیات ڈیپارٹمنٹ بہاولپور یونیورسٹی اور جامعہ پنجاب لاہور۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نشان منزل

علامہ محمد منشاء تابش قصوری سیالوی

(مریدکے)

"لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ" (الاحزاب 22)

وہی انسان کامیابی سے ہمکنار ہوسکتا ہے جس نے اسوہ رسول اکرم ﷺ کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنایا کیونکہ خالق اکبر جل مجدہ الکریم نے بالوضاحت فرمایا: لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ " (الاحزاب 22) لوگو! تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا طریق کار ہی کامیابی وکامرانی کا ضامن ہے۔ آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے والا ہی دین ودنیا اور آخرت میں کامیابی وکامرانی سے سرخرو ہوسکتا ہے جس کسی نے آپ ﷺ سے روگردانی کی وہ ناکامی سے دوچار ہو۔ آپ ﷺ کی اتباع وپیروی سے محبوبیت تامہ کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے "لوگو! اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری اتباع اختیار کرو۔ پھر تجھے اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنالے گا اور تمہاری ہر قسم کی کوتاہی ولغزش اور خطا معاف فرمائے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بے حد رحیم ہے"۔

اس حکم پر اللہ کے جن مخلص بندوں نے عملاً سرتسلیم خم کیا ان مقبولان بارگاہ صمدیت ورسالت میں پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی نمایاں نظر آتا ہے۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ اتباع مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کا عکس جمیل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنت مبارکہ کو زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا۔ مجال ہے کہ کوئی فعل خلاف سنت سرزد ہوتا ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اکبر حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی اس نہج پر تربیت فرمائی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سراپا عشق بن گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ پر متعدد کتابیں لکھی گئیں۔ پیش نظر کتاب "اوصاف

Marfat.com

حمیدہ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ'' مکرم ومعظم جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری کا زندہ شاہکار ہے جسے آپ نے بڑی محبت اور محنت سے مرتب فرمایا ہے۔ڈاکٹر صاحب نے اپنے بچپن کے زمانہ میں حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چند جمعۃ المبارک پڑھنے کی سعادت حاصل کی تھی انہوں نے حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ میں بچپن میں احیائے سنت کے جو جلوے دیکھے تھے انہیں اپنی سعی کے مطابق بھرپور انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔موصوف شیخ المشائخ حضرت صاحبزادہ الحاج میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے مرید خاص ہیں اور اپنے پیرومرشد کی خصوصی نگاہوں کی برکات سے متعدد کتابیں لکھ چکے ہیں۔زیرنظر کتاب ''اوصاف حمیدہ حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ'' بھی انہی کا فیضان ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری زید مجدہ کو مزید قلم کی جولانیاں عطا فرمائے اور بزرگان دین کے کارناموں کو اسی طرح منصۂ شہود پر جلوہ گر کرتے رہیں۔آمین! ثم آمین

فقط

علامہ محمد منشا تابش قصوری سیالوی (مریدکے)

اتوار، 21 شوال المکرّم 1430 ہجری

بمطابق 11 اکتوبر 2009ء

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تعارفِ مؤلف

از: ادیب شہیر محمد یٰسین قصوری نقشبندی

اس پُرفتن دور میں بھی کچھ خوش قسمت شخصیات ایسی ہیں جن کے وقت اور عمل میں اللہ تعالیٰ نے برکتیں رکھی ہیں۔ ان کا وقت رضائے الٰہی، خوشنودی مصطفےٰ ﷺ اور اشاعت دین کے لیے صرف ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی بھی ہیں جو کہ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کے فیض یافتہ ہیں۔

جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شرقپوری 10۔نومبر 1945ء کو گاؤں ''قلعہ غوث'' ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ والدین نے ''نذیر احمد'' نام تجویز کیا۔ آپ چار بھائی اور ایک بہن ہے۔ دوسرے بھائیوں کے نام یہ ہیں (1) محمد اسماعیل (2) محمد حنیف (3) اور بشیر احمد مرحوم۔ ڈاکٹر صاحب سب سے چھوٹے ہیں۔ والد گرامی کا نام حسن الدین تھا۔ تایا کا نام کرم الٰہی اور چچا کا نام میاں محمد دین تھا۔ ان دونوں کی اولاد نہیں تھی۔ متقی اور پرہیز گار تھے۔ میاں محمد دین امامت بھی کرتے تھے اور بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم بھی دیتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا مختصر شجرہ نسب یوں ہے: حسن الدین بن احمد دین بن نبی بخش بن کریم بخش بن محمد اسحاق رحمھم اللہ تعالیٰ۔

جناب ڈاکٹر صاحب تقریباً ایک سال کے تھے کہ والد گرامی کا وصال ہو گیا۔ والدہ صاحبہ کی زیر شفقت ونگرانی قرآن پاک سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ پرائمری تک تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول ترڈیوالی ضلع شیخوپورہ (نزد شرقپور شریف) میں حاصل کی۔ 1964ء میں گورنمنٹ پائیلٹ ہائر سیکنڈری سکول، شرقپور شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ 1966ء میں اسلامیہ کالج ریلوے

Marfat.com

روڈ، لاہور سے ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ 1968ء میں بی اے کا امتحان اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور سے پاس کیا۔ 22، جولائی 1976ء کو والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں مگر ڈاکٹر صاحب نے ہمت نہ ہاری اور اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا۔ 1978ء میں DHMS کا امتحان ہومیو پیتھک میڈیکل کالج آف پاکستان گڑھی شاہو، لاہور سے نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔ 1982ء میں بائیو کیمک پریکٹشنر سوسائٹی آف پاکستان کی فیلوشپ اختیار کی۔ 1984ء میں فارمیسی میں "C" Category کے طور پر رجسٹرڈ ہوئے۔ 1986ء میں ایم۔اے سیاسیات کا امتحان بطور پرائیویٹ امیدوار پاس کیا۔ 1986ء ہی میں فارمیسی میں اسسٹنٹ فارماسٹ کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ 1990ء میں CLS کا امتحان پنجاب لائبریری ایسوسی ایشن آف دیال سنگھ کالج، لاہور سے پاس کیا۔ 1993ء میں شیر ربانی اسلامک سنٹر، جامعہ مسجد قادریہ شیر ربانی 21۔ ایکڑ سکیم نیومزنگ لاہور سے تین ماہ کا تربیتی کورس مکمل کیا۔ 1994ء میں آستانہ عالیہ شیر ربانی اسلامک سنٹر، ہجویری محلہ، نزد داتا دربار لاہور سے دوبارہ تین ماہ کا تربیتی کورس پاس کیا۔ 2000ء میں ایم اے پنجابی کا امتحان آزاد امیدوار کی حیثیت سے نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ 2002ء میں بی اے لیول کا صحافت میں بطور ایڈیشنل مضمون پاس کیا۔ اس طرح ڈاکٹر صاحب نے 2000ء میں ڈبل ایم ۔اے کر کے اپنی تعلیم مکمل کی۔ 2003ء میں آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ سمیت عمرہ کی سعادت حاصل کی، 21 جون 2003ء تا 13 جولائی 2003ء تک زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کی اور صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی مدینہ منورہ میں قائم کردہ ''رباط شیر ربانی'' کی زیارت کی۔ ڈاکٹر صاحب حج کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ سعادت جلد نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔ 27۔ اپریل 1975ء کو ڈاکٹر صاحب کی شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے ڈاکٹر صاحب کو دو بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔ بڑے صاحبزادے محمد سلیم کا تین سال کی عمر میں انتقال ہو گیا اور چھوٹا صاحبزادہ محمد اویس ندیم بھٹی جامعہ پنجاب، لاہور میں ملازمت کر رہا ہے۔

Marfat.com

آپ کے اساتذہ میں سے چند مشہور ترین کے اسماء گرامی یہ ہیں: ماسٹر نیک محمد صاحب مرحوم آف شرقپور شریف، ماسٹر محمد دین صاحب مرحوم آف کلال، ماسٹر محمد انور قمر صاحب آف شرقپور شریف، ماسٹر محمد یوسف صاحب آف فیض پور، ماسٹر محمد انور صاحب، ماسٹر محمد عثمان صاحب، ماسٹر فقیر محمد صاحب آف بھینی نزد شرقپور شریف، ماسٹر لال دین صاحب، پروفیسر مظفر بخاری صاحب، پروفیسر محمد اختر صاحب، پرنسپل اسلامیہ ڈگری کالج سول لائنز لاہور، حضرت مولانا محمد اشرف صاحب آف قلعہ غوث، پروفیسر ضیاء المصطفٰے قصوری صاحب۔

تحریری میدان میں متعارف کرانے والے حضرات کے نام یہ ہیں: محمد منشاء تابش قصوری آف مرید کے، قاضی ظہور احمد اختر صاحب آف پھلروں، ماسٹر محمد انور قمر صاحب آف شرقپور شریف، راقم الحروف (محمد یٰسین قصوری نقشبندی) ادارہ علم و ادب، شاہین کالونی، گلی نمبر 1، والٹن روڈ، لاہور، قدر آفاقی صاحب 306-2 ڈی ون، ٹاؤن شپ، لاہور، ماسٹر احمد علی صاحب آف موہلنوال، پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب، سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ بہاولپور و جامعہ پنجاب لاہور۔

پیر طریقت، رہبر شریعت فخر المشائخ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی' سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیر سرپرستی ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ کی اشاعت کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے ممبران کے نام یہ ہیں: ماسٹر احمد علی صاحب، ابوالبقا قدر آفاقی صاحب، پروفیسر خالد بشیر صاحب، ملک محمد حیات صاحب، حافظ محمد عالم صاحب، محمد معروف احمد شرقپوری صاحب، قاضی محمد نور اللہ صاحب، صوفی اللہ رکھا صاحب اور سعید احمد صدیقی صاحب۔ ڈاکٹر صاحب بھی اس مشاورتی کمیٹی کے ممبر ہیں، اس لئے ان حضرات سے ان کی خصوصی محبت ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے 20۔ اکتوبر 1972ء کو جامعہ پنجاب لاہور میں ملازمت اختیار کی اور 9۔ اکتوبر 2005ء کو 19 دن 10 ماہ اور 33 سال کی ملازمت مکمل کرنے کے بعد پنجاب

Marfat.com

یونیورسٹی لاہور سے اسسٹنٹ رجسٹرار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ڈاکٹر صاحب تصنیف و تالیف میں مصروف ہیں۔

راقم السطور (محمد یٰسین قصوری نقشبندی) کی یہ خوش قسمتی ہے کہ زیر نظر کتاب کا نام ''**اوصاف حمیدہ حضرت شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ**'' تجویز کیا جو ڈاکٹر صاحب نے پسند فرمایا۔ اس کتاب پر نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کی سعادت بھی راقم کو نصیب ہوئی۔

آپ کے تین بڑے بھائی فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے دست اقدس میں شرف بیعت حاصل کر چکے تھے۔ بڑے بھائی جناب محمد اسماعیل صاحب کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب نے 1982ء میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں شرقپور شریف حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کیا۔ والدہ محترمہ جناب ڈاکٹر صاحب کے حق میں بہت سی دعائیں کرتی تھیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی: ''**بیٹا! آپ بذریعہ قلم کمائی ہوئی روزی کھائیں**'' اس کا مظاہرہ عملی طور پر یوں ہوا کہ پیرومرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کی زیر ادارت و زیر سرپرستی اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے ترجمان رسالہ ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور شریف کو معیاری و مقبول عام بنانے کے لیے اپنی بساط کے مطابق عرصہ ستائیس سال سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نے ڈاکٹر صاحب کو تصنیف و تالیف کے میدان میں انقلابی خدمات انجام دینے کے لیے ہدایت و تلقین فرمائی، جس پر وہ کمربستہ ہو گئے۔ ان کے بے شمار مضامین، مقالات و کالم اخبارات اور رسائل و جرائد کی زینت بنے۔ موصوف گیارہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ وہ اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ تمام تصانیف اپنی جیب سے شائع کروائیں اور دو کتابوں کی تقریب رونمائی آستانہ عالیہ شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرقپور شریف میں منعقد ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام عصر حاضر کے نام

Marfat.com

2۔ انوار شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ

3۔ اسلام میں نماز کی اہمیت

4۔ شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

5۔ نماز کی اہمیت

6۔ حیات شیر ربانی، سنت نبوی ﷺ کا بہترین مرقع

7۔ درس عمل، سراپا سنت زندگانی حیات شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ

8۔ پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی

9۔ حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بحیثیت آئینہء سنت مصطفیٰ ﷺ

10۔ شمائل ومعمولات مصطفیٰ ﷺ

11۔ حالات وتعلیمات حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

12۔ اوصاف حمیدہ حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ

جناب ڈاکٹر صاحب کی والدہ محترمہ کو ایک عرصہ دراز سے پیٹ میں درد تھا۔ اطباء اور ڈاکٹروں سے علاج کروانے کے باوجود آرام نہ آیا۔ ایک دفعہ وہ ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شرقپور شریف میں حاضر ہوئیں۔ حضرت کا دم کیا ہوا پانی پیا اور لنگر کھایا جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے درد ختم کر دیا۔

زیرِ نظر کتاب ''اوصافِ حمیدہ حضرت شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ'' میں ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے تمام مندرجات کو شواہد اور دلائل کی روشنی میں پرکھ کر لکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی تالیف وترتیب میں انہوں نے نہایت عرق ریزی اور محنت سے

Marfat.com

کام کیا ہے۔کاوش مؤلف قابل ستائش ہے۔امید ہے کہ وہ مزید جواہر ریزوں سے مستفید فرماتے رہیں گے۔اگر تعلیمات اولیاء اللہ پیشِ نظر رہیں تو طالبان راہِ حق کو بھٹکنے کا احتمال نہیں رہتا۔یہی تعلیمات مؤلف نے پیش کی ہیں کہ ہر خاص و عام بھی اس سے مستفیض ہو سکے۔اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے' اجرِ عظیم سے نوازے اور مسلمانوں کے لئے نافع و مفید بنائے۔آمین ثمّ آمین۔

خاک در شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد یٰسین قصوری نقشبندی

ادارہ علم و ادب E-35/k' شاہین کالونی'

والٹن روڈ، لاہور

12۔ربیع الاول 1428ھ

فون : 0300-4455710

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

الحلمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

بیحد حمد اور مدح اس واجب الوجود کے لئے سزاوار ہے جس نے تمام اشیاء کو وجود عطا کیا اور اپنی ذات کو جلوہ نما کیا۔ حقیقت میں ہر چیز میں اسی کے جلوے نظر آتے ہیں۔ درود لامحدود خلاصہ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کہ تمام دنیا اسی ذاتِ اقدس کا پَرتو ہے اور اس کی آل و اصحاب پر جو حضور ﷺ تک پہنچنے کا ذریعہ اور واسطہ ہیں۔

فخر المشائخ الحاج حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی زیرِ صدارت جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کے گھر میں 5 اپریل 2009ء بروز اتوار ایک خصوصی اجلاس برائے تیاری مجلّہ ''جہانِ شیرِ ربانی'' منعقد ہوا جس میں اس مجلّہ کا نام بدل کر ''انوارِ شیرِ ربانی'' رکھا گیا۔ اس مجلّہ کی تیاری کے سلسلہ میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گیئں۔ کمیٹیوں کے ممبران صاحبان کو مجلّہ کی تیاری کا کام سونپا گیا۔ راقم الحروف کو اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ پر چھپنے والے تحریری مواد کو اکٹھا کرنے کی ڈیوٹی دی گئی۔ تحریری مواد کو اکٹھا کرتے وقت راقم نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ''اوصافِ حمیدہ'' پر ایک کتاب تحریر کی جائے۔ اس طرح اس کتاب کی تیاری کا کام شروع ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے راقم کو توفیق بخشی اور یہ کتاب آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے فیض سے منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

ہر کام مشیّت الٰہیہ کے مطابق سرانجام پاتا ہے اور وقت کا تعین قُدرت کاملہ کی منشا کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے چاہے، جو چاہے کام لے۔ یہ اسی کا کمال ہے۔ بندہ ناچیز نے باوجود اپنی کم مائیگی کے اور سلوک و تصوف کا شعور نہ رکھتے ہوئے بھی محض خداوندِ رحیم و کریم کی رحمتوں کے سہارے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی ہے کہ یارانِ طریقت اولیاء اللہ کے دامن سے وابستگی رکھنے والوں کے لئے سامانِ تسکین و توشۂ آخرت مہیا ہو سکے۔ نیز جادۂ حق اور راہِ مستقیم میں جستجو کرنے والوں کو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عملی زندگی سے نجات و سرخروئی کی راہیں میسر آ سکیں۔ قادرِ مطلق باعثِ کون و مکاں، رحمتِ عالمیان، آقائے نامدار، رسولِ محتشم، نبی

Marfat.com

مکرم، شفیع معظم، نورِ مجسم، حضور پُر نور سید یوم النشور، حبیبِ کبریا، محبوب رب العلا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے طفیل عاشقِ رسول، عارفِ اکمل، عالم باعمل، آفتابِ ولایت حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ میں فدوی کی اس عاجزانہ کاوش ومحنت کو شرفِ قبولیت بخشے اور میرے لئے توشۂ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

بندہ کو اپنی کم مائیگی اور کم علمی کا پورا پورا اعتراف ہے اور انبیاء السلام کے علاوہ خطاونسیان سے کوئی بھی انسان پاک نہیں ہے۔ اس لئے قارئین سے نہایت ہی عاجزانہ گزارش ہے کہ اگر کوئی بات قابلِ اصلاح معلوم ہو تو براہِ کرم بندہ کو اس سے ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ بندہ آپ کا شکر گزار ہوگا۔

بندہ ناچیز جناب محمد منشا تابش قصوری سیالوی صاحب، جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب، جناب قاضی ظہور احمد اختر صاحب، جناب محمد یٰسین قصوری نقشبندی صاحب، جناب قدر آفاقی صاحب، جناب قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی صاحب، جناب ماسٹر احمد علی شرقپوری صاحب، جناب سعید احمد صدیقی صاحب اور جناب صوفی اللہ رکھا صاحب کا کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں مفید مشورے دینے پر شکر گزار ہے۔ پسرم محمد اویس ندیم نے اس کتاب کی کمپوزنگ کی ہے ان کا بھی مشکور ہوں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ میری بیوی اور بچے مالی معاونت کر کے کتب کو چھپوانے کا انتظام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ثوابِ دارین عطا فرمائے۔ آمین!

مَیں دعا گو ہُوں کہ ربِّ ذوالجلال اپنے فضل وکرم سے قارئین کو توفیق ارزانی عطا فرمائے کہ وہ اعلیٰ حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات وواقعات پڑھ کر آپ کے ارشادات تعلیمات پرعمل کر کے اپنی زندگیاں شریعتِ مطہرہ کے مطابق ڈھال کر فلاحِ دارین حاصل کریں۔ آمین وما توفیقی الا باللہ!

مؤلف

احقر العباد

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

زچہ بچہ ہیلتھ سنٹر بالمقابل ایم 46 گلبرگ III، لاہور

جمعرات 14 شعبان المعظم 1430ھ

6 اگست 2009ء

Marfat.com

باب اوّل

مختصر حالات حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجددِ عصر، قطبِ زمانہ، شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کی خوشخبری آپ کے جدِّ اعلیٰ کو کابل کے ایک بزرگ نے ایک صدی پہلے ہی دے دی تھی اور آپ کا نام بھی تجویز کر دیا تھا۔ جب حضرت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے شرقپور کو اپنا مسکن بنایا تو امیرِ طریقت حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بہت عرصہ پہلے شرقپور میں تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کشف سے بتایا ہے کہ اس بستی میں ایک ''شیر خدا'' پیدا ہوگا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر سال شرقپور میں تشریف لاتے اور وطنِ محبوب کی زیارت کرتے۔ سکونِ قلب حاصل کرنے کے بعد واپس کوٹلہ شریف تشریف لے جاتے۔ حضرت بابا رحمہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا یہ سلسلہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش تک جاری رہا 1

روایت ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادتِ باسعادت سے کئی سال پہلے ایک مجذوب بھی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جائے پیدائش کے گرد چکر لگایا کرتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کے اصرار پر بتایا کہ اس محلّہ میں ایک مقبول بارگاہِ رب العلیٰ پیدا ہوگا۔ میں اُس کی بوئے مست سے روح کو مسرور اور دل و دماغ کو تازہ کرتا ہوں 2

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شمار ان خوش بخت انسانوں میں ہوتا ہے جنہوں نے عمر بھر نیکیاں کمائیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے راستے پر گامزن رہے۔ دینِ حق کی تبلیغ و تلقین کو شعار بنائے رکھا۔ خلقِ خدا کو حکم خداوندی اور اسوہ رسولِ کریم ﷺ سے اپنی حیاتِ مستعار کو سنوارنے اور سجانے کی عمر بھر تلقین فرماتے رہے۔ آپ نے اپنے علم و فضل، عزم و عمل اور خلوص و شفقت کے لاکھوں انمٹ نقوش چھوڑے 3

Marfat.com

پیکرِ زہد و تقویٰ، قافلہ سالارِ اہلِ وفا و رضا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 1282 ہجری میں شرق پور میں ہوئی۔ آپ حضرت میاں عزیز الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا سنت کے مطابق پیدائش کے ساتویں روز نام "شیر محمد" رکھا گیا۔ آپ کی ابتدائی عمر میں ہی آثار بزرگی آپ کی طبیعت سے ہویدا ہونے لگے تھے۔ آپ کا بچپن مبارک حضور پُر نور شافی یوم النشور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی اتباع سے شروع ہُوا۔ آپ نہ تو بچوں کے ساتھ کھیلتے اور نہ ہی اُن کے ساتھ نشت و برخاست رکھتے تھے۔ آپ کو جب مکتب میں بٹھایا گیا تو آپ کی طبیعت بچوں سے مناسبت نہ پکڑتی تھی۔ آپ شرم وحیا کے پیکر بے مثل تھے۔ آپ کی طبیعت باقی بچوں کی نسبت بالکل مختلف تھی۔ آپ کو کھیل کود اور لہو ولہب سے بچپن ہی سے نفرت تھی۔ آپ کو سب سے پہلے قرآن پاک کی تعلیم کے لئے مدرسہ بھیجا گیا۔ آپ پر عشق الٰہی کا رنگ بچپن ہی سے غالب تھا۔ آپ کے جدِ امجد مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ جو سیپارہ قرآن پاک آپ کو برائے تعلیم دیتے تو آپ عشق الٰہی میں روتے روتے اسے آنسوؤں سے بھگو دیتے۔ آپ کے جد امجد جب آپ سے رونے کی وجہ دریافت فرماتے تو آپ خاموش رہتے اور رونے کا کوئی سبب نہ بتاتے۔ آپ کو قرآن پاک پڑھنے کے بعد مڈل سکول شرق پور میں داخل کروایا گیا لیکن آپ کا سکول کی تعلیم میں دِل نہیں لگتا تھا۔ آپ نے والد صاحب کے اصرار پر پرائمری (چار جماعت) تک تعلیم حاصل کی۔ آپ تعلیم کی نسبت خوشنویسی میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ آپ نے اس فن میں اس قدر مشق کی کہ بڑے بڑے خوشنویس آپ کے لکھے ہوئے قطعات دیکھ کر ششدر رہ جاتے۔ آپ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو اپنے قلم سے مکمل فرماتے اور اپنے دِل کو یادِ الٰہی سے شاد و آباد رکھتے۔ آپ پر بعض اوقات وجد طاری ہو جاتا اور کئی کئی گھنٹے ہوش میں نہ آتے۔ جب آپ مدرسے میں پڑھتے تھے تو چھُٹی کے وقت دوسرے بچے کھیل کود میں مصروف ہو جاتے لیکن آپ اپنی خداداد تربیت کے تحت گوشہ تنہائی یا مسجد میں چلے جاتے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو ہو جاتے۔ آپ اکثر قبرستان چلے جاتے اور وہاں ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ آپ کی عمر جیسے جیسے بڑھی آپ ذکر و

Marfat.com

اذکار اور عبادت کی طرف زیادہ راغب ہوتے چلے گئے۔آپ قبرستان میں جا کر اکثر پرانی قبروں میں پڑے رہتے اور رو رو کر کہتے اے اللہ!"یا تو مجھے دین حق عطا کر دے یا یہیں موت دے دے"۔ 4

تذکرہ نگاروں نے آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا۔قد درمیانہ، نازک اندام اور آنکھیں موٹی تھیں جو ہمیشہ غمناک رہتی تھیں۔ ہونٹ پتلے تھے۔آپ سنت مطہرہ کے مطابق قبضہ بھر داڑھی رکھتے تھے۔ مونچھیں ترشواتے۔آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی جس میں کوئی کوئی بال سفید تھا۔آپ کے سر کے بال گھنگھریالے تھے جن کو آپ سنت مطہرہ کے مطابق کانوں کی لو تک لمبے رکھتے تھے۔گویا آپ کے نقوش بڑے خوبصورت تھے جن سے بزرگی، متانت اور نورانیت ہویدا ہوتی تھی 5

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے زندگی بھر ٹوپی اور عمامہ شریف دونوں اکٹھے استعمال کیے۔آپ سنت کے مطابق سفید رنگ کا لمبی آستینوں والا کرتا اور تہبند استعمال کرتے تھے۔سنت کی پیروی کرتے ہوئے سرخ یا پیلے رنگ کا دیسی جوتا عموماً قصوری جوتا پہنتے تھے۔سنت کی ادائیگی کے لئے موزوں کو بھی استعمال کر لیتے تھے۔ آپ اکثر دو کرتے پہنتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بھی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔آپ کو سیاہ لباس اور سیاہ جوتے اور انگریزی لباس سے سخت نفرت تھی۔سوتے وقت صف کا بچھونا یا سرکی کا بچھونا بنا لیتے اور اینٹ کا تکیہ بنا کر سو جاتے۔آپ کے لباس اور رہن سہن سے سادگی ٹپکتی تھی اور سنت نبوی ﷺ کا اظہار ہوتا تھا 6

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق نہ صرف کھانا بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرتے بلکہ ہر لقمے کو بسم اللہ پڑھ کر لیتے۔کھانا آہستہ آہستہ اور چبا کر کھاتے اور کھانا دائیں ہاتھ سے کھاتے۔کھانا دسترخوان پر اکٹھے بیٹھ کر کھاتے، کھانا کھاتے وقت سنت کے مطابق یک زانوں بیٹھتے، روٹی کے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھا لیتے اور کھانا بہت کم کھاتے۔آپ فرمایا کرتے تھے تھوڑا سا کھا کر قناعت کی جائے تو وقت گزر جاتا ہے، کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ

Marfat.com

کر اچھی طرح صاف کرتے، کھانے کے بعد برتن کو انگلیوں کے ساتھ اچھی طرح صاف کرتے اور برتن اس طرح صاف کرتے جیسے برتن کو دھو کر رکھا ہو۔ کھانے کے بعد کلی بھی کرتے اور آپ دستر خوان سے اس وقت تک نہ اُٹھتے جب تک سب لوگ کھانا کھا کر فارغ نہ ہو جاتے 7

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز پنجگانہ بڑے اہتمام سے ادا فرماتے اور امامت بھی خود کرتے۔ نماز با جماعت کو ترجیح دیتے اور خطبہ جمعہ خود ارشاد فرماتے۔ لوگوں کو دین متین پر نہ صرف عمل کرنے کی تلقین فرماتے بلکہ سختی سے اس پر عمل بھی کرواتے تھے۔ آپ نے دینیات اور تصوف کی بعض نادر و نایاب کتب بھی طبع کروا کر تقسیم کیں تاکہ جو لوگ کسی وجہ سے آپ کی صحبت سے فیض یاب نہ ہو سکے وہ مسائلِ دین سے آگاہ ہوتے رہیں۔ آپ نے ''مراۃ المحققین'' کو ''اردو ترجمہ'' کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھپوا کر عوام الناس میں مفت تقسیم کی۔ ''ذخیرۃ الملوک ترجمہ منہاج الملوک'' کا تین سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب مفت تقسیم کی۔ ''حکایت الصالحین ترجمہ مجالس المحسنین'' جیسی آٹھ سو بیاسی صفحات کی بڑی کتاب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی اور احباب میں تقسیم کی گئی۔ ''چشمہ فیض'' پنجابی زبان کا یہ مختصر سا رسالہ جو امیر طریقت حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے، طبع کروا کر تقسیم کیا۔ ان کتابوں کے علاوہ تفسیر، سیرت رسول مقبول ﷺ اور اوراد و وظائف، فقہ اور احادیث کی متعدد کتب بازار سے خرید کر طالبان حق میں بانٹتے اور لوگوں کو علمی ذخائر سے مالا مال کرتے۔ 8

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ مہمان نوازی اور غریب پروری میں اپنی مثال آپ تھے۔ مہمان نوازی اور غریب پروری کیلئے آپ کو بازار سے اکثر سودا ادھار تک لینا پڑتا۔ آپ کے والد بزرگوار رہتک سے جب ملازمت سے رخصت پر گھر تشریف لاتے تو انہیں یہ ادھار چکانا پڑتا۔ آپ کے والد بزرگوار کو ملازمت کے دوران ایک نقاب پوش نے آپ کے بیٹے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان سے برسرِ راہ بعد از نماز تہجد ان کا راستہ روک کر آگاہ کر دیا تھا۔ جب وہ ایک دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی سرکاری ڈیوٹی پر بغرض دورہ جا رہے تھے۔ پس اس واقعہ کے بعد آپ کے والد بزرگوار آپ کی طرف سے مطمئن ہو گئے تھے۔ 9

Marfat.com

آپ کا خداوند قدوس پر اس قدر توکل تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہماری مسجد اوپر اور نیچے سے مہمانوں سے بھر جائے اور ہمارے پاس ایک پیسہ بھی ان کو کھانا کھلانے کیلئے موجود نہ ہو تو ہمیں اس بات کی فکر نہ ہو گی کہ اب کھانا کھلانے کیلئے پیسے کہاں سے آئیں گے اور کہاں سے ان آنے والوں کے کھانے پینے کا انتظام ہو گا؟ سب کچھ اللہ پاک محض اپنے فضل سے کر دے گا اور لوگ دیکھتے ہی رہ جائیں گے ۔10

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ جمعۃ المبارک کو سیّد ایام تسلیم کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ جمعۃ المبارک کی نماز پورے اہتمام سے ادا کرنی چاہیئے ۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ کی تیاری غیر معمولی انداز میں کیا کرتے تھے جس میں آپ کے معتقدین بھی بڑے اہتمام سے دور دور سے آ کر شرکت کرتے ۔ آپ کے موعظِ حسنہ سے فیضیاب ہوتے اور آپ کے پیچھے جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے ۔11

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اکثر قبرستان جاتے اور قبور کی زیارت فرماتے ۔ کبھی بیٹھ کر اور کبھی کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی فرماتے ۔ آپ مزارات پر بھی حاضری دیتے ۔ داتا صاحب رحمۃ علیہ، حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر اکثر حاضری دیتے ۔ حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کے قرب میں آپ کی چلہ گاہیں بھی بنی ہوئی ہیں ۔ آپ مزارات پر حاضری دیتے وقت نہ تو مزارات کو ہاتھ لگاتے اور نہ ہی چومتے بلکہ آپ چار فٹ کے فاصلے پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی فرماتے ۔12

تفقہ فی الدین میں آپ کا مرتبہ اعلیٰ تھا ۔ آپ دین کی روح اور مذہب کے تقدس کا ہر وقت خیال رکھتے اور آداب شریعت میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا اس کے باوجود آپ کو ایک مرشد کامل کی تلاش تھی ۔ آپ کی نظرِ انتخاب نے قطب العارفین حضرت خواجہ بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ آف کوٹلہ شریف کو چنا ۔ آپ نے بیعت ہونے کے بارے میں کہا کہ ”میں مراد بھی ہوں اور مرید بھی“ یعنی چاہنے والا بھی اور چاہا بھی گیا ہوں ۔ حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ میرا تعلق میاں شیر محمد سے اس طرح ہے جس طرح حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے۔ آپ اپنے پیر و مرشد کا بے حد ادب و احترام کیا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ کو معراجِ کمال پر دیکھا تو خلافت عطا فرما دی۔ آپ نے فرمایا ''قیامت کا دن ہوگا۔ مولا عزّ وجل مجھ سے پوچھیں گے اے امیر الدین تجھے دنیا میں بھیجا تھا وہاں کیا کچھ کیا اور آخرت کے لئے کیا لائے ہو؟ تو میں اللہ تعالیٰ کو جواب دونگا: میرے آقا! دنیا میں غفلت ہی رہی، کچھ نہ کر سکا۔ صرف ایک کمائی کی ہے اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑ کر مالکِ ذوالجلال کے حضور پیش کر دونگا اور کہوں گا کہ اے اِلٰہ العالمین اس بچڑے (لڑکے) کی طفیل مجھے بخش دے۔ 13

آپ کا وصال مبارک 3۔ ربیع الاول 1347 ہجری بمطابق 20۔ اگست 1928ء بعمر 65 سال شرقپور شریف میں ہُوا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو ڈوہرانوالہ قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔ وہیں آپ کا مزار مبارک زیارت گاہ عام ہے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال 3۔ ربیع الاول کو شرقپور شریف میں منایا جاتا ہے اور ہزاروں عقیدت مند عرس میں شرکت فرما کر آپ سے اظہارِ عقیدت کرتے ہیں۔ 14

حوالہ جات

1 اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری: ص 197, 198۔

2 ایضاً۔

3 روزنامہ جنگ لاہور، 15۔ اپریل 2005ء۔

4 ایضاً۔

5 انوارِ شیر ربانی: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف۔

8 درسِ عمل: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف۔

Marfat.com

8 ایضاً۔

9 حدیثِ دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری: مونگا برادران شرقپور شریف۔

10 صوفیائے نقشبند: از حکیم سیّد امین الدین احمد: مقبول اکیڈمی لاہور۔

11 چشمہ فیض شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی: ادارہ علم وادب والٹن روڈ لاہور۔

12 اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری: ص410۔

13 حدیثِ دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری: مونگا برادران شرقپور شریف۔

14 مطالعہ نقوشِ شرقپور: از محمد انور قمر شرقپوری: سورج پرنٹنگ پریس لاہور۔

Marfat.com

باب دوم

اِتّباع سنت کی اہمیت وفضیلت

اسلام کا پہلا سرچشمہ قرآن مجید فرقان حمید ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور قرآن ہی کی صراحت وہدایت کے بموجب رسول ﷺ کی اطاعت واتباع بھی ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس کے بغیر احکام الٰہی کا سمجھنا ناممکن ہے۔ احادیث مبارکہ احکام شرع کو سمجھنے کا ذریعہ ہیں اور رسولِ کریم ﷺ کی زندگی ہمارے لئے اعلیٰ نمونہ ہے۔

قرآن مجید میں بار بار رسولِ کریم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری اور اتباع وپیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ "مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه" جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ (پارہ5: النساء4: آیت80)

Whoever obeys The Prophet, obeys Allah.

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَه" بیشک رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے دائمی نمونہ عمل ہیں۔

Indeed The best example for you is the Allah's Prophet. (پارہ21: الاحزاب33: آیت21) رسولِ اکرم ﷺ کا حکم بھی بالواسطہ طور پر اللہ ہی کا حکم ہے "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ" اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ (پارہ5: النساء4: آیت59)

O faithful people obey Allah and The Prophet. علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی کریم ﷺ سے سچی محبت اور عقیدت رکھتے تھے اور وہ اتباع سنت کو جزوِ ایمان سمجھتے تھے، لہٰذا اتباع سنت کے بارے میں انہوں نے فرمایا:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

لفظ "سنت" کا اطلاق ہر اس قول و فعل اور تقریر پر ہوتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف

Marfat.com

منسوب ہو اور آپ سے منقول ہو کر ہم تک پہنچا ہو۔ اس معنی کی رو سے "سنت" لفظ "حدیث" حضور ﷺ کی وہ روش اور عملی طریقہ ہے جس پر عہد نبوی ﷺ سے مسلسل عمل جاری ہے۔

امت محمدیہ ﷺ کے لئے طریق سنت اختیار کرنا لازمی ہے، کوئی عمل اس وقت تک مقبول نہیں ہوتا جب تک کہ وہ سنت کے تابع نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "وَاِنْ تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط" اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارا کوئی عمل تمہیں نقصان نہ دے گا۔ (پارہ 26: الحجرات 49: آیت 14)

If you obey Allah and His Prophet, He will not belittle your deeds.

سنت پر عمل کرنے والا فیضان نبوت سے سرشار ہوتا ہے۔ کسی شخص کو فیضانِ نبوت ہی درجاتِ تقرب سے نوازتا ہے اور فیضان نبوت سے ہی کوئی مسلمان ولایت کے درجہ تک پہنچ سکتا ہے لیکن اگر تارکِ سنت ہو تو پھر ولایت کا حاصل ہونا ناممکن ہے کیونکہ ولایت سنت کے تابع ہے۔

قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ سنت رسول ﷺ کو اختیار کرنے کی تلقین فرماتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ط" اے میرے محبوب! ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ (پارہ 3: ال عمران 3: آیت 31)

Tell them that if you love Allah, follow me (Prophet), Allah will love you.

اور پھر ارشاد فرمایا "وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج" رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں اور اس نمونے کے مطابق ڈھل جاؤ جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں مضبوطی سے پکڑ لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔ (پارہ 28: الحشر 59: آیت 7)

Whatever Prophet gives you take it and obstain what he orders not to do.

ان آیات کریمہ سے "سنت" کی اہمیت ہر مسلمان پر واضح ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد تمام اولیائے اللہ نے سنت رسول اللہ ﷺ پر بہت زور دیا ہے۔ خود اپنی زندگی سنتِ رسول اللہ ﷺ کے مطابق گزارتے رہے اور اپنے ملنے والوں کو

Marfat.com

سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی تلقین فرماتے رہے۔ جب کوئی شخص خلاف سنت عمل کرتا تو اُن کو بہت دکھ ہوتا اور فوراً اُسے ٹوکتے تھے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''تم نے رسول اللہ ﷺ کی محبت کا دعویٰ تو کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ترک کر دیا۔'' حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''لوگوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور نبی کریم ﷺ کی سنت کو پسِ پشت ڈال دیا ہے''۔ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کچھ معلوم ہے تمہیں اپنے زمانے کے لوگوں پر تم کو کیوں برتری حاصل ہے پھر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا چونکہ تم میری سنت کی پیروی کرتے ہو اور اللہ کے نیک بندوں کا احترام کرتے ہو''۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کیلئے مخلوق کی تمام راہیں بند ہیں اس کیلئے صرف ایک راستہ کھلا ہے جو سنت کی پیروی کرنا ہے''۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ ''ہر فضیلت آنحضرت ﷺ کی پیروی سے اور ہر کمال آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع سے وابستہ ہے۔ مثلاً سنت نبوی ﷺ کی اتباع کے طور پر دوپہر کا سونا (قیلولہ کرنا) کروڑوں راتیں جاگنے سے بہتر اور افضل ہے''۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم لا یومن احد کم حتّی اکون احب الیہ من و الدہ وولدہ والناس اجمعین

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اسے اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر نہ ہو جاؤں''۔ (صحیح بخاری شریف مترجم اردو: جلد اول: کتاب الایمان: حدیث)

Narrated Anas (Allah's pleasure be on him): The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) said "None of you will have faith till he loves me more than his parents, his children and all mankind.

اے ایمان والو! تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک خوشخبری ہے کہ اگر تم اللہ کے

Marfat.com

رسول ﷺ سے محبت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دی جارہی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"ویغفرلکم ذنوبکم" "اور تمہارے گناہ بخش دے گا" (پارہ3:العمران3:آیت31)

Allah will forgive sins.

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی شرم و حیا کی سنت کو خوب اپنایا۔امام دین صاحب زرگر ساکن شرقپور شریف کا بیان ہے کہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بچپن میں جب محلہ سے گزرتے تو سر پر چادر اوڑھی ہوتی تھی اور محلہ کی عورتیں کہتی تھیں کہ یہ ہمارے محلہ میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جو چہرہ پر نقاب لے کر چلتی ہے۔1

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی گھوڑ سواری کی سنت کو بھی ادا کیا۔صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو بچپن کی عمر میں ہی گھوڑے کی سواری کا بہت شوق تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ جس گھوڑی پر سوار ہوتے وہ آپ کی مطیع ہو جاتی۔شرقپور کے باشندے کہتے کہ یہ تو گھوڑیوں کا وحی (ملک الموت) ہے۔2

ایک دفعہ شرقپور شریف میں برات آئی ہوئی تھی جن کے ساتھ بہت سی گھوڑیاں تھیں۔براتیوں نے سنا کہ شرقپور شریف میں ایک ایسا لڑکا ہے کہ خواہ کتنی ہی چالاک اور سرکش گھوڑی ہو اس کے سوار ہونے سے مطیع ہو جاتی ہے۔برات کے ساتھ ایک گھوڑی بدخو بھی تھی۔براتیوں نے آپ کو بلا کر کہا اس گھوڑی پر سواری کیجئے۔صوفی محمد ابراہیم قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میں اس بدخو گھوڑی پر سوار ہُوا تو مَیں جس طرح اور جس طرف اسے چلاتا وہ چلتی تھی۔جس طرح دوڑاتا وہ دوڑتی تھی۔یہ معاملہ دیکھ کر تمام برات والے حیران رہ گئے۔3

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی عادات و اطوار بچپن ہی سے نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق تھیں۔

حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی داڑھی مبارک سنت کے مطابق قبضہ بھر

Marfat.com

تھی۔ موںچھیں اتر وائی ہوئی تھیں۔ آپ کے نزدیک یہ وہ پہلا رنگ تھا، جس کو کسی بھی متبع رسول کو اختیار کرنا پڑتا ہے تاکہ اگر کوئی دور سے آتا ہوا دکھائی دے تو دیکھنے والا فوراً سمجھ جائے کہ کوئی مسلمان آرہا ہے۔ اس رنگ کو نہ صرف آپ نے خود اپنایا بلکہ اپنے مریدین کے چہروں کو اسی سنتِ نبوی مزین کیا۔

آپ کے نزدیک داڑھی کی پابندی اس قدر اہم تھی کہ پیچھے نماز پڑھتے وقت صف میں دائیں جانب کوئی بغیر داڑھی کے کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔

ایک دفعہ ایک ذیلدار صاحب گلے میں پستول ڈالے حضرت صاحب قبلہ کو ملنے آئے۔ جب وہ نماز با جماعت پڑھنے کے لئے آپ کے داہنے ہاتھ کھڑے ہونے لگے تو ایک خادم نے انہیں روک دیا اور بائیں طرف کھڑا ہونے کو کہا۔ ذیلدار صاحب بائیں طرف کھڑے تو ہو گئے لیکن انہوں نے اس بات کا بہت بُرا منایا اور خادم کو سخت سست کہا۔ نماز سے فراغت کے بعد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس آ بیٹھے اور مسکرا کر بڑے ناصحانہ انداز میں فرمایا: کیوں صاحب آپ بتا سکتے ہیں کہ داڑھی کیوں منڈوائی جاتی ہے پھر خود ہی جواب دیا اس لئے تاکہ آدمی کم عمر نظر آئے۔ میرے بھائی چھوٹا بننے کا ارمان ہو تو پھر کھڑا بھی چھوٹوں میں ہونا چاہیئے اور چھوٹوں کا مقام بائیں طرف ہے یا پھر پیچھے کی صف میں۔ یہاں شریعت مطہرہ اور سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنے والے ہی کو بڑا مقام حاصل ہے۔ آپ کو رنج نہیں کرنا چاہیے۔ 4

سر میاں محمد شفیع، اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ وزارت قانون کا قلمدان ان کے سپرد تھا۔ بین الاقوامی شہرت کے حامل تھے۔ وضع قطع انگریزوں کی سی تھی۔ انگریزی سوٹ پہنتے تھے۔ داڑھی موںچھیں صفاچٹ تھیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا: ''کیا ہی لطف ہوتا کہ شریعت کے مطابق تمہاری اتنی لمبی داڑھی ہوتی۔ تم کونسل میں بیٹھے ہوتے اور غیر مسلمانوں پر تمہارا بڑا رعب ہوتا۔ وہ بھی سمجھتے کہ کونسل میں کوئی مسلمان بیٹھا ہے''۔ 5

حضور ﷺ نے زندگی بھر ٹوپی اور عمامے کا استعمال اکٹھا کیا۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی طریقے کو اپنایا اور مریدین میں بھی اس کی ترویج فرمائی۔

Marfat.com

ایک دفعہ پنجاب میں عقائد اہلِ سنت کے علمبردار عالم بے مثل مولانا سیّد دیدار علی شاہ، حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے شرقپور شریف میں تشریف لائے۔ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بڑے خوش ہوئے اور مولانا موصوف کی بڑی خاطر مدارت کی۔ اسی اثنا میں عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے مولانا صاحب سے فرمایا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ مولانا کے سر پر فقط ٹوپی تھی۔ آپ نے جو دیکھا تو آنکھ کے اشارے سے ایک معتقد کو بازار سے تین گز ململ کا کپڑا لانے کو کہا۔ چنانچہ ابھی تکبیر ہو رہی تھی کہ ململ کا کپڑا آ گیا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے مولانا صاحب کی ٹوپی پر پگڑی باندھی اور فرمایا مولانا ٹوپی سے نماز تو ہو جاتی ہے لیکن فضیلت یہ ہے کہ ٹوپی اور پگڑی دونوں ہوں۔ 6

حضورﷺ اپنے لباس میں قمیض اور تہبند استعمال کرتے تھے۔ حضورﷺ نے ایک بار پاجامہ بھی پہنا تھا۔ اس پر اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بطور سنت پاجامہ پہننا شروع کر دیا۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضورﷺ کی طرح کا لباس پہنا۔ لمبی آستینوں والا کرتہ اور تہبند استعمال کرتے اور حضورﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صرف ایک بار پاجامہ زیب تن فرمایا۔ 7

حضورﷺ کھانا کھاتے وقت دایاں گھٹنا کھڑا کرتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ کر کھانا کھاتے یعنی یک زانو بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ بھی یک زانو بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور مریدین کو بھی یک زانو بیٹھ کر کھانا کھانے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ کے ہاں جو شخص بھی آتا وہ بھی یک زانو بیٹھ کر کھانا کھاتا۔ آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں اسی طریقہ سے لنگر کھلایا جاتا ہے۔ 8

حضورﷺ نے مسواک کو اپنے روزمرہ کے معمولات میں شامل کر رکھا تھا اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سنت کی پیروی کرتے ہوئے مسواک کو اپنے روزمرہ کے معمولات میں شامل کر رکھا تھا۔ 9

حضورﷺ جب بڑے خوش ہوتے تو بھی تبسّم فرمایا کرتے تھے۔ قہقہہ لگا کر بالکل نہیں ہنستے تھے۔ حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور اگر کوئی مزاحیہ بات ہو جاتی تو بس تھوڑا سا تبسّم فرمایا کرتے تھے۔ 10

Marfat.com

حضورﷺ کی آواز بڑی شیریں تھی۔ ایک ایک لفظ جدا جدا بولتے تھے۔ آپﷺ کی آواز نہ اونچی اور نہ پست ہوتی تھی بلکہ درمیانی ہوتی تھی تا کہ سب لوگوں کو آپﷺ کی بات پوری طرح سنائی دے۔ حضرت شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی گفتگو بڑے سلجھے ہوئے انداز میں ہوتی تھی۔ بات کا کوئی لفظ الجھا ہوا نہیں ہوتا تھا نہ کرختگی ہوتی اور نہ ہی دھیما پن۔11

حضورﷺ یہود و نصاریٰ کے ہر عمل کی مخالفت کرتے تھے اور مخالفت کرنے کا حکم دیتے تھے۔ حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہود و نصاریٰ کے اعمال کی مخالفت کرتے تھے۔ آپ کو انگریزی لباس سے سخت نفرت تھی۔ آپ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کی عمدہ مثال تھے۔ قمیض کی آستینیں کھلی رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ بند بازو والی قمیض ناپسند فرماتے۔ اگر کوئی ملنے والا ایسی قمیض پہنتا تو قینچی منگوا کر آستینیں کاٹ دیتے اور فرماتے ''اب کتنا اچھا لگتا ہے''۔ کالر والی قمیض کو سخت ناپسند فرماتے۔ کالروں سے پکڑ کر فرماتے یہ کیا ہے؟ کبھی انہیں اس کے منہ میں دیتے پھر فرماتے ''اب سنت نبویﷺ کے مطابق ہوا''۔ سیاہ بوٹ پہننے سے روکتے۔ ایسے شخص کو اپنے ہاں سے جوتا دیتے تھے۔12

حضورﷺ سلام کرنے میں ہمیشہ پہل کیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی سنت کی پیروی کرتے ہوئے سلام کرنے میں پہل کیا کرتے تھے۔13

حضرت شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ سنت کے مطابق کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھویا کرتے تھے۔ کھانا دائیں ہاتھ سے کھاتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ کر کھانا کھاتے تھے۔ کھانا دستر خوان پر بیٹھ کر کھاتے تھے۔ کھانا یک زانو بیٹھ کر کھاتے تھے یعنی دایاں گھٹنا کھڑا کر کے اور بائیں گھٹنے پر بیٹھ کر سنت کے مطابق کھاتے تھے۔ روٹی کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھا لیتے تھے۔ آپ رات کا پڑا ہوا کھانا صبح کو تناول فرما لیتے تھے۔ سنت کے مطابق کھانا بہت کم کھاتے تھے۔ کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرتے تھے۔ آپ سب کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تھے اور جب تک سب لوگ کھانا نہ کھا لیتے آپ دستر خوان سے نہ اٹھتے۔ کھانا کھانے کے بعد کلی کرتے۔ پیالہ کو اچھی طرح صاف کرتے۔ کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے دعا مانگتے۔14

Marfat.com

حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات نبی کریم ﷺ کا مظہر اور کامل نمونہ تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے براہِ راست معمولات کا سبق لیا۔ آپ کا کوئی ایک عمل بھی شریعت مطہرہ اور سنت نبوی ﷺ کے خلاف نہ تھا بلکہ آپ سراپا سنت نبوی ﷺ کے مظہر تھے۔

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ صبح جلدی بیدار ہوتے۔ باہر تشریف لے جاتے اور مکان والی مسجد میں فجر کی نماز باجماعت ادا فرماتے۔ کبھی کبھی دوسری مساجد میں بھی نماز فجر ادا فرماتے۔ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد حضور ﷺ کی بارگاہ میں درود شریف پیش کرتے۔ شماروں (کھجور کی گٹھلیاں) پر سب کے ساتھ مل کر درود کا ورد کرتے۔ درود شریف سے فارغ ہونے کے بعد آٹھ رکعت نوافل بطور نماز اشراق ادا فرماتے۔ نماز اشراق کے بعد مسجد میں بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے۔ پھر ایک ہزار بار ''سورہ اخلاص'' کا وظیفہ کرتے۔ بعد میں نفی اثبات کے ذکر میں مصروف ہو جاتے۔ پھر آپ نماز چاشت آٹھ رکعت ادا فرماتے۔ نماز چاشت ادا کرنے کے بعد آپ بیٹھک میں تشریف لے آتے اور بیٹھک میں موجود ملاقاتیوں سے ملاقات کرتے۔ اُن کی باتیں سنتے اور اُن کے مسائل کا حل فرماتے۔ اُن کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ جن احباب نے جانا ہوتا اُن کو رخصت عطا فرماتے۔ جو مہمان باقی رہ جاتے اُن کو آرام کرنے کا حکم فرماتے۔ پھر آپ بیٹھک ہی میں قیلولہ کی سنت ادا فرماتے۔ 15

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق نماز ظہر اور نماز عصر اول وقت میں باجماعت ادا فرماتے۔ 16

نمازِ مغرب کا وقت ہوتے ہی آپ بڑی مسجد میں تشریف لے جاتے اور نماز مغرب باجماعت ادا فرماتے۔ نماز مغرب کے بعد ''نماز اوابین'' کے چھ رکعت نفل ادا فرماتے اور پھر مسجد کی چھت پر چلے جاتے اور ذکر واذکار میں مصروف ہو جاتے۔ نماز عشاء کی اذان ہوتے ہی چھت سے نیچے آ جاتے اور نماز عشاء باجماعت ادا فرماتے۔ نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد ذکر واذکار کے علاوہ تلاوت قرآن پاک فرماتے۔ 17

آخر میں عرض ہے کہ راقم الحروف (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) کی آخری ملاقات حاجی

Marfat.com

فضل احمد مونگہ شرقپوری مؤلف حدیث دلبراں سے جامعہ مسجد حنفیہ، غوثیہ، بریلویہ کریم پارک راوی روڈ لاہور میں ہوئی۔ راقم نے اُن سے حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع سنت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ''شیرِ ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آپ کیا پوچھتے ہیں؟ آپ سرتاپا سنت نبویﷺ کا عکس اور مظہر تھے جسکی برکت سے روزانہ آپ سے کئی کئی کرامتیں ظاہر ہوتی تھیں''۔

حوالہ جات

1۔ اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری: ص 197 - 198

2۔ ایضاً

3۔ روزنامہ جنگ لاہور: 15۔اپریل 2005ء

4۔ ایضاً

5۔ خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوری: مطبوعہ پروگریسو بک، اردو بازار لاہور

6۔ خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوری: مطبوعہ پروگریسو بک، اردو بازار لاہور

7۔ درس عمل: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مطبوعہ مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

8۔ تاریخ وتذکرہ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف: از محمد نذیر رانجھا: مطبوعہ پورب اکادمی، اسلام آباد

9۔ حیات شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی کا بہترین مرقع: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مطبوعہ مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ

10۔ حیات شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی کا بہترین مرقع: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مطبوعہ مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

11۔ حیات شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی کا بہترین مرقع: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مطبوعہ مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

12۔ حدیثِ دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری: مطبوعہ مونگا برادران شرقپور شریف

13۔ انوارِ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مطبوعہ مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف

14۔ ایضاً 15۔ ایضاً 16۔ ایضاً 17۔ ایضاً

Marfat.com

باب سوم

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور داڑھی مبارک

حدیث 1: حضرت جابر بن ثمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارکہ میں بال کثیر وانبوہ تھے''۔ 1 حدیث 2: ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں: ''حبیب ﷺ عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے۔ چہرۂ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا، جگمگاتی رنگت، کشادہ پیشانی، گھنی داڑھی''۔ 2 حدیث 3: امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں: ''میرے ماں باپ ان پر قربان میانہ قد تھے، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، گھنی داڑھی''۔ 3 حدیث 4: امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہرہ بڑی تھی''۔ 4 حدیث 5: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں ''رسول اللہ ﷺ کا رنگ گورا، سرخی آمیز آنکھیں بڑی، خوب سیاہ داڑھی گھنی''۔ 5 مختصر یہ کہ امام قاضی ایاز لکھتے ہیں: حضور ﷺ کی ریش مطہرہ گھنی اور سینہ منور کو بھرے ہوئے تھی۔ 6 یہاں سینہ سے مراد اس کا بلائی کنارہ ہے جو کہ گلے کی انتہاء ہے۔

اسلامی معاشرے میں ایسے ہزاروں مسلمان ہیں جن کو داڑھی کی اہمیت معلوم نہیں۔ ان کے ذہنوں میں یہی ہے کہ کوئی داڑھی رکھے یا نہ رکھے، کوئی فرق نہیں پڑتا حالانکہ ان حضرات کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی کا جذبہ موجود ہوتا ہے۔ لیکن صرف لاعلمی کی وجہ سے اس مؤکد ترین سنت سے محروم رہتے ہیں۔ مرد کے لئے داڑھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا عطیہ ہے جو مرد کو اس کی زینت کے لئے عطا کیا گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے یوں کہتے ہیں: ''پاک ہے وہ ذات جس نے بنی آدم کے مردوں کو داڑھی سے زینت عطا فرمائی''7 لیکن شیطان مردود کو کب گوارا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا عطا کردہ انعام اولاد آدم کے پاس رہے۔ چنانچہ اس نے مقابلہ میں قسم کھا کر کہا تھا: اے اللہ! میں آدم کی اولاد کو حکم کروں گا: ''تیری پیدا کی ہوئی نعمتوں کو بدل ڈالیں گے''۔ 8 ان نعمتوں میں سے ایک نعمت داڑھی بھی ہے۔ سب سے پہلے شیطان

Marfat.com

کے اس داڑھی منڈوانے والے حکم کی تعمیل قوم لوط نے کی جس قوم پر پتھر برسائے گئے۔ (درمنشور)
برصغیر پاک و ہند میں یہ خباثت شیطان نے انگریز کے ذریعے کی۔ انگریز نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کو اسلام سے دور نہیں کیا جاسکتا تو اس نے یہ سکیم سوچی کہ مسلمانوں کو شعائر اسلامی سے دور کر کے کمزور کیا جاسکتا ہے چنانچہ اس نے اسلام کے ہر حکم کی عملی طور پر مخالفت شروع کر دی۔ کھانا کھڑے ہو کر کھانا، پینا بائیں ہاتھ سے، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور داڑھی منڈوانا وغیرہ۔

کتنے دکھ کی بات ہے کہ آج رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا مسلمان آپ ﷺ کے مؤکدہ ترین حکم کو ترک کر کے انگریز کی مکروہ ترین تابعداری میں مصروف ہو کر رہ گیا ہے اور مسلمان کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا ہے۔ ایک وہ دور تھا کہ والی دمشق سلطان حسن بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے داڑھی منڈوانے والوں کو ملک بدر کرنے کا حکم دیا تھا اور آج کا دور ہے کہ بڑے بڑے شرفاء بڑی بے باکی سے حضور نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی سنت پر قینچی، استرا اور بلیڈ چلا رہے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ مٹھی بھر باریش مسلمانوں نے بے ریش پارسیوں کو بھگا دیا تھا اور جب ان کا بادشاہ یزدگرد بھاگ کر چین جانکلا اور اس نے خاقان سے فوجی امداد طلب کی تو خاقان نے مسلمانوں کی اتباع سنت اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی باتیں سن کر جواب دیا: ''اے یزدگرد! میں تجھے اتنی فوج دے سکتا ہوں کہ جس کا ایک سرا چین میں ہو اور دوسرا ایران میں ہو لیکن ایسی قوم کو شکست نہیں دی جاسکتی جو سنت نبوی ﷺ کے پابند ہوں۔ ایسی قوم تو اگر پہاڑ سے ٹکرا جائے تو پہاڑ کو پاش پاش کر سکتی ہے''۔ لیکن اے مسلمان! آج اپنی حالت کو دیکھ۔ اے مسلمان! ایک وقت تھا کہ تو نے دنیائے کفر کو گیند کی طرح آگے لگا رکھا تھا اور بحر ظلمات کے ساحل پر جا دم لیا تھا اور آج تو خود کفر کے سامنے گیند کی طرح بھاگ رہا ہے۔ آخر کیوں؟ سنت کی پابندی چھوٹی اللہ کی رحمت روٹھی۔ 9

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میری امت! ''مشرکوں کی مخالفت کرو، مونچھیں پست کرو اور داڑھی بڑھاؤ''۔ 10 ''حضور ﷺ نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں پست کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اہل کتاب کی مخالفت کرو''۔ مزید فرمایا: مجوسی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھی منڈواتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو۔ 11

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی اور سینہ کو بھرتی تھی۔ ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ کی داڑھی مبارکہ بڑی تھی۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی داڑھی مبارکہ بھی گھنی تھی۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی داڑھی مبارکہ پتلی اور لمبی تھی۔ حضرت سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی داڑھی مبارک عریض تھی اور سینہ مبارک کو بھرتی تھی۔ یونہی اولیاء اکرام اور بزرگان دین کی داڑھیاں بھی پوری تھیں۔ 12 پیرانِ پیر غوث الثقلین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ریش اقدس دراز اور چوڑی تھی۔ 13

مرد کے لئے داڑھی کا مونڈنا حرام ہے، داڑھی مونڈنا منوانا ممنوع ہے۔ 14 سیدنا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضور اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''آخر زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو داڑھیاں کٹائیں گی ان کا دین میں اور آخرت میں حصہ نہیں ہے''۔ 15 داڑھی منڈوانے سے معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کی دل شکنی ہوتی ہے اور آپ ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ایران میں ایک کمرہ میں بیٹھا داڑھی منڈوا رہا تھا کہ ایک درویش آیا اور اس نے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر میری طرف گھور گھور کر دیکھنا شروع کیا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کیوں تیز نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ میں نے کہا: بھائی! کیا دیکھتا ہے؟ اپنا منہ ہی تو چھیل رہا ہوں، کسی کا دل تو نہیں دکھا رہا؟ اس نے فوراً کہا: ہاں جناب! آپ نے کسی کا دل تو نہیں دکھایا لیکن مصطفیٰ ﷺ کا دل ضرور دکھایا ہے (جن کی سنت برباد کر رہے ہو) اس درویش کے اس جواب کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ 16

مسلمان بھائیو! یہ صرف درویش کا کہنا ہی نہیں کہ داڑھی منڈوانے سے حضور علیہ السلام کا دل دکھتا ہے بلکہ حقیقت بھی یہی ہے۔ جب ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے حکم سے والی یمن نے دو آدمیوں کو دربار رسالت میں بھیجا، ان دونوں کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں اور داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں۔ ان کی اس مکروہ شکل کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے چہرہ انور پھیر لیا اور فرمایا: خدا تمہیں خوار

Marfat.com

کرے۔ تمہیں کس نے یہ حکم دیا؟ انہوں نے کہا: ہمارے رب یعنی خسرو پرویز نے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مگر میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں پست کرنے کا حکم دیا ہے۔ مسلمانو! مقام غور ہے کہ رسول عربی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو! ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچو۔ جس سرکار کو کافروں کی ریش بریدہ شکل دیکھ کر نفرت آتی ہے حالانکہ کافروں کو ان کے مذہب میں داڑھی کا حکم نہیں تھا۔ تو اے مسلمان! تیری ریش بریدہ شکل دیکھ کر حضور تاجدار مدینہ ﷺ خوش ہوں گے یا ناراض؟ روز قیامت جب تو شفاعت حاصل کرنے کے لئے دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوگا تو خود سوچ کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ تجھ پر کتنے ناراض ہوں گے اور اگر حضور اکرم ﷺ ناراض ہو گئے تو سوچ لے تیرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟

بعض حضرات معمولی سی خش خشی داڑھی رکھ لیتے ہیں اور اسے ہی مسنون داڑھی سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے بلکہ داڑھی کی حد قبضہ (مٹھی بھر ہے) اس سے کم کی تو یہ مسنون داڑھی نہ ہوگی۔ ایمانداری سے بتائیں کہ داڑھی منڈوانے سے شیطان راضی ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ راضی ہوتے ہیں؟ کسی کا دل مانے نہ مانے جواب تو یہی ہے کہ داڑھی منڈوانے سے شیطان خوش ہوتا ہے اللہ اور رسول اللہ ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس داڑھی رکھنے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک ﷺ راضی ہوتے ہیں اور شیطان ناراض ہوتا ہے۔ پھر یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ اور رسول اللہ ﷺ کو ناراض کر کے شیطان کو خوش کیا جائے؟ قرآن حکیم کا بار بار یہی ارشاد ہے کہ شیطان کی اطاعت نہ کرو، شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے، تم بھی اس سے دشمنی کرو۔ میرے عزیز دوستو! نفس اور شیطان نے ہمیں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے جب ہماری آنکھیں بند ہوں گی اس وقت ہمیں اس سنت مصطفیٰ ﷺ کی قدر ہوگی مگر اس وقت پچھتانا کسی کام نہیں آئے گا۔

بعض مسلمان جب داڑھی کے متعلق احکامات سنتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ کیا اسلام داڑھی میں رکھا ہوا ہے؟ کیا اسلام نماز اور روزہ میں رکھا ہوا ہے؟ قابلِ غور یہ بات ہے کہ اسلام داڑھی میں بھی نہیں، اسلام نماز میں بھی نہیں، اسلام روزہ میں بھی نہیں تو کیا اسلام رشوت ستانی میں ہے یا ذخیرہ اندوزی، غنڈہ گردی، کم تولنے، کم ناپنے، دھوکہ دہی اور بدمعاشی میں رہ گیا ہے؟ مسلمانو!

Marfat.com

یہ سب نفس اور شیطان کے ہتھکنڈے ہیں ورنہ اسلام حضور ﷺ کی سنت میں ہی ہے۔ جب مسلمان سنت کا پابند ہو جائے گا تو دل میں محبت الٰہی پیدا ہو گی اور جیسے جیسے محبت الٰہی بڑھتی جائے گی دنیا کی محبت ختم ہو جائے گی تو ان معاشرتی، معاشی، سیاسی برائیوں، رشوت، ڈکیتی، غنڈہ گردی، دھوکہ دہی وغیرہ کا خاتمہ ہو جائے گا اور برائیوں کا نشان نہ رہے گا۔

مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا اصغر علی روحی کے فتاویٰ کے مطابق داڑھی منڈوانے اور کتروانے والے کے پیچھے نماز خواہ فرض ہو یا سنت یا تراویح ہو مکروہ تحریمی ہے۔ اگر حالت مجبوری میں ان کے پیچھے نماز پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال معلوم ہوا تو نماز دوبارہ پڑھے اگر چہ وقت جا رہا ہو اور مدت گزر چکی ہو۔ داڑھی کترے آدمی سید، قاری، حافظ، عالم فاضل ہونے سے مستحق امامت نہیں ہو سکتے۔ اگر کسی مسجد میں امام داڑھی کترا ہے تو نمازی مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد میں چلا جائے کیونکہ داڑھی کا قبضہ بھر سے کم رکھنا خلاف سنت رسول اللہ ﷺ ہے، اس فعل کی وجہ سے بے شک وہ شخص فاسق ہو گیا ہے۔ 17

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ سنت اور شریعت کی خلاف ورزی کو ناپسند فرماتے تھے۔ داڑھی جو شعائر اسلامی میں سے ایک بہت بڑا شعار اور سنت مؤکدہ ہے کے منڈوانے والوں سے ملاقات نہیں فرماتے تھے اور اگر کسی داڑھی منڈوانے یا کترانے والے سے ملاقات ہو جاتی تو اس کی اصلاح بڑے حسین انداز سے فرما دیتے تھے۔

ایک مجلس میں ایک شخص داڑھی منڈا حاضر تھا آپ نے اس سے نام پوچھا اس نے عرض کی مہر دین۔ شادی شدہ ہو؟ جی ہاں، اس نے جواب دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اپنی بیوی کے بال بھی مونڈ دو پھر مہر اور دین پورا بن جائے گا۔ اس نے اسی وقت توبہ کی کہ آئندہ کبھی داڑھی نہیں منڈواؤں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے واسطے نہیں کرنا اپنی نجات کے لیے کرنا ہے۔ نیک اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوتی ہے اور بداعمال نفس کی شرارت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ 18

Marfat.com

حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عادت تھی کہ جب کبھی کسی دُنیادار بڑی شخصیت کی آمد کا علم ہوتا تو آپ اس کے آنے سے پیشتر ہی بیٹھک سے اُٹھ کر چلے جاتے اور اس کی آمد کے بعد تشریف لاتے یہ اس لیے کہ اس دنیادار کی تعظیم کے لیے آپ کو اُٹھنا نہ پڑے۔ ایک دن ڈاکٹر محمد اقبال، سر محمد شفیع مرحوم جو میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خالہ زاد تھے کے ہمراہ شرقپور شریف حاضر ہوئے۔ آپ اُن کے آنے سے پہلے ہی بیٹھک سے اُٹھ گئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب آئے اور بیٹھک میں بیٹھ گئے۔ جب حضرت صاحب قبلہ تشریف لائے تو ڈاکٹر محمد اقبال صاحب تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ نے ڈیوڑھی میں قدم رکھتے ہی فرمایا: ''اخاہ! آج ہمارے جیسا کون ہے جبکہ ہمارے ہاں خود ''اقبال'' (بمعنی عروج و ترقی) آگیا ہے۔ اور پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے (بطورِ طنز) فرمایا: ''ارے میاں! جاؤ حجام کو بلا لاؤ ہماری بھی داڑھی موچھیں مونڈ جائے، ہمارے ہاں اقبال جو آگیا ہے'' اور آپ نے سر ڈاکٹر محمد اقبال کی انگریزی وضع اور لباس پر سرزنش کی۔ ان باتوں کا سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب پر بڑا اثر ہوا اور اُن پر رقت طاری ہوگئی۔''

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے درد بھرے انداز سے عرض کی ''حضور! آپ عاشقِ رسول ہیں۔ گناہوں سے نفرت ہونا چاہیے۔ گناہگار سے نہیں''۔

اس پر حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ میں نرمی آگئی اور آپ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ بعد ازاں آپ نے علامہ محمد اقبال صاحب کی خاطر تواضع کی اور انہیں تلقین بھی کی۔

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد علامہ محمد اقبال صاحب نے دنیاوی لہو ولعب ترک کر دیے اور اکثر لوگوں نے انہیں کہتے سُنا: ''میں بڑے بڑے فقیروں، جابروں اور پُر وقار شخصیتوں کے پاس پہنچا لیکن جو رعب و دبدبہ میں نے اس مردِ قلندر میں دیکھا ہے وہ انہی کا حصہ ہے''۔ 19

بڑے بڑے بی۔ اے، ایم۔ اے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو جب آپ ان کی حجامت دیکھتے تو ان کے انگریزی فیشن کے بال پکڑ کر خوب ہلاتے اور فرماتے: کیا تمہارے باپ کی شکل بھی ایسی ہے؟ داڑھی منڈھی ہوئی اور ایسے ہی بال ہیں۔ کیا تمہیں اپنے باپ کی شکل بری معلوم

Marfat.com

ہوتی ہے؟ ہمارے سکھ بھائی تو ایسا نہیں کرتے۔ انہیں تو جو اُن کے گُرو صاحب نے تعلیم دی ہے اس پر کیسا عمل کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ہمارا خداوندی قانون کیا کم ہے؟ کیا سکھوں کو نوکری نہیں ملتی؟ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان قیدیوں کی حجامت میں داڑھی مونڈ دیتے ہیں مگر سکھوں کو کوئی بھی نہیں پوچھتا۔ انگریزوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ مسلمان اپنے مذہب کے کچے ہیں۔ 20

مولوی چراغ دین صاحب کا بیان ہے کہ موضع اٹاری میں بابا اللہ دتہ ملاح رہتا تھا اس کے جنازے پر حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لائے چونکہ وہ معمولی آدمی نہ تھا اس کے جنازے پر سینکڑوں آدمی تھے۔ آپ نے وہاں با اثر وعظ فرمایا اور جس کی داڑھی کٹی ہوئی تھی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے ان سے اس بات پر آئندہ کیلئے عہد لیا کہ وہ پھر کبھی داڑھی نہیں کٹوائیں گے نہ ہی منڈوائیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ 21

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ قصور تشریف لائے۔ میاں محمد دین مرحوم آپ کے پھوپھی زاد کے گھر باغبان پورہ سے برات آئی وہ تمام جنٹلمین انگریزی طرز کے تھے بندہ اس وقت موجود نہ تھا۔ آپ کے پیر بھائی مولوی چراغ دین مرحوم کا بیان ہے کہ مجمع کثیر میں آپ ایک شخص سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: بدر دین، اس کی داڑھی منڈی ہوئی تھی۔ آپ نے اس کی ٹھوڑی کو ہاتھ لگا کر فرمایا: بدر دین ایسے ہوتے ہیں؟ تمہارا نام بدلنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا: پتاشے لاؤ کہ اس کا نام کسی ہندو سے بدل دیں۔ اس بات سے بہت سے جنٹلمین گھبرائے۔ آپ نے فرمایا: سب مردود ہو۔ انہوں نے کہا: ہمارے ساتھ ایک مولوی بھی آیا ہوا ہے جس کی داڑھی بہت بڑی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ بھی مردود ہے۔ وہ تمہارے ساتھ آیا ہی کیوں؟ اس سے وہ گھبرائے۔ آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: خداوند کریم جل شانہ، اور رسول اللہ ﷺ اور فرشتے اور کراماً کاتبین میری اس بات پر گواہ رہیں جو میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان کی دیواریں بھی لرز رہی تھیں۔ تمام حاضرین پر بھی لرزہ طاری تھا اور پھر آپ وہاں سے بیزار ہو کر نکل آئے۔ کھانا بھی نہ کھایا اور موٹر پر سوار ہو کر شرقپور روانہ ہو گئے۔ 22

حاجی فضل احمد مونگہ مرحوم و مغفور نے تحریر کیا ہے کہ ان کے والد حاجی فضل الٰہی مونگہ مرحوم

Marfat.com

ومغفور کا بیان ہے کہ وہ ایک دن لاہور میں اپنی دکان پر بیٹھے تھے کہ ان کی طبیعت بڑی بے چین ہوئی۔ گھبرا کر دکان سے اُٹھے اور بغیر کسی ارادے کے پیدل چل دیے۔ جب وہ شاہ عالمی گیٹ پہنچے تو وہاں تانگوں والے "مزنگ، مزنگ" کی آواز لگا رہے تھے۔ والد صاحب غیر ارادی طور پر مزنگ جانے والے ایک تانگے پر بیٹھ کر مزنگ اڈا پہنچ کر تانگے سے اتر گئے۔ مغرب کی نماز کا وقت ہو رہا تھا۔ انہوں نے اونچی مسجد میں نماز ادا کرنے کا ارادہ کیا اور وہاں چلے گئے۔

جب والد صاحب مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما تھے۔ آپ نے دیکھتے ہی مسکرا دیا اور فرمایا: "آ گیا ایں۔ مینو تیرا خیال سی"۔ جوان! اتھے بغداد والی سرکار کے سجادہ نشین آئے ہوئے ہیں"۔ میاں صاحب نے کہا: سرکار کے سجادہ نشین جو ہوئے اس لئے چل کر ملنے آیا ہوں۔

عشاء کی نماز کے بعد چند احباب کے ساتھ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیر ابراہیم صاحب کو ملنے جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے، تشریف لے گئے۔ وہاں بڑے بڑے نواب اور تمام سلاسل کے سجادہ نشینان حاضری کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ہر کوئی اپنے اپنے نام کی چٹ اندر بھیجتا اور باری باری سب کو ملاقات کا وقت دیا جاتا تھا۔ حضرت میاں صاحب قبلہ کے ساتھ مزنگ کا خدا بخش نامی ایک ڈرائیور تھا جو کہ آپ کا والہ وشیدا تھا۔ آپ نے اس سے کہا: خدا بخش! تم اپنے نام کی چٹ اندر بھیج دو"۔

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق خدا بخش نے اپنے نام کی چٹ اندر بھیج دی۔ گیارہ بجے شب ملاقات کے لئے اندر بلایا گیا۔ والد صاحب نے بتایا کہ جب وہ اندر گئے تو دیکھا کہ ہال کمرے میں بیش قیمتی قالین بچھے ہوئے تھے اور ایک اونچے تخت پر سید ابراہیم گیلانی صاحب تشریف فرما تھے۔

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اندر جا کر قالین پر نیچے ہی ان کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے اور دیگر سب احباب بھی عقب میں بیٹھ گئے۔

پیر سید ابراہیم گیلانی صاحب نے حضرت میاں صاحب سے پوچھا: آپ کہاں سے تشریف لائے

Marfat.com

ہیں''؟

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا''مقام ازل سے''۔

پیر سید ابراہیم گیلانی صاحب نے دوبارہ پوچھا: آپ کیا کام کرتے ہیں؟''

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین''۔

پیر سید ابراہیم گیلانی صاحب نے تیسری بار پوچھا: آپ کا نسب کیا ہے؟''

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ الحشر کی آخری آیات ھواللہ الذی: الخ پڑھیں۔

چوتھی دفعہ پیر سید ابراہیم گیلانی صاحب نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا: آپ کا نام کیا ہے؟''

اس پر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:''فنا ہونے والے کا بھی کوئی نام ہوتا ہے''؟ یہ سننا تھا کہ پیر صاحب تخت سے نیچے اتر کر آپ کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے۔ ان کی داڑھی کتری ہوئی تھی۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی طرف دیکھا اور اپنی داڑھی کو ہاتھ لگایا اور ہاتھ کے اشارے سے ہی پوچھا: یہ کیا ہے؟'' پیر صاحب جوش میں آگئے انہوں نے اپنا ہاتھ ناک سے نیچے اور لبوں کے اوپر رکھا تو نیچے سے داڑھی قبضہ بھر ہوگئی۔ یہ دیکھ کر حضرت صاحب قبلہ نے ایک جھرجھری لی اور فرمایا:''یہ کوئی شریعت کی دلیل نہیں ہے۔ اگر یہی دلیل ہوتی تو تمام پیغمبر علیہم السلام بھی ایسا ہی کرتے''۔ پیر ابراہیم گیلانی صاحب پر رقت طاری ہوگئی۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رخصت کی اجازت مانگی تو پیر صاحب نے فرمایا:''آپ یہیں ٹھہریں''۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: بیمار ہوں اور تبخیر ہوتی ہے''۔ پیر صاحب کہنے لگے: ارے میاں! جب تک میری داڑھی پوری نہ ہو جائے تب تک یہیں رہو''۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاموش ہوگئے اور آتی دفعہ سو روپیہ پیر سید ابراہیم گیلانی صاحب کی نذر کیا۔

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ غالباً آٹھ ایام مزنگ میں ٹھہرے۔ ہر روز دو وقت سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ جب پیر صاحب کی داڑھی کچھ بڑی ہوگئی تو آپ نے رخصت کے لئے اجازت طلب کی تو پیر صاحب فرمانے لگے: ارے میاں! کبھی بغداد شریف

Marfat.com

میں تشریف لائیں‘‘۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: میں اس لائق کہاں ہوں۔ اچھا! جو خدا کو منظور ہوگا‘‘۔ آپ اسی دن شرقپور شریف واپس تشریف لے گئے۔23

صاحب زادہ محمد عمر بیر بلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بالا خانے سے تشریف لائے۔ مکان کا نچلا حصہ زائرین سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت قبلہ دوزانو بیٹھ گئے اور ایک طرف سے ملاقات فرمانے لگے۔ ایک صاحب قریب آئے اور اس سے پوچھا کیا نام ہے؟ عرض کیا بہاؤلا: فرمایا: بہاؤلا کیا؟ ’’بہاؤالدین نام ہوگا‘‘۔ اس کی منڈی ہوئی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: بہاؤالدین یہ کیا ہے؟ نام بہاؤالدین اور یہ چہرہ مسلمان کے مسلمان اور بے ایمان کے بے ایمان، اس کی دونوں مونچھیں پکڑ کر زور سے کھینچنے لگے اور فرمانے لگے: لَا اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰهُ انگریز رَسُوْلُ اللّٰـه اور طمانچے بھی دیے۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: ’’کس کے ساتھ آئے ہو؟‘‘ عرض کیا میاں حسین کے ہمراہ آیا ہوں۔ ایک نوجوان کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اس کی طرف بڑھے۔ یہ چوبیس پچیس سال کے خوبرو نوجوان تھے، داڑھی خوب چٹ۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نام دریافت کیا، بولا: حسین۔ حضرت نے فرمایا: ’’کیا حسین ہے؟‘‘ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی ٹھوڑی کو ادھر ادھر گھمایا ’’دیکھو یہ حسین کی شکل ہے؟‘‘ ’’یہ حسین ہے؟‘‘ اسی اثناء میں اس کے تین چار طمانچے رسید کئے اور فرمایا: ’’کہو: لاالٰہ الا اللہ انگریز رسول اللہ، لا الٰہ الا اللہ لندن کعبۃ اللہ‘‘۔ وہ بیچارہ مارے خوف کے کانپ رہا تھا۔ حاضرین بھی دم بخود تھے۔ اس سے پھر ارشاد کیا: ’’اپنے باپ دادا بھی دیکھے تھے؟‘‘ وہ بزرگ تھے، لوگ ان کے مزار پر حاجات طلب کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ کیا وہ اسی شکل وصورت کے تھے؟ کہتے ہوئے دو تین طمانچے اور جڑ دیے۔ اس سے دریافت فرمایا: ’’کتنی زمین کے مالک ہو؟‘‘ اس نے عرض کیا: چودہ مربعے ہیں۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے اتنا دے رکھا ہے پھر یہ حالت ہے؟‘‘ آپ نے دریافت کیا کیا کام کرتے ہو؟ اس نے کہا: ذیلدار ہوں۔ فرمایا: ’’یہاں کس کام کے لئے آئے ہو؟‘‘ اس نے عرض کیا: کپتان صاحب آئے ہوئے ہیں ان سے ملنے کے لئے چلا آیا ہوں۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ’’لوگوں

Marfat.com

کے فیصلے گھر پر ہی کر دیا کرو۔صورت و سیرت مسلمانوں کی اختیار کرو۔انگریزوں کے جو افسر گھر آ جائیں ان کی خدمت کر کے ٹال دیا کرو،ان کے پیچھے دوڑنے کی ضرورت نہیں''۔نیز فرمایا:''آج دوپہر کا کھانا یہیں کھانا''۔تھوڑی دیر کے بعد اس کا ہاتھ پکڑ کر کوٹھے پر لے گئے راز دار تاڑ گئے کہ حسین نے مار تو کھائی ہے لیکن جس کام کے لئے آئے تھے وہ بن گیا ہے۔24

محمد یٰسین قصوری نقشبندی نے اپنی کتاب ''چشمہ فیض شیر ربانی'' میں تحریر کرتے ہیں کہ موضع غازی پور نزد شرقپور شریف کے دو میراثی قوال شہاب دین اور چراغ دین اپنی سریلی آواز کی وجہ سے بڑے مشہور تھے۔شہاب دین حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھتا تھا مگر وہ داڑھی منڈاتا تھا۔ایک دن وہ آپ کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ نے شہاب دین کے چہرے کی طرف دیکھ کر فرمایا: کیا تجھے گھوڑیوں کو مختلف چالوں پر چلانا آتا ہے؟اس پر شہاب دین نے عرض کیا: حضرت صاحب میں تو یہ کسب نہیں جانتا''۔حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمہیں سوار بننا چاہئے''۔

شہاب دین کے اپنے فن کی وجہ سے لاہور تک کی طوائفوں کے ساتھ تعلقات تھے۔ایک دن ایک طوائف نے شہاب دین سے کہا کہ فلاں راجہ صاحب کی طرف سے ایک گھوڑی ملی ہے جو خوبصورت تو ہے لیکن وہ اچھی چالیں نہیں چلتی۔تو اسے اپنے ساتھ لے جا اور اس کو چالیں سکھا دے۔اس موقع پر شہاب دین کو فوراً حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یاد آ گیا:''تم گھوڑ سوار بنو''۔وہ گھوڑی کو اپنے ساتھ گھر لے آیا۔اس گھوڑی پر بہت محنت کر کے مختلف چالیں سکھا دیں ۔شہاب دین گھڑ دوڑ میں اپنے فنی کمال کی وجہ سے ضرب المثل بن گیا۔اس نے اس فن سے بہت پیسہ کمایا۔اور شرقپور شریف سے لاہور جانے والی سڑک کے کنارے کچھ زمین خرید لی اور وہاں کنواں بھی لگالیا۔اس زمین پر خوب محنت کی۔اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈالی۔وہ قوالی اور گانا وغیرہ مکمل طور پر چھوڑ کر نہ صرف صوم وصلوٰۃ کا پابند بن گیا بلکہ اس نے حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم کی وجہ سے داڑھی بھی رکھ لی۔25

Marfat.com

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈوھرانوالے قبرستان کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں چراغ دین قوال (شہاب دین کا بھائی) مل گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''چراغ دین کہاں سے آیا ہے؟'' یہ سوال سن کر اس پر کپکپی طاری ہوگئی۔ اس کے کندھے پر کپڑے میں لپٹی ہوئی سارنگی تھی۔ آخر کانپتے کانپتے اس نے جواب دیا: ''حضور محمود کوٹ سے آ رہا ہوں۔'' حضرت نے سارنگی کو ہاتھ لگا کر فرمایا: یہ کیا چیز ہے؟ حضرت کے فرمانے پر اس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا: سرکار! ہمارا پیشہ جو ہوا۔ اسی کے ذریعے کما کر ہم پیٹ پالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''دکھاؤ تو سہی اس سے کیا کرتے ہو۔'' اس نے سارنگی کاندھے سے اتار کر زمین پر رکھ دی اور تھوڑا سا چھیڑا۔ اس سے ''چیں'' کی آواز نکلی۔ آپ نے جوش میں آ کر فرمایا: ''ویکھیا ای! ایہہ کہندی اے جہڑا تیرے وچ اوہی میرے وچ۔'' تین بار یہ فرماتے فرماتے وجدانی کیفیت میں آگے بڑھ گئے اور چراغ دین نے اپنی راہ لی۔ اس دن کے بعد چراغ دین نے بھی قوالی اور گانا وغیرہ مکمل طور پر چھوڑ دیا۔ وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند بن گیا اور چہرے پر سنت رسول ﷺ بھی رکھ لی۔ 26ے

ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دینے کے لیے سرہند شریف جا رہے تھے۔ راستے میں ایک ریلوے اسٹیشن پر وضو کا پانی لینے کے لیے اترے۔ جب آپ وضو کا پانی لے کر واپس آئے تو ایک باریش سکھ نوجوان کو فوجی لباس میں ریل گاڑی کے دروازے پر کھڑا دیکھا تو آپ کے دل میں خیال آیا کہ ایسا خوبصورت باریش شخص دوزخ میں جائے گا؟ آپ نے خصوصی نگاہ ولایت ڈالتے ہوئے اسے مخاطب کر کے فرمایا: ''اے جوان! کیا تمہاری صورت مسلمانوں جیسی ہے؟'' سکھ نوجوان آپ کی بات کی گہرائی تک نہ پہنچ سکا۔ اور ترش لہجے میں بولا: ''جاؤ اے بزرگ! اپنا کام کرو لیکن میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ولایت اپنا اثر دکھا چکی تھی۔'' گاڑی نے سیٹی بجائی اور چل پڑی۔

گاڑی چلتے ہی وہی نوجوان سکھ دوڑتا ہوا آپ کے ڈبے میں آیا۔ آپ کے قدموں میں گر پڑا اور عرض گزار ہوا: ''حضرت! مسلمان کریں''۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس نوجوان سکھ کو اپنی چھاتی مبارک سے لگایا اور اسے مسلمان بنا ڈالا۔ 27ے

Marfat.com

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلاف سنت کام کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ چاہے وہ کام غریب کرتا تھا یا اس پر کسی امیر کا عمل ہوتا تھا۔ آپ لوگوں کو تلقین فرماتے تھے: ''داڑھی پوری رکھو۔ اپنے چہرے، لباس اور وضع قطع کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ڈھالو'' ۔28

اس دور میں سنت کی پابندی کی اشد ضرورت ہے کیونکہ ایسے گئے گزرے دور میں جو سنت پر عمل کرے گا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسے شخص کے لئے بشارت دی ہے کہ وہ قیامت کے روز ان کے ساتھ ہوگا بلکہ اسے 100 شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ 29 اہل اسلام کو بالعموم اور متوسلین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کو بالخصوص حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے۔ داڑھی سنت کے مطابق رکھنی چاہئے اور داڑھی منڈوانے والے اور کتروانے والے امام کے پیچھے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بدعتی کے پیچھے نماز کو ناجائز فرماتے تھے۔ 30 داڑھی کٹے اور داڑھی کترے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: میری سنت کو اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔ 31 نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل جنت کی طرف لے جاتا ہے اور خلاف سنت امور جہنم میں ڈال دیتے ہیں۔ اس لئے اتباع سنت ہر کلمہ گو مسلمان کے لئے ضروری ہے اور سنت کا احیاء اس دور میں نہایت ضروری ہے۔ جو آدمی خود سنت پر عمل کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کو اس کی ترغیب دیتا ہے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ عمل کرنے والے کو ملتا ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: نیکی کی ترغیب دینے والا اس کے کرنے والے کی مانند ہے۔ 32

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: جس داڑھی کے لئے جناب سرور کائنات ﷺ نے مصائب جھیلے تھے۔ آج مسلمان اس کی ذرہ برابر قدر نہیں کرتے۔ فرنگیت کے غلبہ نے اسلام کو تباہ کر دیا ہے۔ 33

علامہ عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے علمی انداز میں تحریر فرماتے ہیں: یہ فطری اور آفاقی ضابطہ ہے کہ انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے شعوری اور لاشعوری طور پر اسی کی شکل وصورت، وضع قطع، لباس اور لب ولہجہ اختیار کرتا ہے۔ حیف ہے ہم پر کہ

Marfat.com

نعرہ تو یہ لگاتے ہیں کہ غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی وضع قطع اپنانے کے لیے تیار نہیں، آپ کے حکم کی تعمیل کرنے پر تیار نہیں، بلکہ داڑھی منڈا کر ہم ایرانی مجوسیوں، یہودیوں، ہندوؤں، فرنگیوں اور عورتوں کی شکل اختیار کرتے ہیں، کیا یہی اہل محبت کا شیوہ ہے، یہی عشق کا رنگ ڈھنگ ہے؟

آج جب کہ داڑھی منڈے چہرے کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور داڑھی رکھنے والوں کا تمسخر اڑایا جاتا ہے، کوئی جگہ ہے جہاں سنتِ مصطفیٰ کو اعزاز و احترام میسر ہوتا ہو؟ صرف ایک مصلائے امامت تھا کہ اگر داڑھی منڈا یا مشت بھر سے چھوٹی داڑھی والا اس پر کھڑا ہوتا تو اسے منع کر دیا جاتا اور کہا جاتا کہ تم نماز نہیں پڑھا سکتے۔ لیکن آج زمرہ علماء میں ہی بعض وہ حضرات موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنا مستحب ہے، لہٰذا امام بنانے کے لیے داڑھی منڈا بھی چل جائے گا اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔ راقم ان حضرات کی خدمت میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہے کہ داڑھی کے اعزاز کی ایک ہی جگہ تھی وہ بھی آپ نے اپنے ہی ہاتھوں سے ختم کر دی۔ 34

داڑھی مبارک انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی دائمی سنت، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا محبوب عمل، اولیاء صالحین کا پسندیدہ مشغلہ، علماء ربانی کا معمول، مرد کی فطری زینت و علامت اور شعار اسلام ہے۔

حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ داڑھی مبارک کی تاریخی حیثیت و اہمیت بیان کرتے فرماتے ہیں:

''مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روزِ ازل سے مسلمانوں کی راہ (طریق) داڑھی رکھنی ہے۔ اہل بیت کرام وصحابہ عظام وآئمہ اعلام اور ہر کرن وطبقہ کے اولیاء امت وعلماء ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ازالہ تو ازالہ اگر کسی خلقۃً کسی کی داڑھی نہ نکلتی، اس پر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدترین عیب سمجھا جاتا تھا۔ علماء کرام علامتِ قیامت میں شمار کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہونگے کہ داڑھیاں منڈوائیں، کتروائیں۔ اس پیشگوئی

Marfat.com

کے مطابق یہ داڑھی منڈوں، مخرشوں، مترشوں کی تراشیں خراشیں کافروں، مشرکوں کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رندو اوباش بدوضع لوگوں میں۔35

قبضہ بھر داڑھی رکھنا واجب ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: گزاشتن آن قدر قبضہ واجب است، داڑھی مبارک ایک قبضہ (چار انگشت کی مقدار) رکھنا واجب ہے۔ 36

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں کٹواؤ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اسے کٹوا دیتے۔37

علماء کرام فرماتے ہیں کہ داڑھی قبضہ سے کم رکھنا حرام ہے۔ فتح القدیر میں ہے کہ داڑھی قبضہ سے کم کرنا جیسا کہ مغربی لوگ کرتے ہیں اور بعض مخنث لوگ کرتے ہیں، کسی نے اس کو جائز نہیں رکھا۔ اسی طرح کی عبارات طحطاوی، شامی اور البحر الرائق میں موجود ہیں۔ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: داڑھی کتروانے والا اور منڈانے والا قابل امامت نہیں۔ لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ لہٰذا ایسے امام کو تبدیل کر دینا چاہیے اور ایسے آدمی کا وعظ بھی نہیں سننا چاہئے کیونکہ وہ بے عمل آدمی ہے اور اس آیت کریمہ کا مصداق ہے: "اے ایمان والے لوگو! وہ بات تم کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے"۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑے غصے کی بات کہ جو بات کہی جائے اور اس پر عمل نہ کیا جائے۔ ایسے آدمی سے معاشرتی بائیکاٹ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے سمجھانا چاہیے کہ وہ سنت کے مطابق داڑھی رکھے۔38

جو شخص داڑھی ترواشتا اور حد شرع سے کم کرواتا ہے، وہ فاسق معلن ہے اور اسے بنانا گناہ ہے (فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 544 پر ہے: وہ فاسق معلن ہے، اسے امام کرنا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ غنیہ میں ہے: لو قدموا فاسقا یاثمون، یعنی اگر لوگوں نے فاسق کو مقدم کیا تو وہ لوگ گناہ گار ہوں گے۔ اگر مسجد انتظامیہ چشم پوشی کر کے معاونت کرتی ہے تو وہ بھی گناہ گار ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان، یعنی گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو تو

Marfat.com

گنار گار کی معاونت بھی گناہ ہے۔

امام کے پیچھے ایسا آدمی کھڑا ہوسکتا ہے جو متشرع (جس کی داڑھی قبضہ بھر سے کم نہ ہو) ہواور امامت کا علم رکھتا ہے۔داڑھی منڈے اور داڑھی کٹے کی اذان اور تکبیر مکروہ ہے۔39

صوفی اللہ دتہ صاحب، آف آستانہ صوفی صاحب بھابھڑہ مارکیٹ لاہور والے بیان کرتے ہیں کہ اُن کے پیرو مرشد سیّد خادم حسین شاہ صاحب آف آستانہ عالیہ گولڑہ شریف والے داڑھی کی اہمیت بڑے فلسفیانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ داڑھی مبارکہ ایک ایسی عظیم سنتِ مطہرہ ہے کہ اگر یہ سنت کے مطابق ہوتو اس کا ثواب اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، کھاتے پیتے، لیتے دیتے، اوڑھتے پہنتے، دیکھتے بھالتے، نہاتے دھوتے اور سفر وحضر میں غرض کہ ہر وقت داڑھی رکھنے والے کے نامہ اعمال میں داخل ہوتا رہتا ہے۔چونکہ داڑھی قبر میں بھی ساتھ جاتی ہے اس لئے اس کا ثواب قبر میں بھی ملتا رہتا ہے۔پیر سید خادم حسین شاہ صاحب داڑھی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ویسے تو نبی کریم ﷺ کی سب سنتیں بہت پسند ہیں مگر داڑھی شریف کی سنت سب سے زیادہ پسند ہے۔سبحان اللہ!

حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے قبضہ بھر داڑھی رکھتے تھے اور مونچھیں سنت کے مطابق ترشواتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک سے آپ کا چہرہ مبارک نورانی نظر آتا تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے داڑھی رکھنے کی سنت کو اپنایا۔حضرت میاں ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان والا شان اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتوں اور پڑپوتوں نے بھی داڑھی کی سنت کو اپنایا ہوا ہے۔انشاءاللہ یہ سلسلہ تاقیامت جاری وساری رہے گا۔

ہر ولی اللہ کا تبلیغ کرنے کا اپنا طریقہ ہوتا ہے۔حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کا تبلیغ کرنے کا اپنا ایک حکیمانہ طریقہ ہے۔آپ داڑھی کے

Marfat.com

متعلق بڑے اچھے انداز میں لوگوں کو داڑھی رکھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ داڑھی منڈے لوگ ہم سے علم وعمل میں اچھے بھی ہو سکتے ہیں۔ ان میں حافظ قرآن بھی ہو سکتے ہیں، لیکن داڑھی نہ رکھنا نبی کریم ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی تو ہے۔ اس سے تو بچنا چاہئے۔ سبحان اللہ یہ تبلیغ کرنے کا کتنا اچھا انداز ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم القدسیہ کا تبلیغ کرنے کا اپنا ایک منفرد انداز ہے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مشکلات کیلئے دعا کرنے کیلئے عرض کرتے ہیں تو آپ بڑے عالمانہ اور حکیمانہ انداز میں لوگوں کی رہنمائی کرتے ہوئے لوگوں سے کہتے ہیں کہ تم داڑھی مبارک رکھ لو تو تمہارا یہ کام ہو جائے گا۔ اگر آپ کا کام داڑھی رکھنے کے بعد نہ ہوا تو مجھے پکڑ لینا۔ ساتھ ہی آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ یہ سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق داڑھی مبارک رکھنے کی برکت سے ہوگا اور ہاتھ اٹھا کر دعا بھی فرماتے ہیں۔ جب کسی کی کوئی حاجت پوری ہو جاتی ہے تو وہ آکر آپ کو بتاتا ہے کہ آپ نے میرے لیے دعا کی تھی تو میرا یہ کام ہو گیا تو آپ اس میں بڑی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ کام میری دعا سے نہیں ہوا بلکہ تم نے نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کی سنت کو اپنایا ہے۔ اس داڑھی مبارک کی برکت سے تمہارا یہ کام ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ عظیم سنتِ مطہرہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثُم آمین!

حوالاجات

(1) مسلم
(2) الترمذی
(3) جامع ترمذی
(4) البیہقی
(5) صحیح مسلم
(6) الشفاء شریف
(7) احیاء العلوم
(8) النساء 4: آیت 119
(9) داڑھی کی اہمیت از مولانا محمد امین
(10) بخاری، مسلم

Marfat.com

(11) طبرانی
(12) احکام الملہ والحقہ فی تفسیق قاطع اللحیہ
(13) مدارج النبوت
(14) اشعۃ اللمعات
(15) لمعۃ الضحٰی
(16) داڑھی کی اہمیت۔ مولانا مفتی محمد امین
(17) داڑھی کی اہمیت، از مولانا مفتی محمد امین
(18) خطبات شیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ
(19) حدیثِ دلبراں: حاجی فضل احمد مونگہ
(20) احوالِ مقدسہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری: از قاضی ظہور احمد اختر
(21) ایضاً
(22) ایضاً
(23) حدیثِ دلبراں از حاجی فضل احمد مونگہ
(24) احکام الملہ والحقہ فی تفسیق قاطع اللحیہ
(25) چشمہ فیض شیرِ ربانی: از محمد یٰسین قصوری
(26) ایضاً
(27) تاریخ وتذکرہ خانقاہِ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف: از محمد نذیر رانجھا
(28) متفق علیہ
(29) اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوی
(30) احکام الملہ الحقہ فی تفسیق قافع اللحیہ
(31) ایضاً
(32) الحدیث بحوالہ ماہنامہ نور اسلام، امام اعظم نمبر
(33) اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری
(34) ترجمہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ
(35) فتاویٰ رضویہ جدید ج22 ص639
(36) اشعۃ اللمعات ج1 ص211
(37) صحیح بخاری ج3 کتاب اللباس ح836
(38) حضرت علامہ مفتی محمد اشرف سیالوی، مہتمم: مدرسہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا
(39) محمد تنویر القادری (نائب مفتی) جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

Marfat.com

باب چہارم

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اور حسن اخلاق

جس ولی اللہ میں سنت حبیب کبریا کا جذبہ جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ بلند مرتبہ ولی ہوگا۔حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو سنتِ رسول ﷺ سے والہانہ عشق تھا۔آپ کی عادات واطوار،حرکات و سکنات سنتِ نبوی ﷺ کا عکس تھیں۔گفتار،رفتار،لباس،پوشاک،کھانے پینے میں سنت کی خوشبو آتی تھی اور سنت کا نقشہ ہر مقام پر دیکھنا پسند فرماتے تھے۔خلافِ سنت امور سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ اپنے والہانہ جذبہ محبت سے اور عشقِ رسول ﷺ سے ایک ذوق وشوق اور ایسا سوز و درد اور ایک ایسی اتباع کامل کا ماحول پیدا ہوگیا تھا کہ شرقپور شریف آنے جانے والے اور آپ سے تعلق رکھنے والوں کے چہرے اپنی مثال آپ تھے۔نور کی تصویریں آسمانی سانچوں میں ڈھل کر زمین پر اتری تھیں۔سفید لباس،ٹوپی اور دستار پہننے والے باوقار وجود کم بولنے والے،اپنی غرض سے غرض رکھنے والے سینکڑوں نہیں بلکہ لاکھوں مقبولان بارگاہِ الٰہی پنجاب کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ شرقپور شریف کا سکہ اتنا مقبول ومعروف تھا کہ بہار کے ان موسموں کو گزرے ہوئے بھی سالہا سال ہوگئے ہیں لیکن عرس مبارک کے اجتماع کو ایک نظر دیکھا جائے تو ایسا عجیب نقشہ کہیں ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔سنت کے مطابق داڑھیاں،نور سے بھرپور چہرے،خندہ پیشانیاں،اطاعت کا رنگ لئے ہوئے برکت بھرے وجود ادھر اُدھر نظر آئیں گے اور موسمِ گل کی یاد آنکھوں کو دکھلائیں گے۔

تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں سرورِ عالم ﷺ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس پر تمام انبیا علیہم السلام کے مکارم اخلاق کی عظیم الشان طریقے پر تکمیل ہوگئی۔خود حضور ﷺ کا ارشاد ہے: **"بعثت لاتمم مکارم الاخـــلاق"**۔ 1 یعنی میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ دنیا میں عمدہ اخلاق کی تکمیل کردوں۔ 2 قرآن کریم میں آپ ﷺ کے حسن کردار کی تعریف میں کہا گیا

Marfat.com

ہے: **وانک لعلی خلق عظیم۔** 3 یعنی بلاشبہ آپ ﷺ عظیم اخلاق کے حامل ہیں۔ ''خلق عظیم'' کے جملے میں جو ظاہری اور معنوی محاسن جمیلہ پوشیدہ ہیں انہی کی بنا پر دنیائے انسانیت کو بلا امتیاز رنگ ونسل آپ ﷺ کی اتباع اور پیروی کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوہ حسنہ** 4۔ یعنی یقیناً تمہارے لئے آپ ﷺ کی ذات اقدس میں عمدہ نمونہ موجود ہے۔

محمد ﷺ کی غلامی میں اگر ہو جاتا میں کامل
تو دنیائے ملائک بھی میرے زیرِ نگیں ہوتی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور مختلف قومیں اور خاندان بنا دیے ہیں تا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک تم میں سے پرہیز گار اللہ کے نزدیک معزز تر ہے۔ بے شک اللہ خوب جاننے والا اور پورا خبردار ہے''۔ 5

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''یہ غلام بھی تمہاری طرح کے انسان اور تمہارے بھائی بند ہیں۔ جن کو خدا نے تمہارا مطیع کر دیا ہے۔ انہیں اپنے جیسا کھانا دو، اپنے جیسا کپڑا پہناؤ اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو۔ اگر ایسی صورت ہو تو پھر خود ان کی مدد کرو''۔ 6

تاریخ عالم میں پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے غلاموں کو ان کے جائز اور فطری حقوق عطا کیے جانے کی تبلیغ فرمائی اور متعدد عبادتوں میں غلاموں کی آزادی کو شامل کیا اور غلاموں کو اپنے جیسا انسان سمجھنے اور ان کی جائز ضروریات پورا کرنے کی بار بار تاکید فرمائی۔ حتیٰ کہ اپنی آخری وصیت میں اسے پھر دہرایا۔

نبی کریم ﷺ نے پورے انسانی معاشرے کو بحیثیت ایک کنبے، ایک قبیلے اور ایک وحدت کے تصور کیا۔ آپ ﷺ کی نگاہ میں عربی، عجمی، کالے اور گورے کی تفریق ہمیشہ بے معنی رہی۔ الغرض ہر پہلو سے آپ ﷺ نے رشتہ داروں، دوستوں اور متوسلین کے ساتھ عمدہ معاشرتی اور اخلاقی برتاؤ فرما کر دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قائم فرمایا۔ 7

Marfat.com

تو ہم سوچنے لگتے ہیں تفریق کرنے سے بڑے بڑے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ خدا ایک ہے۔اس کا رسول ایک ہے۔تو گویا ساری انسانیت ایک جڑ سے ہے۔ نہ کوئی چھوٹا ہے نہ کوئی بڑا ہے۔سب ایک آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔

اب حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا اسوۂ حسنہ دیکھئے۔ موضع مکی 525 (ضلع شیخوپورہ) سے ایک میراثی اپنے نمبرداروں سردار محمد اور اس کے بھائی برکت علی کے ہمراہ آتا ہے۔حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لئے کھانا منگوایا تو سردار محمد نمبردار نے کہا: میاں صاحب! اس کے میراثی کے لئے کھانا الگ لانا ہے۔میراثی ہمارا کمی ہے۔

میاں صاحب نے نمبرداروں کے لئے کھانا الگ منگوایا اور ان کا کھانا ان کے آگے رکھ دیا اور ان کو کھانے کی اجازت دی اور ان کے میراثی کا کھانا الگ منگوایا اور اس کے آگے رکھا اور ساتھ ہی آپ بیٹھ گئے۔آپ" فرمانے لگے" بیلیا! توں نمبرداراں دا کمی ایں تے میں مصطفٰی ﷺ دا کمی آں۔آ آسیں دونویں کمی رل کے کھانا کھائیے"

سارے لوگ میاں صاحب کے میراثی کے ساتھ اس حسن سلوک پر حیران و ششدر رہ گئے۔نمبردار تو نمبردار ہی رہے مگر بکا میراثی صوفی برکت علی بن گیا۔اسے بندگانِ خدا کی صف میں جگہ مل گئی۔ 8

حضور ﷺ کے زمانہ نبوت کے ابتدائی ایام کا یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بڑھیا کو دیکھا جس کی کمر جھکی ہوئی تھی' اس کی گٹھڑی کا بوجھ اس کی طاقت سے زیادہ تھا اور وہ مکہ کے باہر ایک پگڈنڈی پر کبھی چلتی کبھی بیٹھ کر ستانے لگتی۔حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: "اماں جی! لائیں اپنا بوجھ مجھے دے دیں۔ میں آپ کو آپ کی منزلِ مقصود تک پہنچا دوں گا"۔ چنانچہ وہ بڑھیا آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

حضور ﷺ نے اس بڑھیا سے پوچھا کہ وہ مکہ کو چھوڑ کر کیوں جا رہی ہے؟ بڑھیا نے عرض کیا کہ اس نے سنا ہے کہ مکہ میں کوئی محمد نامی شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے۔اس محمد نامی شخص کا جادو ہر شخص پر چل جاتا ہے۔وہ جس سے بھی بات کرتا ہے وہ اسی کا ہو جاتا ہے۔ میں اس

Marfat.com

سے اپنے ایمان کو بچانے کی غرض سے مکہ کو چھوڑ کر جا رہی ہوں۔

آپ ﷺ اسے اس کی منزل تک لے گئے تو بڑھیا نے کہا: بیٹا! آپ ﷺ تو بڑے اچھے ہیں۔ آپ ﷺ کا نام کیا ہے؟ مکہ کے اس جادوگر سے بچ کر رہنا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اماں جی! میں وہی محمد ﷺ ہوں جسے لوگ جادوگر کہتے ہیں۔

بڑھیا نے کمر سیدھی کی اور غور سے حضور ﷺ کو دیکھا اور کہا: اگر آپ ﷺ ہی نبوت کا دعویٰ کرنے والے ہیں تو میں آپ ﷺ پر ایمان لاتی ہوں۔ بڑھیا نے اسی وقت کلمہ ''**لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**'' پڑھا اور مسلمانوں میں شامل ہو گئی۔

بڑھیا نے کلمہ اس لئے پڑھا کہ وہ آپ ﷺ کے اخلاق کریمانہ سے بے حد متاثر ہو گئی تھی۔ کسی کو متاثر کرنے والا اخلاق واقعۃً بڑی اچھی صفت ہے۔ اس سے دل جیت لئے جاتے ہیں۔

اب اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق کا ایک واقعہ پڑھیے۔ ایک دفعہ آپؒ قبرستان (ڈوہراں والا) کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں ایک لنجا (لولا) لڑکا دیکھا۔ وہ جسمانی طور پر کمزور بھی تھا۔ وہ سڑک (کچی سڑک) کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ عام لوگوں کا خیال یہی تھا کہ وہ کوئی بھکاری ہے۔ مگر اس نے کسی سے کوئی سوال نہ کیا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اس لڑکے کے پاس سے گزرے تو اس نے بڑی للچائی ہوئی نظروں سے آپ کی طرف دیکھا۔ آپ اس کے قریب گئے۔ پوچھا: بیٹا! آپ نے کہاں جانا ہے؟ اس کے جواب میں لڑکے نے عرض کیا کہ: سکھانوالہ میں۔ (سکھانوالہ کی بستی ڈوہراں والا قبرستان سے کوئی دو میل کے فاصلے پر ہے۔)

آپ نے اسے اپنے کندھوں پر اٹھایا اور سکھانوالہ لے چلے۔ راستہ چلتے کئی لوگوں نے دیکھا تو عرض کیا: سرکار آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں اسے ہم اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: میرا بھی دل ہے۔ مجھ پر بھی کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ وہ بھی کوئی انسان ہے جو دوسروں کے کام نہ آئے۔ یہ میرا کام ہے۔ لہٰذا اسے میں ہی انجام دوں گا۔ آپ اس لڑکے کو سکھانوالہ لے گئے اور کچھ رقم سے اس کی مدد بھی کی۔

Marfat.com

جنگِ احد میں مسلمانوں کا بہت جانی نقصان ہوا۔ کئی عورتیں بیوہ ہوگئیں اور کئی بچے یتیم ہوگئے۔ حضرت عقربہ جہنمی بڑے بہادر سپاہی تھے۔ وہ اس معرکہ میں بڑی مسرت کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ اپنے بچوں سے گلے مل کر لشکرِ اسلام میں شریک ہوئے۔

جنگ ختم ہوئی تو ان کے بیٹے بشیر ابنِ عقربہ جہنمی میدان احد میں پہنچے تاکہ کامیاب والد کا استقبال کر سکیں مگر انہیں مجاہدین کی قطاروں میں اپنا باپ دکھائی نہ دیا۔ اپنے والد کو تلاش کرتے کرتے حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچ گئے۔

عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام ہو۔ میرے باپ کا کیا حال ہے؟

آپ ﷺ کی نگاہیں جھک گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹے! وہ تو شہید ہوگئے ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کی رحمت ہو۔''

بشیر بن عقربہ جہنمی کا مستقبل تاریک ہوگیا۔ ان کا باپ ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگیا۔ پہاڑ جیسی زندگی وہ کیسے گزاریں گے۔ اب اُن کے سر پر کون ہاتھ رکھے گا؟ غم کے مارے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہونے لگی۔ حضور ﷺ سے بشیر بن عقربہ جہنمی کی یہ حالت دیکھی نہ گئی۔ آپ ﷺ اٹھے اور بشیر کو اپنے سینے سے لگالیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بشیر کیا تجھے پسند ہے کہ آج کے بعد مَیں تیرا باپ ہوں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیری ماں ہیں''؟

بشیر خوش ہوگیا جس کو حضور ﷺ جیسا باپ مل گیا اسے اور کیا چاہئے تھا۔

اب شرقپور شریف کے بازار میں دیکھیں ایک لڑکا نور محمد تھڑے پر بیٹھا رو رہا تھا۔ اس کی عمر بمشکل چار پانچ سال کی ہوگی۔ اس کا باپ دو دن قبل فوت ہوگیا تھا۔ بچے کے باپ کا نام شیر محمد تھا۔

میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اس بچے کے پاس سے گزرتے ہیں۔ اس بچے کو روتا ہوا دیکھتے ہیں۔ آپ اس بچے کے پاس گئے اور بچے کو اٹھا کر سینے سے لگالیا۔ کہا نور محمد! کیا تیرے باپ کا نام شیر محمد تھا؟ میں بھی شیر محمد ہوں۔ آج سے مَیں تیرا باپ ہوں۔

Marfat.com

پھر کیا تھا۔ آپ نے زندگی بھر اس نور محمد کو باپ والا پیار دیا اور نور محمد سے خواجہ نور محمد دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان میں یہ تاثیر رکھی کہ وہ جس کو دم کرتے اللہ تعالیٰ اسے صحت دے دیتا خواجہ عطا محمد، خواجہ دل محمد، خواجہ احمد نور اور خواجہ غلام جیلانی اسی خواجہ نور محمد کی اولاد ہیں۔ خواجہ غلام جیلانی بھی جب سے اپنے والد ماجد کے سائے سے محروم ہوئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری کے سایہ عاطفت میں آ گئے ہیں۔ خواجہ غلام جیلانی کو آپ سے بہت پیار مل رہا ہے۔9

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ خادموں پر بہت شفقت اور مہربانی فرماتے تھے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک متمول شخص حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خاک نشینی اور عبادت گزاری کا ذکر سن کر آستانہ پر آیا۔ کھانے کا وقت تھا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ اس کے ساتھ کوئی اور شخص بھی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! میرا غلام نیچے بیٹھا ہے۔ اس شخص کے لہجے میں ملازم کے لئے حقارت صاف محسوس ہو رہی تھی۔ اسے وہیں عام طریقے سے کھانا کھلا دیا گیا اور حضرت میاں رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے خود نیچے جا کر ملازم کو اوپر لے آئے۔ اسے بطور خاص اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا اور فرمانے لگے: کیا ستم ہے کہ لوگ دنیا کے قلیل مال کو باعث عزت سمجھتے ہیں۔ یہ تو آخرت کے لئے وبالِ جان ہے۔ جتنا مال کم ہوگا اتنا حساب کم ہوگا۔ غلام کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہوئے برابری کا برتاؤ کرنا چاہئے۔10

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک: نبی کریم ﷺ نے بلی پالنے کے عمل کو پسند فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بلی کا ایک بچہ پال رکھا تھا جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتا تھا۔ اس لئے حضور ﷺ نے ان کی کنیت ابو ہریرہ مقرر فرما دی تھی۔ ہرہ بلی کو کہتے ہیں جس کی تصغیر ہریرہ ہے جس کے معنی ننھی منی بلی یا بلی کا بچہ ہے۔ وہ اس نام سے اس قدر مشہور ہوئے کہ اس کا اصل نام کسی کو یاد ہی نہ رہا۔11

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی جذبہ محبت عامہ سے سرشار تھے جہاں آپ پالتو جانوروں اور چرندوں سے محبت رکھتے تھے وہاں آپ بلیوں سے بھی بہت پیار کرتے

Marfat.com

تھے اور بلیوں کو خصوصی پر دودھ مہیا کر کے پلایا کرتے تھے اور بلیاں بھی مقررہ وقت پر دودھ پینے کے لئے آپ کی بارگاہ اقدس میں بلا ناغہ حاضر ہو جایا کرتی تھیں اور دودھ کے انتظار میں کبھی کبھی لنگر خانہ کے اردگرد چکر لگانا شروع کر دیتی تھیں۔حتیٰ کہ پیالوں میں دودھ ڈال کر ان کے آگے رکھ دیا جاتا تھا اور وہ سیر ہو کر اپنی راہ لیتیں 12۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ایک شخص راستے میں چل رہا تھا۔اسے سخت پیاس لگی اور اسے کنواں نظر آیا تو اس شخص نے کنوئیں میں اتر کر پانی پیا۔وہ شخص کنوئیں سے باہر نکلا۔اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کے مارے زبان نکالے ہوئے تڑپ رہا تھا۔اس شخص نے محسوس کیا کہ اس کتے کو پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہے جیسی اسے تھی۔وہ کنوئیں میں نیچے اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر باہر آیا اور پیاسے کتے کو پانی پلایا۔اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے اس فعل کو اس قدر پسند فرمایا کہ اسے بخش دیا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا چوپایوں کی خدمت کرنے میں میں بھی ہمارے واسطے کچھ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ہر ذی روح کی مدد کرنے میں اجر ہے۔13

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے جانوروں کے معاملہ میں بھی ہمیشہ اخلاقِ حسنہ پر عمل کیا۔آپ کا معمول تھا کہ دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑے اکٹھے کر کے رکھ لیتے اور صبح و شام کتوں کو ڈالتے جو اِن اوقات میں آپ کے دروازے پر قطار باندھ کر آ کھڑے ہوتے۔آپ دروازے پر کھڑے ہو کر انہیں باری باری اپنے پاس بلاتے اور ان کو روٹی کے ٹکڑے ڈالتے جاتے۔ان میں اگر کوئی اجنبی کتا آ جاتا اور وہ معمول کے آداب سے ناواقف ہونے کی بنا پر غراتا یا ساتھی سے ٹکڑے چھیننے کی کوشش کرتا تو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہیں دروازے پر کھڑے کھڑے اسے فرماتے: ''اونہوں'' تو کتا ٹکڑے چھوڑ کر ادب سے قطار میں کھڑا ہو جاتا اور اپنی باری کا انتظار کرتا۔سبحان اللہ! شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے:

تو از حکم داور گردن مپیچ
که گردن نه پیچد ز حکم تو هیچ

Marfat.com

ایک دفعہ ایک تازہ بیاہی کتیا سے فرمایا کہ تُو اتنے دن کہاں رہی؟ جا ہمیں اپنے بچے لاکر دکھا......! کتیا چلی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد بچوں کے ساتھ حاضر ہوگئی۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کمال شفقت سے کتیا کو فرش پر بٹھایا اور حلوہ کھلا کر تواضع کی۔ 14

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک پرندہ (زواک) دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ ہم نے دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ زواک آئی اور اترنے کے لئے بازو پھیلانے لگی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بچوں کو پکڑ کر اسے کس نے دکھ دیا ہے؟ اس کے بچے اسے واپس دے دو''۔ پھر آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک گھر دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ: ہم نے جلایا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جائز نہیں کہ خدا کے سوا کوئی کسی کو آگ کا عذاب دے''۔ 15

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی جانوروں سے شفقت و محبت کے واقعات بہت سے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے میاں گلاب دین قصوری فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ چند دوستوں کے ہمراہ اپنے مکان مبارک کی چھت پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے چھت پر جانوروں کے لئے جابجا پانی کے کونڈے اور دانہ چوگا وغیرہ کے پیالے رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت چند فاختائیں دانہ چگ رہی تھیں اور ایک فاختہ قدرے اداس ان سے الگ کھڑی تھی۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس فاختہ کو غور سے دیکھا اور ساتھیوں سے فرمایا: ''یہ فاختہ دانہ نہیں چگ رہی اور بہت اداس ہے۔ پتہ ہے کیوں؟'' ''احباب بولے'': آپ ہی فرمائیں ہم کیا عرض کر سکتے ہیں؟ آپ فرمانے لگے ''جس کا گھر اجڑ رہا ہو بھلا اسے کھانا پینا کب سوجھتا ہے''؟ پھر فرمایا: ''ایک کھیت میں کیکر کا درخت ہے، اس درخت پر ایک گھونسلا ہے۔ جہاں اس فاختہ نے انڈے دے رکھے ہیں مگر کھیت والے نے وہ درخت ایک بڑھئی کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ بڑھئی وہ درخت کل صبح کاٹ ڈالے گا۔ ہمیں اس

Marfat.com

بیچاری فاختہ کی مدد کرنی چاہئے"۔

چنانچہ اگلے روز علی الصبح حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ متعلقہ بڑھئی کے مکان پر پہنچے اور دستک دی۔ بڑھئی نے جب آپ کو اپنے مکان پر دیکھا تو مارے خوشی کے پھولا نہ سمایا۔ آپ نے بڑھئی سے فرمایا: کہاں چلے ہو؟ بڑھئی نے آپ کو جواب دیا: ایک جگہ کیکر کا درخت کاٹنے جارہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیکر کا درخت کتنے کا خریدا ہے؟ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ کیکر کا درخت ہمیں درکار ہے۔ آپ نے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکالا اور بڑھئی کو دے دیا۔ وہ بولا: "حضرت صاحب دام آپ رہنے دیں۔ میں درخت کاٹ لاتا ہوں اور آپ کے درِ دولت پر ڈال دونگا"۔

لیکن آپ نے بصد اصرار آخر اسے دام قبول کرنے پر راضی کرلیا اور ارشاد فرمایا کہ وہ درخت مذکور کو فی الحال نہ کاٹے اور جب ہمیں ضرورت ہوگی ہم خبر کردیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تین ماہ بعد اس درخت کو کٹوانے کا حکم دے دیا۔ ظاہر ہے اس عرصہ میں فاختہ کے بچے نکل کر اڑ گئے ہونگے۔ 16

حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری کا بیان ہے کہ ان کے والد حاجی فضل الٰہی مونگہ رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا غلام نبی صاحب نے یہ واقعہ سنایا:

ایک دفعہ میر صادق علی شاہ نے مولانا غلام نبی صاحب کو کہیں ضلع جھنگ سے ایک گھوڑا لانے کو بھیجا۔ مولانا صاحب نے گھوڑا لے کر واپس آتے ہوئے ایک دو جگہ میر صاحب کے مریدوں کے پاس قیام کرنے کے علاوہ شرقپور شریف حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی ایک رات گزاری۔ مولانا غلام نبی صاحب فرماتے ہیں کہ جب وہ گھوڑا لے کر میاں صاحب کے ہاں پہنچے تو آپ نے انتہائی مسرت خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا۔ گھوڑے کو علیحدہ جگہ باندھ کر اس کے لئے چارہ دانہ کا انتظام کیا اور مولانا صاحب کی خوب خاطر مدارات کی۔ مولانا کی خدمت کرنے میں جو خوشی آپ کو ہو رہی تھی وہ آپ کے چہرہ سے نمایاں تھی۔ کھانا کھا کر مولانا نے عشاء کی نماز ادا کی اور سونے کی تیاری کرنے لگے۔ مولانا چار پائی پر دراز ہوئے تو آپ پاؤں دبانے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد مولانا کو نیند آگئی اور حضرت میاں قبلہ نے وہاں پہنچ کر

Marfat.com

جہاں گھوڑا بندھا ہوا تھا، گھوڑے کی مٹھی چاپی شروع کر دی۔

مولانا غلام نبی صاحب کو صبح سویرے اٹھتے ہی گھوڑا دیکھنے کا خیال آیا۔ جب وہ گھوڑے کے پاس آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری گھوڑے کو مٹھیاں بھر رہے اور یہ معلوم کر کے کہ آپ عشاء کی نماز کے بعد سحری تک متواتر مکان شریف کے گھوڑے کو مٹھی چاپی کرتے رہے ہیں، مولانا پر رقت طاری ہو گئی۔

مسافت زیادہ ہونے کی وجہ سے مولانا نے سحریؔ کے وقت ہی روانگی کا ارادہ ظاہر کیا اور حضرت میاں صاحب قبلہ، مولانا غلام نبی اور گھوڑے کو شرقپور شریف سے چار میل دور موضع منڈیانوالی تک وداع کرنے گئے۔ وداع کرتے وقت آپ نے مولانا غلام نبی صاحب کو کچھ کھانے کا سامان اور کچھ رقم دیتے ہوئے فرمایا: ''میر صادق علی شاہ صاحب کو میری طرف سے سلام عرض کرنا اور یہ حقیر سا نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کرنا: حضور! مجھ عاجز کے لئے دعا فرما دیں''۔

مولانا غلام نبی جب مکان شریف پہنچے تو حضرت میر صادق علی شاہ صاحب قبلہ نے پوچھا کہ راستہ میں کہاں کہاں قیام کیا اور وقت کیسے گزرا۔ مولانا نے عرض کی: ''حضور! سب مریدین اخلاق اور تواضع سے پیش آئے۔ لیکن شرقپور شریف کے میاں صاحب نے وہ خدمت کی ہے کہ کوئی دوسرا کیا کرے گا اور عجب منظر یہ دیکھا ہے کہ میری خدمت کے علاوہ گھوڑے کو تمام رات مٹھیاں بھرتے رہے اور چار میل تک وداع کرنے آئے اور نذر پیش کرتے ہوئے کہا تھا: میر صاحب سے عرض کرنا میرے لئے دعا فرما دیں''۔

یہ واقعہ سن کر میر صادق علی شاہ صاحب تڑپ اٹھے اور جوش سے فرمایا: ''میاں صاحب نے مکان شریف کے گھوڑے کو مٹھیاں بھری ہیں، انہیں سارا جہان مٹھیاں بھرے گا''۔

واقعہ بیان کرنے کے بعد مولانا غلام نبی کہنے لگے: ''اسی لئے تو میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ میاں صاحب شرقپوری کو مکان شریف کا فیض میرے سر سے گزر کر ہوا ہے''۔[17]

حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری اپنے والد حاجی فضل الٰہی مونگہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ چلے جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک باولا

Marfat.com

کتا آتا دکھائی دیا۔ لوگ اس کے پیچھے ''دیوانہ ہے دیوانہ ہے'' کہتے لاٹھیاں اٹھائے شور مچاتے بھاگے آ رہے تھے۔ وہ کتا جب آپ کے پاس سے گزرنے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ تمہیں کھلایا کرتے ہیں ان کو تو نہیں کاٹنا چاہیے''۔ وہ کتا آپ کے سامنے کھڑا ہو کر دم ہلانے لگا۔ اس کی دیوانگی دور ہو گئی اور وہ اچھا بھلا ہو گیا۔ اس کے بعد جب بھی وہ کتا آپ کے پاس سے گزرتا تو آپ فرماتے: ''کتے سمجھ جاتے ہیں اور روٹی ڈالنے والے کو نہیں کاٹتے لیکن زمانہ ایسا آ گیا ہے کہ بھائی بھائی کو کاٹنے دوڑتا ہے''۔ 18

اتباع سنت کی برکت سے میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ روحانیت کے بلند مقام پر تھے۔ پس آپ کے روحانی تصرفات کے چرچے زبانِ زدخلائق ہیں۔ بقول علامہ اقبال:

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہے تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

حوالہ جات

1 کنز العمال، ج 2 ص 5، مطبوعہ حیدر آباد دکن 2 موطا امام مالک، باب حسن الخلق 3 القلم: 4

4 33 الاحزاب 5 4: النساء: 80 6 الحجرات: 7 ابوداؤد: حدیث 360

8 سیرۃ خیر الانام، جامعہ پنجاب، لاہور 9 انوارِ شیر ربانی: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

10 انوارِ شیر ربانی: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری 11 منبع انوار: صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

12 اردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز 13 درسِ عمل: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

14 درسِ عمل: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری 15 درسِ عمل: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

16 سیرت رسول عربی ﷺ: علامہ نور بخش توکلی 17 انوارِ شیر ربانی: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

18 حدیثِ دلبراں: حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری 19 حدیثِ دلبراں: حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری

Marfat.com

باب پنجم

حضرت شیرِ ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور تعمیرِ مساجد

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام زندگی اتباع سنت میں گزری۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، گویا کہ ہر فعل سنت کے عین مطابق تھا۔ آپ کے معمولاتِ زندگی پر اسوۂ حسنہ رسول اللہ ﷺ کا اتنا غلبہ تھا کہ آپ کا تمدن، طرزِ زندگی، بود و باش کے کسی بھی پہلو پر سے نقاب الٹو تو سراپا سنت نبوی ﷺ کے جلوے دکھائی دیں گے۔

مساجد: چونکہ عبادت میں مہتم بالشان رکن سجدہ ہے اس لئے اس کی اہمیت کے لئے نیز نماز کی غرض وغایت کو اجاگر کرنے کے لئے شریعتِ اسلامیہ میں عبادت گاہ کے لئے معبد (عبادت گاہ) کی بجائے مسجد (سجدہ گاہ) کا نام اختیار کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: **جعلت لی الارض مسجدًا و طهورًا**. قرآن کریم کے ارشاد میں مساجد کو اعضائے سجدہ، یعنی پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر بھی محمول کیا گیا ہے۔ اسلام میں اس مخصوص عمارت کو جو صرف عبادت کے لئے تعمیر کی جائے، مسجد کہتے ہیں۔ 1

قرآن مجید میں مساجد کا ذکر: قرآن مجید کی مکی سورتوں میں اس کا زیادہ تر اطلاق مسجد حرام اور المسجد الاقصیٰ پر ہوا ہے جس کی تعمیر حضرت سلیمان علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے مکمل ہوئی تھی۔ سورۂ کہف میں اصحاب کہف کے مزار کا ذکر بھی ایک عبادت گاہ پر لفظ مسجد میں ہوا ہے۔ اس کا کثیر استعمال مدنی عہد میں ہوا جبکہ مسلمان مسجد کے مقام اور اس کی مخصوص وضع سے روشناش ہو چکے تھے۔

مساجد کی عظمت و فضیلت: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹے! مسجد تمہارا گھر ہونا چاہئے کیونکہ میں نے سرورِ کائنات ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسجدیں پرہیزگاروں کا گھر ہیں۔ لہٰذا جس کا گھر مسجد ہو اللہ تعالیٰ اس کی راحت و رحمت کا اور پل صراط سے جنت کی طرف اس کے گزرنے کا ضامن ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ شیطان سے بچنے کے لئے مسجد ایک مضبوط قلعہ ہے۔

حضرت عمرِ فاروق راوی ہیں کہ مساجد زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور جس کی زیارت کی گئی ہے۔اس پر یہ حق ہے کہ اپنی زیارت کرنے والے کا اعزاز واکرام کرتا ہے یعنی جو شخص مسجد میں جاتا ہے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتا ہے۔اس طرح مسجد میں جانے والا بندہ تو زیارت کرنے والا ہوا اور جس کی زیارت کی گئی وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہوئی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ مسجد میں آنے والے بندوں کا اعزاز واکرام کرتا ہے اور انہیں اپنے فضل وکرم کی سعادتوں سے نوازتا ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے جگہ پکڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت وشفقت کی نظر فرماتا ہے جس طرح اس شخص کے اہلِ خانہ جو مدت کے بعد اپنے گھر لوٹا ہو،اس کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے،سوائے مسجد حرام کے۔2

مسجد حرام کو مستثنیٰ اس لئے کیا گیا ہے کہ مسجد حرام نہ صرف یہ کہ دوسری مساجد کے مقابلہ میں زیادہ بابرکت ہے بلکہ عظمت وبرکت اور فضیلت کے اعتبار سے مسجد نبوی سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہوتا ہے۔

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے علاوہ (کسی دوسری جگہ کے لئے) تم اپنے کجاؤوں کو نہ باندھو (یعنی سفر نہ کرو) مسجد حرام،مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) اور میری مسجد،یعنی مسجد نبوی۔''3

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: میرے مکان اور میرے منبر کے درمیان کا ٹکڑا جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض (یعنی حوض کوثر) کے اوپر ہے۔''4

Marfat.com

اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص میرے مکان اور (مسجد نبوی میں) میرے منبر کے درمیان واقع جگہ پر عبادت کرے گا تو اسے اس عظیم سعادت کے صلہ میں جنت کا ایک باغ ملے گا اور جو شخص میرے منبر کے نزدیک عبادت میں مشغول رہے گا تو قیامت کے دن وہ حوض کوثر سے سیراب ہوگا۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے کیونکہ روضہ کے معنی ٹکڑے کے ہیں۔ لہٰذا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کے مکان و منبر کے درمیان کی جگہ وہ ٹکڑا ہے جو جنت سے زمین پر اس جگہ منتقل کیا گیا ہے اور یہ ٹکڑا زمین کے دوسرے حصوں کی طرح قیامت کے روز فنا نہیں ہوگا بلکہ جوں کا توں جنت میں واپس چلا جائے گا۔

علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے منبر اور حجرہ رسول اللہ ﷺ کے درمیان کی جگہ کو روضہ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس جگہ آنحضرت ﷺ کی قبر کی زیارت کرنے والے، وہاں کے حاضر باش ملائکہ اور جن وانس ہمیشہ عبادت اور ذکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں۔ ایک جماعت جاتی ہے تو دوسری جماعت آجاتی ہے۔ اس طرح لگاتار وہاں عبادت کرنے والوں کے آنے جانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے لہٰذا اس مناسبت سے اس جگہ کو روضہ سے تعبیر فرمایا گیا ہے، جیسا کہ ذکر کے حلقوں کو ریاض جنت فرمایا گیا ہے۔

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ ہر ہفتہ کو پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔'' 5

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: خدا کے نزدیک تمام شہروں میں محبوب و پسندیدہ مقامات مساجد ہیں اور بدترین و ناپسندیدہ مقامات بازار ہیں۔'' 6

مساجد بنانے کی فضیلت: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **انما یعمر مسجداللہ من امن باللہ والیوم الآخر** (توبہ: 18) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی مساجد وہی بناتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے دو باتیں بڑی عیاں ہیں کہ جو لوگ مساجد بناتے ہیں صحیح معنوں

Marfat.com

ہیں اللہ پر بھی اور یومِ آخرت پر بھی ان لوگوں کا ایمان قابلِ یقین ہے۔ دوسری بات یہ کہ جن لوگوں کا اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان ہے۔ اس کا اظہار ان کی طرف سے مساجد کی تعمیر ہوتا ہے۔ مساجد اللہ تعالیٰ کے ذکر اور عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ علوم کی تکمیل بھی یہیں سے کی جاتی ہے۔

یہی مقاصد حاصل کرنے کے لئے مساجد کی تعمیر کی جاتی ہے۔ پھر ان مساجد کو آباد کرنا، یعنی لوگوں کا یہاں باجماعت نماز پڑھنا، ان کی صفائی، ان کے لئے روشنی کا انتظام اور ان کو دنیوی باتوں سے محفوظ رکھنا بھی اس میں شامل ہے۔

مساجد نہ صرف ایک عبادت خانہ ہیں بلکہ دینِ متین کی اصل اور مستقل بنیادیں یہیں سے استوار ہوتی ہیں۔ قوانین شرعیہ اور احکامِ ربانی کا اعلان مساجد و منبروں سے عموماً جاری ہوتے ہیں تو اصل قرآنی تعلیم اور اسلامی درس و تدریس کا سلسلہ اور مخزنِ اوّل یہی مساجد ہیں۔ مختصر یہ کہ اسلامی تبلیغی سرگرمیاں مساجد سے تعلق کے بغیر نہ صرف نامکمل ہوتی ہیں بلکہ بے روح اور پھیکی بھی ہوتی ہیں۔

مسجد تعمیر کرنے والوں کے لئے حضورﷺ نے فرمایا ہے: من بنامسجدابنی الله له بیتافی الجنته جس نے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور مسجد میں آکر نماز پڑھنے والوں کے بارے میں فرمایا: اذرأتیم الرجل یعتادالمسجدفاشهدوابالایمان .7

جب تم دیکھو کہ ایک آدمی مسجد میں پابندی سے نماز پڑھنے کو آتا ہے تو تم اس کے ایمان کی گواہی دو۔

میاں صاحب اور تعمیرِ مساجد: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے آیات ربانی اور احادیث نبویﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اپنی زندگی میں اپنی بساط کے مطابق بعض مساجد تعمیر کرائی تھیں جن میں سے چند ایک کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مسجد محلہ نبی پورہ

2۔ مسجد محلہ دھد لپور (اب اس مسجد کا نام مسجد شیرِ ربانی ہے)

3۔ مسجد ڈوہرانوالہ قبرستان (دربار میاں صاحب والی مسجد۔ اب اس کا نام مسجد سائیں شہاب

Marfat.com

الدین والی ہے)

4۔مسجد کوٹلہ شریف والی (کوٹلہ شریف اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کا پیر خانہ ہے)

5۔مسجد میاں صاحب (یہ وہ مسجد ہے جہاں اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر نمازیں پڑھتے رہے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے) 8

6۔اپنے کنوئیں پر مسجد بنوائی۔

7۔لاہور میں حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار والی (پرانی) مسجد آپ کے مشورے سے تعمیر کی گئی۔ 9

8۔اس مسجد کا سنگِ بنیاد حضور شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے رکھا گیا۔ 10

ایک دفعہ چوہدری غلام رسول ٹھیکیدار جس نے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد بنوائی تھی کا بیان ہے کہ وہ شرقپور شریف اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ اسے مل کر بہت خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:''میرا بھی دل چاہتا تھا کہ اسے دیکھوں جس نے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد بنوائی ہے۔چوہدری غلام رسول کانوں سے بہرہ تھا اور ہر وقت اپنے ساتھ سنکھ رکھتا تھا تاکہ جس کسی نے بھی کوئی بات کہنی ہو سنکھ منہ میں رکھ کر اس کے کان میں کہے اور وہ خود بھی عام بہرے لوگوں کی طرح اونچی آواز سے ہی سے بات کہتا تھا۔حضرت میاں صاحب قبلہ کا ارشاد سن کر بولا:''حضور!اس وقت نہیں دیکھا تھا؟جب داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی موجودگی میں مجھے فرمایا تھا کہ مسجد بنواؤ''۔اور پھر بیان کرنے لگا:میں رات کو اپنی کوٹھی میں سویا ہوا تھا۔خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار والی چھوٹی مسجد میں جمعہ ہو رہا ہے۔خلقت اتنی تھی کہ خدا کی پناہ۔نمازیوں کے گروہ کے گروہ چلے آرہے تھے۔حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کھڑے اس جمِ غفیر کو دیکھ رہے تھے جو کہ نمازِ جمعہ پڑھنے کے لئے جمع ہو رہا تھا۔حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے مخاطب کر کے فرمانے لگے:''غلام رسول سُن!میاں صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟یہ کہہ رہے ہیں کہ بابا صاحب دیکھو!جمعہ کے لئے نمازی کیسے تنگ ہو رہے ہیں۔آپ

Marfat.com

ولیوں کے بابا ہیں اور مسجد اتنی چھوٹی سی۔ یہاں ایک بڑی ذی شان مسجد بننی چاہیے''۔سو حضور! اس وقت آپ نے مجھے نہیں دیکھا تھا؟ یہ سن کر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمانے لگے: ''تینوں ہی جاچ ہووے گی''۔11

9۔سکھانوالہ کی مسجد: ایک روز حضرت میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ شہر سے باہر تشریف لائے اور میانی کھوئی کی طرف قضائے حاجت کی غرض سے چل نکلے۔حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد آپ نے ایک چرواہے سے ''ڈھانگی'' (ایسی چھڑی جس کے آگے پتے اور ٹہنیاں کاٹنے کا آلہ لگا ہوتا ہے) لی اور نیم کے درخت سے ایک ڈنڈا بنایا اور موضع سکھانوالہ کی طرف چلے آئے۔وہاں پہنچ کر آپ مسجد میں بیٹھ گئے۔اس مسجد کی چھت گری ہوئی تھی۔آپ کے ہمراہ مستری کرم دین صاحب مرحوم بھی تھے۔آپ نے مستری کرم دین صاحب مرحوم کو فرمایا: ''ذرا سائیں غُلام مُحی الدین کو بلا لاؤ''۔(ادھر سائیں غلام محی الدین کو بھی کسی صورت پتا چل گیا کہ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔خوف کے مارے وہ کسی کمرے میں چھپ گیا اور مستری کرم دین صاحب مرحوم ناکام واپس لوٹے اور عرض کی: ''حضور! وہ یہاں نہیں ہے''۔آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''ہے تو وہ یہیں کہیں چھپ گیا ہوگا۔خیر اس موضع کے کسی بڑے آدمی کو ہی بلا لاؤ''۔گاؤں کے تقریباً سبھی لوگ باہر کھیتوں میں کام کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔

مستری کرم دین صاحب مرحوم قریب کے کنویں سے ایک بیالیس چوالیس سالہ آدمی اپنے ہمراہ لے آئے۔حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے پوچھا: ''میاں! اگر کسی کے گھر کی چھت گر جائے تو وہ کیا کرتا ہے؟'' اس نے آدمی نے عرض کی: ''وہ لازمی طور پر اس کو بنائے گا''۔حضور میاں صاحب کا یہ سننا تھا کہ آپ نے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا اور فرمایا: ''اپنے گھر کا اتنا خیال؟ اور اللہ کے گھر کی چھت اتنے دنوں سے گری پڑی ہے لیکن کسی کو اس طرف دھیان ہی نہیں آیا''۔اس آدمی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: ''قبلہ ایک ہفتہ کے بعد آپ یہ چھت بنی ہوئی پائیں گے''۔کچھ وقفے کے بعد آپ وہاں سے رخصت ہوئے اور قبرستان ''ڈوہراں والا'' تشریف لائے وہاں جو کچی مسجد تھی آپ اس میں محوِ ذکر ہو گئے۔12

Marfat.com

10۔ عبدالخالق کے مزار والی مسجد: ان دنوں جبکہ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ قصور میں کافی دن رہا کرتے تھے۔ حضرت عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کے مزار والی مسجد کی تیاری ہو رہی تھی۔ وہاں حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کے سامنے حصہ پر بائیں طرف مینار کے نیچے ایک بڑے سے کنکر سے جلی حروف میں یا شیخ سید عبدالقادر شیاء للہ اپنے دست مبارک سے لکھا جس کے نقوش آج بھی وہاں نظر آتے ہیں۔13

11۔ مسجد حضرت ایشاں: خواجہ حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند مرتبہ ولی اللہ تھے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے مزار کے قریب والی مسجد میں چلہ کیا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں چلہ کیا وہ جگہ مسجد میں اب بھی محفوظ ہے۔ راقم الحروف نے اس چلہ گاہ کی اپنی آنکھوں سے زیارت کی ہوئی ہے۔

12۔ حضرت شاہ محمد غوث والی مسجد: حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے سرہانے کی طرف ایک برآمدہ ہے جس میں گیارھویں شریف کی محفل ہوا کرتی تھی اور ختم شریف کے بعد دروازہ بند کر دیا جاتا اور آغا سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کی ایک خاص مجلس ہوتی جس میں محبت آمیز اور عشقیہ اشعار پڑھے جاتے۔ ایک محفل میں جبکہ آغا سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ میرِ مجلس تھے خوب وجدانی کیفیت پیدا ہوئی۔ پڑھنے والا عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی ایک غزل سنا رہا تھا۔ جب اس مصرعہ پر پہنچا کہ:

ع جس نے اپنا آپ جلا پیا اسکو جامِ شراب کیا چاہیئے

محفل تڑپ اٹھی۔ رقت طاری ہوگئی اور لوگ وجد میں آگئے۔ والہانہ انداز میں اس مصرعہ کی تکرار ہونے لگی۔ حتیٰ کہ اس حالت میں ایک مصرعہ پر ہی صبح ہوگئی۔

چند خاص مریدین نے حضرت آغا سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی ''حضور! ہم حیران ہیں کہ ہماری محفل میں غزلیں اور اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ سوزِ عشق سے دلوں کو گرمایا جاتا ہے تب کہیں خاصی محنت سے وجدان کی کیفیت پیدا ہوتی ہے لیکن حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں کہ ادھر گیارھویں شریف میں درود شریف پڑھنے کے لئے چادر بچھی اور وہ

Marfat.com

دیکھتے ہی لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں اور عشق کی سرمستیاں ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں''۔ یہ سن کر آغا سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ رو دیئے اور فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ ان کا پیر کس شان کا ہے؟ جس شان کا ان کا پیر ہے اس شان کے اس کے مرید ہیں۔ نہ میں اس شان کا نہ تم اس شان کے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہماری محفل کی گرمی حضرت شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے آنے سے کس طرح ٹھنڈی ہو جاتی ہے''۔

حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بعض ضروریات کے پیشِ نظر ایک عمارت بنانے کی تجویز ہوئی۔ لیکن اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے کافی روپیہ کی ضرورت تھی جو بظاہر ناممکن الحصول نظر آتا تھا۔ آغا سکندر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو جب پتا چلا تو انہوں نے ایک آدمی پر تصرف فرمایا تو اس اکیلے نے ہی ساری عمارت بنوادی۔ جب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''آغا صاحب کو عمارت کے لئے تصرف کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہی کسی انسان پر تصرف کرتے اور اسے بندہ بنا دیتے''۔ 14

13۔ حضرت بابا امیر الدین سے گزارش: ایک دفعہ حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پیرو مرشد آپ کے ہاں تشریف لائے ہوئے تھے اور جمعہ کا دن تھا (حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ عموماً مسجد کی چھت پر ایک حجرہ میں فروکش ہوا کرتے تھے) اذان ہو چکی تھی۔ حضرت صاحب قبلہ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ حجرہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ سیدھے حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کی: ''حضور! جمعہ کی اذان ہو چکی ہے اور آپ ابھی تک حجرہ میں ہی تشریف فرما ہیں۔ اس عالم میں ہم مریدین کہاں جائیں؟'' حضرت میاں صاحب کی یہ بات سن کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''بیٹا! آج کے بعد اذان ہو چکنے پر مجھے کبھی حجرہ میں بیٹھا ہوا نہیں پاؤ گے۔ سب سے پہلے صف میں جا کر بیٹھوں گا۔ 15

14۔ نماز میں انہماک: اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نماز میں انہماک بڑا

Marfat.com

واضح ہے۔ ابتدائی زمانہ میں آپ جنگلوں، دریاؤں اور قبرستانوں میں چلے جایا کرتے اور نماز و ذکرِ الٰہی میں وقت گزارا کرتے۔16

15۔اذان میں ہمہ تن گوش ہو جانا: مسجد میں اذان ہوتی تو آپ ہمہ تن گوش ہو جاتے اور اذان کے الفاظ مؤذن کے ساتھ ساتھ دوہراتے جاتے۔ اس طرح ایک طرف آپ حضور ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل پیرا ہوتے اور دوسری طرف مؤذن کے کلمات کی تائید کرتے چلے جاتے یعنی مؤذن کہتا اللہ اکبر، اللہ سب سے بڑا ہے تو آپ بھی اس کی تائید میں کہتے: ہاں اللہ سب سے بڑا ہے۔17

16۔مسجد کا انتظام سنبھالنا: حافظ حمید الدین کے انتقال کے بعد آپ نے مسجد میاں صاحب کا انتظام خود سنبھال لیا اور امامت کے فرائض آپ خود انجام دینے لگے مگر قاری محمد ابراہیم کو جب فیضانِ نظر سے نوازا گیا اور ان کا دل نورِ ایمان سے منور ہو گیا تو آپ نے مسجد کا انتظام ان کے سپرد کر دیا۔ آپ نمازیں پڑھایا کرتے تھے۔ حضور میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مختلف مساجد میں نمازیں با جماعت ادا کرتے تھے اور ان میں سے زیادہ تر مساجد وہ تھیں جہاں نمازیوں کی رونق بہت تھوڑی ہوتی تھی۔ آپ کے وہاں نمازیں پڑھنے سے یہ مساجد آباد اور پُر رونق ہو گئیں آپ فرمایا کرتے تھے کہ محلّہ اور گھر کے نزدیک کی ساجد کے بہت سے حقوق ہیں۔ آپ کا یہ عمل اس حدیث پر تھا جس میں فرمایا گیا ہے کہ بے آباد مساجد میں نمازیں پڑھا کرو۔18

17۔نماز کے معمولات: آپ فجر کی نماز عموماً ملکاں والی مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ اشراق کی نماز کے آٹھ نوافل مسجد لوہاراں والی میں پڑھتے تھے جو آپ کے گھر کے زیادہ قریب تھی۔ چاشت کی نماز آپ عموماً ٹاہلی والی مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ اس نماز کی بھی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

اکثر اوقات ظہر کی نماز آپ مسجد لوہاراں والی میں پڑھتے اور عصر کی نماز بڑی مسجد میں (موجودہ میاں صاحب والی مسجد) ادا فرماتے اور مغرب کی نماز بھی اسی مسجد میں پڑھا کرتے اور عشاء کی نماز کی امامت آپ خود ہی بڑی مسجد میں فرماتے اور پھر گھر تشریف لے جاتے۔

Marfat.com

اب کون جانے آپ کب سوتے اور کب نوافل اور تہجد پڑھنے کو بیدار ہوتے تھے۔ عام تاثر یہی ہے کہ آپ رات کا بہت تھوڑا حصہ بستر پر گزارتے تھے اور زیادہ تر حصہ قیام و سجود میں گزر جاتا۔19

18۔حضور ثانی لا ثانی کو ارشاد و تلقین: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جمعہ کے روز حضرت میاں ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور ان کو ایک ہی نگاہ میں اس منزل تک پہنچا دیا جہاں کوئی دوسرا آدمی برسوں کی ریاضت و مجاہدہ کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتا۔ آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور جب ہوش میں آئے تو میاں ثانی کچھ اور ہی تھے۔ ذکر و فکر کی محفل میں لذت محسوس کرنے لگے۔ عبادت و ریاضت میں لطف آنے لگا۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت میں حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: ''گھبرانا نہیں۔ مہمانوں کی خدمت کرنا۔ نمازِ جمعہ خود پڑھانا۔ وقتاً فوقتاً دوسری نمازیں بھی پڑھا دیا کرنا۔ جو بھی ملنے آئے اسے **اللہ اللہ** کا ورد بتا دینا۔ انشاءاللہ تمہیں کسی بات کی کمی نہیں رہے گی۔''20

19۔حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم القدسیہ:

حضور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اور حضرت شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف نے بھی بے شمار مساجد تعمیر کروائیں ہیں۔ مصدقہ معلومات کے مطابق ان کی تعداد 62 سے متجاوز ہے۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

1۔جامع مسجد شیر ربانی، محلہ شیر ربانی، شرقپور شریف

2۔جامع مسجد شیر ربانی، عقب سول ہسپتال، شرقپور شریف

3۔جامع مسجد شیر ربانی، اکبر روڈ وسن پورہ، لاہور

4۔جامع مسجد شیرِ ربانی، غوث پارک، باغبانپورہ، لاہور

5۔جامع مسجد قادریہ شیر ربانی، 21۔ ایکڑ سکیم، نیو مزنگ، سمن آباد، لاہور

6۔جامع مسجد شیر ربانی، سانده کلاں، لاہور

Marfat.com

7۔جامع مسجد شیر ربانی، چونگی امر سدھو، لاہور

8۔جامع مسجد شیر ربانی، موضع گیڈری نزد کھرڑیانوالہ، ضلع فیصل آباد

9۔جامع مسجد شیر ربانی، سلطان ٹاؤن، فیصل آباد

10۔جامع مسجد شیر ربانی، شاہدرہ ٹاؤن، لاہور

11۔جامع مسجد شیر ربانی، نزد چونگی نمبر 9۔خانیوال روڈ، ملتان

12۔جامع مسجد شیر ربانی، محلہ منیر آباد، گلزار کالونی، فیصل آباد

13۔جامع مسجد شیر ربانی، چک نمبر 23۔ضلع وہاڑی

14۔جامع مسجد شیر ربانی، فیصل آباد

15۔جامع مسجد شیر ربانی، گرہ کوڑا، تحصیل ٹانک، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

16۔جامع مسجد شیر ربانی، پھالیہ، گجرات

17۔جامع مسجد شیر ربانی، 9 چک، لیاقت پور، ضلع رحیم یار خان

18۔جامع مسجد شیر ربانی، چک نمبر 8/DNB، نزد تیرہ ہزار (یزمان)

19۔جامع مسجد شیر ربانی، گیائیں گجراں، ضلع کوٹلی، آزاد کشمیر۔

20۔جامع مسجد شیر ربانی، سیکٹر ایف 9، اسلام آباد

21۔جامع مسجد شیر ربانی، الامین پلازہ، صدر، راولپنڈی

22۔جامع مسجد شیر ربانی، عقب گورا قبرستان، نزد ملٹری ہسپتال، راولپنڈی

23۔جامع مسجد شیر ربانی، قلعہ سوجان سنگھ، نزد خانقاہ ڈوگراں، ضلع شیخوپورہ

24۔جامع مسجد شیر ربانی، جھبر، ضلع شیخوپورہ

25۔جامع مسجد شیر ربانی، محلہ رسول پورہ۔شیخوپورہ

26۔جامع مسجد شیر ربانی، اڈہ شیر پاک، صادق آباد

27۔جامع مسجد شیر ربانی، سمندری، ضلع فیصل آباد

28۔جامع مسجد شیر ربانی، موہلن وال، لاہور

Marfat.com

29۔ جامع مسجد شیر ربانی، پشاور

30۔ جامع مسجد شیر ربانی، بھوئے وال، نزد شرقپور شریف۔ 21

31۔ جامع مسجد شیر ربانی، گوجرانوالہ روڈ تھابل، ضلع شیخوپورہ۔ 22

32۔ جامع مسجد شیر ربانی، موضع دندیاں کالا خطائی روڈ، ضلع شیخوپورہ۔ 23

33۔ جامع مسجد غوثیہ شیر ربانی، چوک پھلروان، ضلع شیخوپورہ۔ 24

حوالہ جات

1 اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

2 بخاری و مسلم — 3 بخاری و مسلم — 4 بخاری و مسلم — 5 بخاری و مسلم

6 مسلم — 7 ترمذی شریف — 8 چشمہ فیض شیر ربانی

9 قاضی محمد نور اللہ شرقپوری احمد علی شرقپوری — 10 حدیث دلبراں — 11 حدیث دلبراں

12 حدیث دلبراں — 13 حدیث دلبراں — 14 حدیث دلبراں — 15 انوارِ شیر ربانی

16 انوارِ شیر ربانی — 17 انوارِ شیر ربانی — 18 انوارِ شیر ربانی — 19 انوارِ شیر ربانی

20 انوارِ شیر ربانی — 21 انوارِ شیر ربانی — 22 صوفی اللہ رکھا — 23 محمد اسحاق بھنڈر

24 قاضی محمد نور اللہ شرقپوری

Marfat.com

باب ششم

حضرت شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف و خصائص

کھیل کود سے نفرت:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن میں قرآن مجید پڑھانے کے لیے مکتب میں ڈالا گیا تو آپ نے تین چار سال کے عرصہ میں قرآن شریف اور دیگر کتب پڑھ لیں اور لکھنے میں اچھی مہارت حاصل کر لی۔ 1

عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے۔ آپ رب العالمین کے نامِ نامی اسمِ گرامی ''اللہ'' کے بے حد شیدائی تھے۔ جب حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی محبت آپ کے دل میں موجزن ہوتی تو آپ قبرستان چلے جاتے۔ آپ کبھی کبھی جوش عشق الٰہی میں دہکتے ہوئے کوئلے پکڑ لیتے اور انہیں نگلنے لگتے اور کبھی کھولتی ہوئی ہنڈیا منہ سے لگا لیتے اور فرماتے یہ چیزیں بھی تو اللہ کی ہی ہیں۔ آپ کو آباؤ اجداد کی وراثت ''خطاطی'' ورثہ میں ملی تھی۔ عشقِ الٰہی میں حمد وثنا کی نظمیں نقل کرتے یا حضور پرُنور جناب رسالت مآب ﷺ کی تعریف میں نعتیہ کلام قلم بند کرتے، پھول پتیوں کے نقش ونگار میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا اسمِ اعظم اللہ جلِ شانہٗ اور حضور صاحب لولاک سرکارِ دوعالم ﷺ کا نامِ پاک محمد ﷺ لکھتے تھے۔ جب مسجد میں تشریف لے جاتے تو گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کا نام پکارتے۔ جب لکھنے بیٹھتے تو اِسم اعظم ''اللہ'' اور اِسم پاک ''محمد'' کے حروف قلمبند کرتے۔ جب انہیں ہجولیوں سے مل کر بیٹھنے کا اتفاق ہوتا تو سب سے مل کر بلند آواز سے اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ عشاء کی نماز کے بعد ساتھیوں کو لے کر مسجد کی چھت پر چلے جاتے اور اس قدر ذوق وشوق سے اللہ کا ذکر کرتے کہ آپ پر کیفیت طاری ہو جاتی اور جوشِ عشق الٰہی میں اس زور سے اچھلتے کہ چھت سے نیچے گر پڑتے اور کبھی ساتھیوں کو لے کر شہر سے باہر نکل جاتے اور کہیں سڑک کے کنارے بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے۔ جب

Marfat.com

آپ کی حالت متغیر ہوتی تو بے اختیار کسی ساتھی کو سینہ سے لگاتے۔ آپ کے سینہ پاک سے ''اللہ ہو'' کی آواز برابر سنائی دیتی۔ 2

جنونِ عشقِ الٰہی:

حضرت قبلہ جب نوجوانی کو پہنچے تو ''عشق الٰہی اور عشق مصطفےٰ ﷺ'' جنون میں بدل گیا۔ اب آپ کا دل قبرستان کی چپ چاپ اور خاموش وادیوں میں بیٹھنے اور لیٹنے کو چاہتا تھا۔ آپ قبرستان کی سنسان وادی میں چلے جاتے اور ٹوٹی پھوٹی قبروں میں لیٹ جاتے اور انتہائی کیف ولذت محسوس کرتے۔ عشق الٰہی میں آپ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ کسی کے ہاتھ میں ''بوتل'' دیکھتے تو حالت سکر میں گر پڑتے۔ کہیں جلتی ہوئی دیا سلائی دیکھتے تو سکر کی حالت میں گر پڑتے۔ کھوہی (کنواں) کی چرکھڑی کی آواز سنتے تو بھی جذب طاری ہو جاتا اور کئی کئی گھنٹے بیہوش پڑے رہتے۔ سکر کی حالت میں آپ کی نظروں میں بجلیاں سی کوندتی تھیں جس پر پڑتیں بے خود بنا دیتیں۔ ایک روز ایک عربی آپ کی مسجد میں تشریف لائے اس پر نظر ڈال کر فرمانے لگے: ''یہ مجنوں ہیں''۔ تو ان پر وجد طاری ہو گیا۔ گویا محبوبِ حقیقی کی کاریگری آپ کو کائنات کی ہر چیز اور ہر ذرہ میں نظر آتی جس کو دیکھ کر آپ بے خود ہو جاتے۔ 3

خدمت مخلوقِ خدا:

حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک رات سوئے ہوئے تھے کہ آپ کو سردی لگنے لگی تو اپنی والدہ محترمہ سے کہا: انہیں سردی لگ رہی ہے۔ والدہ محترمہ نے آپ کو لحاف اوڑھا دیا لیکن سردی کم نہ ہوئی تو آپ بولے سردی اب بھی ستا رہی۔ والدہ نے ایک اور لحاف اوپر ڈال دیا۔ آپ بولے جاڑے میں کمی نہیں ہوئی۔ والدہ نے فرمایا: آج کیا بات ہے تمہیں؟ آپ بولے: کوئی مہمان تو نہیں آیا ہوا؟'' والدہ نے فرمایا: آیا ہے۔ آپ بولے ''اسے چار پائی وغیرہ تو دی ہوگی''؟ والدہ بولیں کیوں نہیں؟ آپ نے کہا: اس کے ساتھ گھوڑا بھی تو ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا ہاں ہے اور باہر بندھا ہے۔ آپ نے کہا گھوڑے کو سردی نہیں لگے گی تو میرا جاڑا بھی کم ہو جائے گا۔ لہٰذا گھوڑا اندر

Marfat.com

باندھا گیا تو آپ کی سردی ختم ہوگئی۔4

سر کے بال:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ علیہ کے سر کے گھنگھریالے بال کانوں تک گا ہے سنت کے مطابق گردن تک ہوتے تھے۔5

داڑھی مبارک:

آپ کے نزدیک داڑھی کی سنت کی پابندی بہت اہم تھی۔آپ کی امامت کے دوران آپ کے پیچھے نماز پڑھتے وقت پہلی صف میں دائیں جانب کوئی داڑھی منڈا، ترشوائی داڑھی والا کھڑا نہیں ہوسکتا تھا۔حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک گھنی اور کوئی کوئی بال سفید تھا۔ مونچھیں شریعت کے مطابق کٹی ہوئی تھیں۔6

چال:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی سنت نبوی ﷺ کے مطابق تیز رفتاری سے چلتے تھے۔چلتے وقت آپ کے ساتھی دوڑ دوڑ کر آپ سے ملتے تھے لیکن آپ باآسانی تیز چلتے تھے۔7

صف بندی:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق صفوں کو ترتیب دیتے اور اپنے دست مبارک سے سیدھا فرماتے۔آپ نے صفیں درست کرنے کے لیے خادم مقرر کیا ہوا تھا راقم الحروف (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے اپنی آنکھوں سے ''ثانی لاثانی'' حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ علیہ کے زمانہ میں بابا جلال دین اور بابا بھاگ دین کو صفیں درست کراتے دیکھا ہے یہ دونوں حضرات میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور ان ہی کے تربیت یافتہ تھے۔الحمد للہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں یہ سلسلہ آج تک جاری وساری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔8

صف بندی کا طریقہ:

آپ کا صف بندی کا طریقہ یہ تھا کہ پوری داڑھی والے نمازیوں کو پہلی صف کے دائیں طرف

Marfat.com

کھڑے کرتے اور پوری داڑھی والے جو نمازی دائیں طرف کی پہلی صف پوری ہو جاتے پر بچ جاتے ان کو بائیں طرف پہلی صف میں کھڑا ہونے کا حکم فرماتے۔ اگر پہلی صف پوری داڑھی والوں سے مکمل ہو جاتی تو دوسری صف میں دائیں طرف ترشوائی داڑھی والے نمازیوں کو کھڑا ہونے کا حکم فرماتے اور بائیں طرف داڑھی منڈے نمازیوں کو کھڑا ہونے کی تلقین فرماتے اور ان کے بعد بچوں کو کھڑا ہونے کی ہدایت فرماتے۔

کرتا اور تہبند کا استعمال:

اعلیٰ حضرت میاں شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سفید رنگ کا لمبی آستینوں والا کرتا اور تہبند استعمال کرتے تھے۔9

لباس کے سلسلہ میں ایک بڑا دلچسپ واقع خزینہ معرفت میں درج ہے کہ ایک دن قاری اللہ بخش صاحب آئے۔ آپ نے ان کو جھٹ سیدھا کھڑا کیا اور ٹخنے سے لیکر اوپر کو چپہ سے ناپا۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ الٰہی کیا ماجرا ہے، جب آپ چھ چپے ناپ چکے تو قاری صاحب کے کرتے تک پہنچے اور فرمایا کہ میں قاری صاحب سے اس لیے محبت رکھتا ہوں کہ میں نے ان کو کرتا سلوا کر بھیجا تھا دیکھو یہ کیسا شرع کے مطابق پورا اترتا ہے۔ اس قسم کا متبع سنت کون شخص ہے جو کرتے کی لمبائی بھی ناپتا پھرے۔ یہ صرف اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ علیہ اللہ کی ہستی تھی جو سنت نبوی ﷺ کا اس قدر اتباع کرتی تھی۔10

دو کرتوں کا استعمال:

آپ کو گرمیوں میں بھی دو کُرتوں (قمیض) میں ملبوس دیکھا گیا تو بعض احباب کو جستجو ہوئی کہ گرمیوں میں دو کُرتے پہننے میں کیا حکمت ہے۔ آپ نے دوستوں کی دلی کیفیت کو نورِ باطن سے دیکھا اور فرمایا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہٗ ابی و امی نے فرمایا ہے کہ ایک آخری زمانہ ایسا آئے گا کہ اس وقت جو میری چھوٹی سی سُنت کی بھی پیروی کرے گا وہ میرے ساتھ اس طرح رہے گا جس طرح میرے ساتھ میرا انچلا کُرتا۔ آپ نے فرمایا: اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکارِ مدینہ علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام نے دو کُرتے اکٹھے پہنے ہیں۔اس لیے بھی سُنت کی پیروی کے لیے دُو کرتے پہن لیا کرتا ہوں۔سُبحان اللہ! حضورﷺ کی سُنّت سے کیسا پیار اور سُنّت کی پیروی کا کتنا شوق اور دھیان۔ یہی تو بات تھی کہ سرکارِ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس زمانہ میں اسوۂ حسنہ کا ایسا نمونہ پیش کیا ہے کہ کوئی کیا کر سکے گا۔ 11

زرد رنگ کا جوتا:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ پاپوش (جوتا، نعلین) زرد رنگ کی بڑے اور لمبے پنجے کی قصور سے بنوایا کرتے تھے۔ بہت چھوٹی سی بوٹی (پھول) اس کے اوپر ہوتی تھی۔سیاہ جوتی سے آپ نفرت کرتے تھے۔اگر کسی کے پاؤں میں بوٹ دیکھتے تھے تو سخت ناراض ہوتے تھے اور سیاہ رنگ کے کپڑے کو پہننا ناپسند فرماتے تھے۔ 12

ریشم سے گریز:

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اکثر دیسی گمٹی وغیرہ کے کپڑے زیب تن فرماتے تاکہ شرعی ضروریات میں کوتاہی نہ ہو۔ 13

سلام میں پہل کرنا:

آپ سلام کہنے میں پہل کیا کرتے تھے۔ 14

دائیں ہاتھ سے کھانا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ عمر بھر کھانا دائیں ہاتھ سے کھاتے رہے اور اپنے ملنے والوں کو بھی کھانا دائیں ہاتھ سے کھانے کی ہدایت کرتے رہے۔ 15

دستر خوان پر کھانا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے دستر خوان پر کھانا کھانا پسند فرمایا اور یہ طریقہ آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں جاری ہے۔ 16

Marfat.com

دوزانوں بیٹھ کر کھانا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ یک زانوں بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور لوگوں کو اسی طریقہ کو اپنانے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے ہاں جو شخص بھی آتا وہ اسی طریقہ سے بیٹھ کر کھانا کھاتا۔ آج بھی آستانہ عالیہ کے لنگر خانے میں اسی طریقے سے کھانا کھلایا جاتا ہے۔ 17ؔ

گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھانا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ روٹی کے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھا لیتے تھے اور اپنے ملنے والوں سے بھی اس پر عمل کرواتے تھے۔ آپ کی تربیت کا اثر آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لنگر خانہ میں موجود ہے۔ لنگر کھاتے وقت اگر کوئی ٹکڑا نیچے گر جائے تو کھانے والے بڑی محبت سے ٹکڑا اٹھا کر کھا لیتے ہیں ''الحمد اللہ'' لوگوں نے اس سنت پر عمل کر کے بیماری سے شفا بھی حاصل کی ہے۔ 18ؔ

رات کی روٹی کا استعمال:

آپ اپنے ملنے والوں کو فرماتے تھے کہ روٹی کا تردد کوئی نہ کرے۔ اگر رات کی روٹی ہے تو لے آؤ خواہ نصف رہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے دوستوں سے فرمایا: میں کبھی لاہور آتا ہوں تو ایک کلچہ بازار سے خرید کر کھا لیتا ہوں، بس وہ سارے دن کے لیے میرے لیے کافی ہوتا ہے۔ تھوڑا بھی کھا کر قناعت کی جائے تو وقت گزر جاتا ہے۔ 19ؔ

انگلیاں چاٹنا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کھانا کھانے کے بعد سنت کے مطابق انگلیاں چاٹا کرتے تھے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لنگر خانے میں آج بھی اس سنت پر عمل کیا جا رہا ہے لوگ کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹتے ہیں۔ 20ؔ

مٹی کے پیالے:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کی سنت، کی پیروی کرتے ہوئے

Marfat.com

مہمانوں کو کھانا کھلانے کے لیے سالن مٹی کے پیالوں میں دیا کرتے تھے اور خود بھی مٹی کا پیالہ استعمال کرتے تھے۔ آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں لنگر کھلاتے وقت سالن مٹی کے پیالوں یا چھوٹی کنالیوں میں ڈال کر پیش کیا جاتا ہے اور پانی پینے کے لیے بھی مٹی کے پیالے ہی استعمال ہوتے ہیں۔ 21ے

پیالوں کو صاف کرنا:

حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف خود جس پیالہ میں کھانا کھاتے تھے اسے چاٹ کر صاف کرتے تھے بلکہ اپنے ملنے والوں کو بھی اس کی تاکید فرمائی الحمد للہ اس سنت پر آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں آج بھی عمل ہو رہا ہے لنگر شریف کھانے والے لوگ لنگر کھانے کے بعد پیالوں کو اچھی طرح صاف کرتے ہیں اور اس طرح پیالے ایسے لگتے ہیں جیسے ان کو پانی کے ساتھ صاف کیا گیا ہے۔ 22ے

اکٹھے مل کر کھانا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستر خوان پر لوگوں کو اکٹھے بٹھا کر کھانا کھلایا جاتا ہے اور لوگوں کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ جب تک سب لوگ کھانا نہ کھالیں کوئی شخص کھڑا نہ ہو۔ دستر خوان اٹھائے جانے کے بعد لوگ اٹھتے ہیں۔ 23ے

کھانے کے بعد کلی کرنا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ باوضو رہتے اور جب کبھی مہمانوں کو کھانا کھلاتے دیر ہو جاتی یا خود کھانا کھاتے کھاتے نماز کا وقت ہو جاتا تو پہلے وضو کے ساتھ صرف کلی کر کے نماز ادا کر لیتے۔ وضو میں پانی بہت ہی کم خرچ کرتے تھے۔ آپ دن میں دو بار وضو کیا کرتے تھے، ایک نماز فجر سے پہلے اور دوسری مرتبہ نماز مغرب سے پہلے اور پھر فوراً نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ 24ے

Marfat.com

کھانے کے بعد دعا مانگنا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جب کھانا تناول فرماتے تو کھانے کی دعا مانگتے اور اپنے ملنے والوں سے بھی اس پر عمل کراتے۔ آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں اس سنت پر آج بھی عمل ہو رہا ہے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھانا کھانے کے بعد دعا مانگتے۔ 25ے

مسواک:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مسواک کی سنت کو اپنے معمولات میں شامل رکھا۔ 26ے

نماز تہجد:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز تہجد کو اپنے معمولات میں شامل رکھا۔ 27ے

نماز اشراق:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز اشراق ادا کیا کرتے تھے۔ 28ے

ہلکا پھلکا ناشتہ:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز فجر ادا کرنے اور ذکر و اذکار کے بعد گھر تشریف لے آتے اور کھانے کے چند لقمے تناول فرماتے تھے۔ 29ے

نماز چاشت:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز چاشت پڑھتے اور اس کے بعد دوسرے وظائف وغیرہ بھی کرتے۔ 30ے

قیلولہ:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے قیلولہ

Marfat.com

فرمایا کرتے تھے۔31

مسجد میں آنا:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسی سنتوں پر بھی عمل کرتے تھے جن کی طرف عوام الناس کی توجہ نہیں ہوتی۔ حضرت میاں صاحب سنت نبوی ﷺ کے پیکر تھے اس لیے انھوں نے اپنی زندگی کو سنت رسول اللہ ﷺ کے اتباع کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ حتیٰ کہ آپ چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی سنت رسول ﷺ پر عمل کیا کرتے تھے۔ آپ سنت نبوی ﷺ کے مطابق مسجد سے نکلتے وقت جوتا پہننے لگتے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالتے اور جوتے میں عارضی طور پر ڈال لیتے۔ پھر دایاں پاؤں نکالتے اور اس میں جوتا پہن لیتے اور پھر بائیں پاؤں میں بھی جوتا پہننے کا ادھورا عمل مکمل فرما لیتے۔ اس طرح مسجد سے نکلتے وقت ارشاد نبوی ﷺ پر بھی عمل ہو جاتا اور عمومی طور پر حضور علیہ السلام کے اس ارشاد پر بھی عمل ہو جاتا کہ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا چاہیے پھر بائیں پاؤں میں۔ گویا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ سنت رسول ﷺ کے بہت زیادہ عاشق اور محب تھے اگرچہ اس عمل میں آپ کو خصوصی احتیاط اور تگ و دو کرنا پڑتی تھی۔ اسی طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھتے اور پھر بایاں۔32

دعا عبادت کا مغز:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہر نماز کے بعد بڑی عاجزی سے دعا مانگتے تھے۔ آپ کے ملنے والے آپ سے اپنی مشکلات کے حل کے لیے عرض گزار ہوتے تو بھی آپ ہاتھ اٹھا کر اللہ کی بارگاہ میں لوگوں کی مشکلات کی آسانی کے لیے دعا گو ہوتے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے لوگوں کی مشکلات حل فرما دیتا۔ آپ ہر ذکر و اذکار کی محفل کے بعد بھی ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے۔33 چنانچہ آج بھی آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں سید عالم ﷺ کے ارشاد کی پیروی میں حضرت میاں صاحب کے طریق کی پیروی پر عمل جاری و ساری ہے۔ الحمد للہ۔34

نماز اوابین:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز ''اوابین'' اپنے معمولات میں شامل

Marfat.com

کر رکھی تھی اور اس کو با قاعدگی سے ادا فرمایا کرتے تھے۔35

عشاء کی نماز:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی نماز کی جماعت عموماً خود کراتے۔ جب مؤذن اقامت کہنے لگتا تو آپ ہاتھ باندھ کر سنت کے مطابق مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور اقامت کہنے والا جب اشھد ان محمد رسول اللہ کہہ لیتا تو آپ قبلہ رخ ہو جاتے۔ اقامت ختم ہو جانے پر اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دیتے۔ آپ عشاء کی نماز بمعہ وتر ہی پڑھ لیتے تھے۔ نماز کے اختتام پر کچھ دیر مراقبہ فرما کر دعا مانگتے۔36

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم ﷺ سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ آپ درود شریف پڑھنے کی فضیلت سے پوری طرح آگاہ تھے اور آپ اس پر خود بھی عمل فرماتے اور اپنے ملنے والوں کو بھی کثرت سے درود شریف پڑھنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ جہاں کہیں بھی درود و سلام شریف کی محفل ہوتی کارِ ثواب سمجھ کر آپ اس میں شمولیت اختیار کرتے۔ آپ جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو حضور ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتے، اس مقصد کے لیے چادر بچھا کر اس پر شمارے رکھے جاتے اور آئے ہوئے مہمان اور دوسرے تمام حضرات چادر کے اردگرد دو زانو بیٹھ جاتے اور آپ خود بھی ایک طرف بیٹھ جاتے اور شماروں پر کثرت سے درود شریف پڑھا جاتا اور سورج نکلنے پر اشراق کی نماز بھی ادا فرماتے، اسی طرح نماز عصر کے بعد بھی یہی معمول تھا اور نماز عشاء کے بعد حاضرین کے ساتھ مل بیٹھ کر درود شریف کثرت سے پڑھتے، پڑھاتے تھے۔ رات کی خاموشی میں تہجد کی نماز کے بعد تین ہزار بار درود شریف خضری کا وظیفہ کرتے۔ اس طرح حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ کے اوقات کار حضور ﷺ کے فرمان کے اتباع میں گزرتے۔37

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرائض کے بعد نفل عبادات کو سنت رسول ﷺ کے مطابق ادا فرماتے۔ چنانچہ آپ نے نہ صرف خود حضور نبی کریم ﷺ کی ہر سنت کو اپنایا بلکہ اپنے ملنے والوں کو بھی ان کی ہمت کے مطابق اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ تصنیف لطیف ''چشمہ

Marfat.com

فیض شیر ربانی'' کے مولف محمد یٰسین قصوری نقشبندی رقم طراز ہیں کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق ہاتھ اٹھا کر نہایت ہی عجز و انکساری اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرتے تھے اور دعا کے اول و آخر دورود شریف شامل کر لیتے تھے تا کہ دعا کو شرف قبولیت حاصل ہو جائے۔38

شریعت پر عمل:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ عموماً ہر جمعرات کو ناخن ترشواتے اور حسب ضرورت حجامت بنواتے اور جمعرات ہی کو کپڑے دھلواتے تھے کیونکہ جمعۃ المبارک کے روز بہت سے مہمان آتے تھے، جنکی تعلیم و تربیت بھی لازمی تھی۔39

غسل بروز جمعہ:

چونکہ جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے غسل کرنا سنت ہے، چنانچہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی جمعہ کے روز نماز سے پہلے عموماً گھر پر ہی غسل فرماتے تھے۔40

جمعہ کے لیے خوشبو لگانا:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے جمعہ کے روز خوشبو لگاتے تھے۔41

عصا پر خطبہ دینا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کی پیروی کرتے ہوئے جمعہ کا خطبہ عصا پر دیتے تھے، چنانچہ 27۔اگست 1926 کو جب آپ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے تو حاضرین صف در صف توجہ سے بیٹھے ہوئے تھے کہ سکوت کی کیفیت طاری ہوگئی تو آپ نے اپنا عصا مبارک بلند کیا اور فرمایا! کہ جس نے گھٹنا اٹھایا اس کا گھٹنا توڑ دیا جائے گا اور جو سر سجدے میں نہ گرا اس کی کمر توڑ دی جائے گی۔خداوند کریم کے دربار میں گستاخانہ بیٹھتے ہو، حیا آنی چاہیئے۔42

Marfat.com

گھر میں نماز:

قبلہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق نوافل اور جمعہ کی چار رکعت سنتیں گھر میں ادا فرماتے تھے اور باقی نمازوں میں بھی اگر موقع ملتا تو سنت اور نوافل گھر پر ہی پڑھتے تھے۔43

کھڑے ہو کر خطبہ دینا:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر دیتے تھے۔44

جنازے میں شرکت کرنا:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کے مطابق جنازہ میں اکثر شرکت فرماتے۔ متوفی کے پسماندگان کے پاس برائے تعزیت اور فاتحہ خوانی بھی جاتے اور متوفی کے لیے دعائے مغفرت فرماتے۔45

گفتگو:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو بھی بڑے سلجھے ہوئے انداز میں ہوتی تھی۔ بات کا کوئی لفظ الجھا ہوا نہیں ہوتا تھا اور نہ کرختگی ہوتی اور نہ ہی دھیما پن۔46

مزاح:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی نہایت بے تکلفی کے ساتھ گزاری۔ آپ مریدین کے ساتھ اکثر مزاح بھی کر لیا کرتے تھے۔ محفل میں اکثر خوش طبعی کی باتیں کرتے رہتے تھے۔ بعض لوگوں کو اکثر محفل کا یہ رنگ دیکھ کر خیال ہوتا تھا کہ یہ بزرگ اور یہ پیر اور ایسا مزاح؟ مگر آپ کو کبھی اس کی پرواہ نہ ہوتی تھی اور بلا کسی خیال کے محفل میں بڑی بے تکلفی کے ساتھ مزاحیہ گفتگو کرتے رہتے تھے۔ اسی سلسلہ میں ایک مرتبہ آپ کے ایک مرید سے کسی نے پوچھا کہ اس مزاح کا آپ کے دل پر کیا اثر ہو رہا ہے؟ اس نے جواب دیا "دل فیض اور برکت سے معمور ہو رہا ہے"۔47

Marfat.com

ذرا ذرا سی نیکی:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ راستے میں پڑے اینٹ، پتھر، چھلکے اور خاردار ٹہنیاں وغیرہ ایک طرف کر دیتے تھے تاکہ چلنے والوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ 48

خودکاری کا شوق:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے اور اس پر ساری عمر کاربند رہے۔ آپ کے ہاں کوئی ملنے والا یا کوئی مہمان بیمار ہو جاتا تو آپ بنفس نفیس اس کی تیمارداری کرتے، اس کے علاج معالجہ میں نہایت ہمدردی، تندہی و جانفشانی فرماتے اور اس کی ہر طرح خدمت کرتے۔ جب آپ جوتا اتارتے تو اسے بھی قبلہ رخ رکھتے نیز اپنے ہر ملنے والے کو ایسا کرنے کی تلقین فرماتے۔ اگر کسی شخص کی جوتی دوسرے رخ پڑی ہوتی تو آپ اپنے ہاتھ سے اسے قبلہ رخ کر دیتے۔ راستے میں کوئی اینٹ، روڑا، چھلکا یا کوئی دوسری تکلیف دہ چیز پڑی ہوتی تو اسے اپنے ہاتھ سے ہٹا دیتے۔ جب آپ اپنا جوتا اتارتے اور کوئی دوسرا اسے اٹھانے کی کوشش کرتا تو اسے نہایت عاجزی سے منع فرما دیتے، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ اگر کوئی شخص انجانے میں آپ کا جوتا اٹھا کر سامنے رکھنے لگتا تو موقعہ کی مناسبت سے اکثر آپ اپنا جوتا ہی اٹھانے والے کو عنایت فرما دیتے۔ 49

عورتوں کو تبلیغ کرنا:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے جو طالب مولیٰ مستورات آپ کے گھر آتی تھیں ان کے احوال توجہ سے سنتے اور ان کی رہنمائی فرماتے مگر عورتیں الگ کمرہ میں ہوتی تھیں۔ 50

آنکھوں میں سرمہ لگانا:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ چھوٹی سے چھوٹی سنت کو بھی نہیں چھوڑتے تھے، چنانچہ آپ بھی نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آنکھوں میں سرمہ ڈالتے تھے۔ 51

Marfat.com

مہمان نوازی:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں مہمان نوازی اور غریب پروری میں سب سے پیش پیش تھے، حتیٰ کہ آپ کو بازار سے اکثر سودا ادھار تک لینا پڑتا آپ کے والد بزرگوار رہتک سے جب ملازمت سے رخصت پر گھر تشریف لاتے تو انہیں یہ ادھار چکانا پڑتا جس کی وجہ سے بعض اوقات وہ آپ پر خفا بھی ہوتے اور فرماتے تھے ''عجیب بات ہے ایک لڑکا ہے اور وہ بھی دیوانہ وار شاہ خرچ اور مجذوب''۔ آپ کی اسی محبت و مجذوبیت اور وارفتگی کو دیکھتے ہوئے آپ کے چچا حمید الدین صاحب بھی آپ کو ''جھلا'' کہتے تھے لیکن آپ کے والد بزرگوار کو ملازمت کے دوران ایک نقاب پوش نے سرِ راہ بعد از نماز تہجد ان کا راستہ روک کر میاں شیر محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان سے آگاہ کر دیا تھا52۔

صلح اور انصاف پسندی:

ایک مرتبہ کسی شخص نے اپنے کسی بزرگ کا ختم کرایا اور آپ سے بھی تشریف لانے کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس ختم سے کیا فائدہ؟'' اس بزرگ کی روح تو تم سے سخت ناراض ہے۔ اس لیے یہ ختم تمہارے منہ پر مارا جائے گا۔ اگر اپنے بزرگ کی روح کو ثواب پہنچانا ہے اور اللہ کو خوش کرنا ہے تو خود غرضیاں چھوڑ دو، مقدمہ بازیاں چھوڑ دو، جھوٹ، دغابازی، بے ایمانی، حرام کاری چھوڑ دو، نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ آپس میں صلح صفائی اور رحم دلی سے رہو۔ دوسروں کا مال کھانے اور چوریاں کرنے سے پرہیز کرو اور درحقیقت نیک پاک باز، صالح اور شریف انسان بن جاؤ۔ خدا اور رسول ﷺ کی فرمانبراری کرو۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی پابندی کرو۔ گالی گلوچ سے پرہیز کرو۔ مار دھاڑ اور جھگڑا فساد نہ کرو۔ یہ باتیں ختم سے ہزار درجہ بہتر، افضل اور عمدہ ہیں۔ جاؤ! اگر تم میں عقل، سمجھ اور خدا ترسی ہے تو میری باتوں پر عمل کرو ورنہ خود بھی تباہ ہو گے اور اپنی اولاد کو بھی برباد کرو گے۔ اس موقعہ پر آپ نے اس شخص سے یہ بھی فرمایا کہ اپنے جھگڑے اور مقدمے خود اپنے گھر میں فیصلہ کرنے کی بجائے جو شخص انگریز کی عدالت میں لے جاتا ہے اس میں ایمان کا ذرا بھی حصہ نہیں ہے۔53

Marfat.com

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے لوگوں کے جھگڑے نہایت انصاف کے ساتھ نپٹاتے ہوئے ان کے درمیان صلح کرادیتے۔ اکثر لوگ اپنے نجی جھگڑے، ذاتی معاملات، زمینوں اور جائیدادوں کے مقدمات آپ کے پاس لاتے تو آپ نہایت انصاف کے ساتھ، نہایت خوبی کے ساتھ اور نہایت ہمدردی کے ساتھ آپس میں ان کی صلح صفائی کرا دیتے۔ ایسی خوش اسلوبی کے ساتھ آپ دونوں فریقین کو سمجھاتے تھے کہ آپ کے فرمانے پر ہر شخص بخوشی اپنا حق چھوڑنے اور اپنے بھائی سے صلح کرنے پر آمادہ ہوجاتا تھا۔ 54

بدبودار اشیاء سے کراہت:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کی پیروی میں بدبودار اشیاء سے نفرت کرتے تھے کچے پیاز، لہسن وغیرہ کی بدبو کے علاوہ تمباکو کی بدبو سے بھی نفرت کرتے تھے۔ آپ حقہ نہیں پیتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی حقہ پینے سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ حقہ ناپسند فرماتے تھے اور آپ حقہ پینے والوں کو میرے پاس بھیجا کرتے تھے کہ مجھے حقہ چھڑانے کی اچھی ترکیب آتی ہے پھر فرماتے کہ اصل چابی تو اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ 55

بچھونا:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کی سونے کی سنت کو بھی اپنایا اور آپ فرش پر صف بچھا کر سوتے تھے اکثر سرکی ڈال کر اس پر سوتے تھے اور اینٹ سر کے نیچے رکھ لیتے تھے۔ 56

معمولات سفر:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کی تقلید کرتے ہوئے سفر کے لیے گھر سے عموماً پیر یا جمعرات کو نکلتے اور سفر سے واپس سیدھے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو چار

Marfat.com

نفل ضرور ادا کرتے۔57

خوش معاملگی:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی معاملات کے نہایت صاف تھے۔لین دین میں پائی پائی کا حساب چکاتے جس کسی کا دینا ہوتا نہ لیت ولعل کرتے اور نہ تاخیر فرماتے۔اکثر ایسا ہوتا کہ آپ کو کہیں سفر میں روپیہ پیسہ کی ضرورت پڑتی تو کسی محبّ سے رجوع فرماتے اور بقدر ضرورت ادھار طلب کرتے جو واپسی پر ادا کرتے۔58

معاشرتی تعلقات:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی عزیز و اقارب سے ملتے جلتے۔ان کی شادی اور غمی میں شرکت فرماتے۔سلام میں خود پہل فرماتے۔رخصت کرتے وقت مصافحہ بھی فرماتے۔59

شادی:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے سنت کے مطابق شادی کی۔آپ کے ہاں دو صاجزادے اور ایک صاجزادی پیدا ہوئی۔بیٹے پیدا ہوتے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔بیٹی سن بلوغت کو پہنچی تو سنت کے مطابق اس کی شادی بھی کی۔60

تیمارداری:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے بیماروں کی تیمارداری کیا کرتے تھے چنانچہ آپ کے ساتھیوں اور مہمانوں میں سے اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اپنے ہاتھ سے اس کی تیمارداری کرتے اور اس کی غلاظت تک اٹھانے سے گریز نہ کرتے۔61

سادگی:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ کے مطابق تحائف بھی لیتے تھے مگر سب حاجتمندوں پر خرچ کر دیتے۔ساری زندگی میں کوئی کوٹھی یا محل نہیں بنوایا بلکہ تمام عمر نہایت سادہ مکان میں رہے،سامان آرائش و زیبائش سے آپ کو طبعاً نفرت تھی۔سادہ خوراک کھاتے تھے مگر دسترخوان پر

Marfat.com

ملنے والوں کے لیے عمدہ کھانے بھی ہوتے جس سے معلوم ہوتا کہ کسی ''ریاست کے مالک'' کا دستر خوان ہے اور جب خود تناول فرماتے تو لذیذ سالن میں پانی ملا لیتے تا کہ نفس کی پرورش نہ ہو۔ 62

انکساری:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق ذاتی شہرت کو سخت ناپسند فرماتے تھے جب کوئی شخص تعظیم کے لیے اٹھتا تو اس چیز کو بھی ناپسند فرماتے۔ ملنے والوں سے اونچی جگہ پر بیٹھنے سے احتراز کرتے۔ جب ساتھیوں کے ساتھ کہیں جاتے تو ان کے پیچھے پیچھے چلتے اور کبھی آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرتے۔ 63

محفل ذکر:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ محافل ذکر میں سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے شمولیت فرماتے۔ قرآن پاک کے ختم شریف میں شامل ہوتے۔ کبھی کبھی رمضان المبارک کے ایام میں لاہور تشریف لے جاتے اور اکثر آستانہ شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حافظ فخر الدین صاحب کے پیچھے قرآن پاک سنتے۔ نماز مغرب کے بعد روزانہ محفل ذکر کرواتے۔ محفل ذکر کے لیے چادر بچھائی جاتی اور اس پر شمارے بچھا دیئے جاتے اور پھر سب کے ساتھ دو زانوں بیٹھ کر شماروں پر درود شریف پڑھتے۔ نعت خوانی بہت سنتے تھے۔ گیارھویں شریف کی محفل میں حضرت شاہ محمد غوث رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار پر جا کر شمولیت کرتے اور بارھویں کو اپنے ہاں محفل ذکر کرتے۔ 64

زیارت قبور:

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر قبرستان جاتے اور قبور کی زیارت فرماتے اور کبھی کھڑے کھڑے دعائے مغفرت بھی فرماتے۔ 65

ایصال ثواب:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ علیہ متوفی کے پسماندگان کے پاس برائے تعزیت اور فاتحہ خوانی میں رسماً نہیں جاتے تھے بلکہ سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے جاتے تھے۔ سورہ فاتحہ

Marfat.com

پڑھتے اور متوفی کے لیے دعائے مغفرت فرماتے۔ اکثر قبرستان بھی جاتے اور دعائے مغفرت فرماتے۔66

مسنون عمل:

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ ہمیشہ دوزانو بیٹھتے تھے، کھانا کھاتے وقت ایک زانو بیٹھتے تھے۔ راستہ پر چلتے وقت راستہ میں پڑے ہوئے اینٹ پتھر، پھل کا چھلکا، کانٹے دار ٹہنی وغیرہ کو اٹھا کر ایک طرف کر دیتے تھے تاکہ راستہ یا بازار میں چلنے والوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ چلتے ہوئے نظر نیچی رکھتے تھے۔ تیز رفتار سے چلتے تھے حتیٰ کہ بڑے تیز چلنے والے بھی پیچھے رہ جاتے تھے۔ چلنے میں بناوٹ بالکل نہ تھی۔ فخر سے دور رہتے۔ انکساری اختیار فرماتے، جب کوئی چیز خریدتے تو وتر کے حساب سے خریدتے۔ مہمانوں کے آگے روٹیاں بھی تین تین رکھتے۔ کسی خادم کو اپنی جوتی نہ چھونے دیتے تھے۔ ہر چیز دائیں ہاتھ میں لیتے اور دائیں میں دیتے البتہ روپیہ پیسہ بائیں ہاتھ سے لیتے اور بائیں ہی میں دیتے۔

آپ مسجد یا گھر میں ہوتے تو جوتی کا سرا قبلہ رخ رکھتے۔ اگر کسی شخص کی جوتی کا سرا قبلہ رخ نہ ہوتا تو اپنے ہاتھ سے اسے درست کر دیتے۔ لوٹے کی ٹونٹی بھی ہمیشہ قبلہ رخ رکھتے۔ اگر کوئی خادم بھول کر ٹونٹی قبلہ رخ نہ رکھتا تو آپ اس پر بہت ناراض ہوتے، قبلہ کا بیحد احترام فرماتے۔

طعام کے وقت بھی آداب ملحوظ رکھتے، پہلے ہاتھ دھونے کی تلقین فرماتے، دسترخوان پر یک زانو بیٹھنے کی ہدایت فرماتے، کھانا دو چار آدمیوں کو ایک ہی برتن میں جو کہ مٹی کا ہوتا تھا، اور ایک ساتھ بٹھا کر کھلاتے، سالن جو بچ رہتا، اسے پینے کی ہدایت فرماتے، اور پھر برتن صاف کرنے کو کہتے، یہ وہ باتیں ہیں جو مسنون ہیں۔67

حوالہ جات

1 خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوری — 2 اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری

3 اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری — 4 اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری: ص 205

5 ایضاً — 6 ایضاً — 7 اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری — 8 ایضاً

Marfat.com

9۔خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوری 10۔ایضاً
11۔انوارِ شیر ربانی: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری 12۔حدیثِ دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگہ
13۔انوار شیر ربانی: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری 14۔منبع انوار: از صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری
15۔خزینہ معرفت: از صوفی محمد ابراہیم قصوری 16۔ایضاً
17۔خطباتِ شیر ربانی: از میاں خدا بخش 18۔ایضاً
19۔خطباتِ شیر ربانی: از میاں خدا بخش 20۔ایضاً
21۔اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری 22۔انوارِ شیر ربانی: از ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
23۔ایضاً 24۔ایضاً 25۔ایضاً
26۔اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری 27۔ایضاً
28۔چشمہ فیض شیر ربانی: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی 29۔خطباتِ شیر ربانی: میاں محمد بخش
30۔منبع انوار: از صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری 31۔ایضاً
32۔خطباتِ شیر ربانی: میاں خدا بخش 33۔قدر آفاقی
34۔چشمہ فیض شیر ربانی: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی 35۔خطباتِ شیر ربانی: از میاں خدا بخش
36۔ایضاً 37۔اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری
38۔ایضاً 39۔حدیثِ دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگہ
40۔چشمہ فیضِ شیر ربانی: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی 41۔ایضاً 42۔ایضاً 43۔ایضاً
44۔اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری 45۔خطباتِ شیر ربانی: از میاں خدا بخش
46۔چشمہ فیض شیر ربانی: از محمد یٰسین قصوری نقشبند 47۔حدیثِ دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگہ
48۔چشمہ فیض شیر ربانی: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی 49۔منبع انوار شرقپور شریف: میاں جلیل احمد شرقپوری
50۔اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری 51۔صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد
52۔صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد 53۔صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد
54۔خزینہ کرم: از چوہدری نور احمد مقبول 55۔اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری
56۔ایضاً 57۔ایضاً 58۔ایضاً 59۔ایضاً 60۔ایضاً 61۔ایضاً 62۔ایضاً
63۔ایضاً 64۔خطباتِ شیر ربانی: از میاں خدا بخش 65۔اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری
66۔ایضاً 67۔ایضاً

Marfat.com

باب ہفتم

ارشادات وتعلیمات شیرِ ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ

توحید کے متعلق ارشادات:

- ''یہی سارا کمال نہیں کہ منہ مغرب کی طرف کر لیا جائے، ایسا تو دوسری قومیں بھی کرتی ہیں، بلکہ کمال اس میں یہ ہے کہ توحید اور رسالت کو اس طرح جانو جس طرح جاننے کا واقعی حق ہے''۔
- ''توحید اور رسالت باہمی مربوط ہیں۔ توحید کے بغیر رسالت نہیں اور رسالت کے بغیر توحید نہیں'' (یعنی توحید کی معرفت رسالت کے بغیر ممکن نہیں)۔
- ''اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مان کر امر و نہی پر سختی اور استقامت سے عمل کرنا اور حضور اقدس ﷺ کو سچا پیغمبر مان کر صدق دل سے اتباع سنت کرنا ہی بڑی سعادت ہے۔ جب اس پر دل و جان سے عمل ہوگا تو باقی جملہ امور از خود فرمان خداوندی کے عین تابع ہو جائیں گے۔''
- ''اسلام کے پانچ رکن ہیں اور ایمان کے دو یعنی رسالت و توحید۔ کیونکہ رسالت کی متابعت سے توحید تک پہنچا جا سکتا ہے اور ایمان میں تصدیق قلبی ہوتی ہے''۔
- ''اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانو''۔
- ''جب خداوند کریم کو حاضر و ناظر جانتے ہو تو پھر اس کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ اور جو کہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر نہیں وہ کافر ہے''۔
- ''کلمہ پڑھنے کو تو پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ مگر اس پر عمل نہیں کرتے معاذ اللہ''۔
- ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے حقیر پانی (منی) کی ایک بوند سے انسان کو پیدا کیا''۔
- ''ہمہ اعضاء اجسام درست پیدا فرمائے۔ کان، ناک، آنکھ، زبان، ہاتھ اور پاؤں پیدا فرمائے۔ ان میں سے اگر کوئی ضائع ہو جائے یا خراب ہو جائے تو قادر مطلق کے علاوہ وہ

Marfat.com

کون کاریگر ہے جو اسے درست کرے؟ بس ہر دم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ دانا عبرت حاصل کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ انسان کو نیست سے ہست میں لایا۔ تو دیکھ نہیں سکتا مگر وہ تیرے ہر نفس (سانس) کی رفتار سے بھی واقف ہے''۔

- ''دل و جان جو تمہارے پاس ہے، یہ اللہ کی امانت ہے''۔
- ''آدمی اپنی نفسانی خواہشات کی خاطر اللہ تعالیٰ سے گلہ و شکوہ کرتا ہے (معاذ اللہ) حالانکہ اس کو چاہئے کہ ہر حالت میں رب کریم کا شکر ادا کرتا رہے''۔
- ''کارخانہ قدرت میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ حکم خداوندی کے تحت ہو رہا ہے''۔
- ''جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے خواہ وہ کسی اور جنس میں سے ہی کیوں نہ ہو''۔
- ''خداوند کریم دم بدم تیری نگرانی اور حفاظت کرتا ہے، بے شمار نعمتیں عطا فرماتا ہے کیا تو نے بھی کبھی اس کا حقیقی شکر ادا کیا ہے؟
- ''تو خداوند کریم پر قربان ہو جا، وہ تجھ پر جنت نثار کر دے گا''۔
- ''جس کی طرف رب اس کی طرف سب''۔
- ''اس وحدہ لاشریک کا پتہ حضور ﷺ نے بذریعہ سورہ اخلاص دیا''۔
- ''وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے دین کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ حضور ﷺ ہی کی خاطر ایجاد دو عالم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو سب پر غالب رکھے گا''۔
- ''مخلوق کا سوالی نہ ہو، خالق کی طرف رجوع کرنے والا ہو اور اسی سے سوالی ہو''۔
- ''ہر چیز اپنے رب سے مانگ۔ جو کچھ تیری قسمت میں ہوگا مل کر ہی رہے گا''
- ''جب عظمت الٰہی دل میں موجود ہو تو پھر کس کی مجال ہے جو اسے ہراساں اور پریشان کرے''۔
- ''جو درد دل کا مریض ہے، اس کا علاج دیدار یار ہی سے ہو سکتا ہے''۔
- ''ذات باری بے مثال ہے اور لا فانی ہے۔ کوئی اس سے مشابہ نہیں ہو سکتا''۔
- ''حق جل مجدہ کی ذات نہ تقسیم ہو سکتی ہے، نہ محدود ہو سکتی ہے اور نہ شمار میں آ سکتی ہے''۔

Marfat.com

o ''قرآن پاک کا تہائی حصہ ذات باری تعالیٰ کی توحید کے متعلق ہے''۔

رسالت کے متعلق ارشادات:

o ''اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پتہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہی دیا''۔

o '' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے افضل و اعلیٰ ہیں اور سب انبیاء علیہم السلام پر حضور ﷺ کے احسانات ہیں''۔

همه انبیاء در پناه تو اند　　مقیم در بارگاه تو اند
تو ماه منیری همه اختر اند　　تو سلطان ملکی ، همه چاکر اند

ترجمہ:

یارسول اللہ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی پناہ میں ہیں اور آپ ﷺ کے آستانے کے باشندے ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ روشن چاند ہیں اور وہ (انبیاء کرام) ستارے ہیں، آپ سلطنت خداوندی کے بادشاہ ہیں اور وہ (انبیاء کرام) سب خادم (وزیر) ہیں۔

o ''ہمارے حضور پرنور نبی کریم ﷺ اپنے جسد اور روح دونوں کے ساتھ زندہ ہیں۔ زمین اور ملکوت کے اطراف میں جہاں چاہتے ہیں، سیر فرماتے ہیں''

o ''جس طرح گلاب تمام پھولوں کا سردار ہے اسی طرح ہمارے نبی ﷺ بھی تمام رسولوں کے سردار ہیں۔

o ''اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام اور قرآن کا پتہ ہمیں صرف اور صرف نبی کریم ﷺ نے ہی دیا ہے''۔

o ''اگر اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کے نور کو ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا، تو اپنا آپ ہرگز ظاہر نہ فرماتا''۔

بنا ساری خدائی سے محمد مصطفیٰ ﷺ پہلے
نہ آدم، نہ فرشتہ تھا، نہ تھا ظاہر خدا پہلے

Marfat.com

o ''رسول اللہ ﷺ انسانوں کے علاوہ جنوں کے بھی رسول ہیں''۔

o ''حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے حضور ﷺ فرشتوں کے رسول تھے''

o ''تمام پیغمبر علیہم السلام عادات درست کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے''۔

''کیونکہ قیامت کے دن فیصلہ عادات پر ہوگا۔ لہذا عادات کا درست کرنا اشد ضروری ہے''۔

o ''پہلے رسالت پھر توحید، اگر رسالت کے تابع نہ ہوگا توحید سے دور ہو جائے گا''۔

فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

o ''حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جن وانس کے علاوہ ہر چیز کے بھی رسول ہیں''۔

o ''حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا میرے سامنے پیش کر دی تو میں واقعات عالم کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کوئی چیز ہاتھ کی ہتھیلی پر موجود ہو۔ لہٰذا نہایت ضروری ہوا کہ ہمہ افعال، اقوال اور احوال میں سنت کی پیروی ہو، اسی میں صحیح عزت نصیب ہوگی''۔

o ''جو کچھ دین کی نعمتیں ہمیں ملی ہیں، یہ سب حضور نبی کریم ﷺ کے طفیل نصیب ہوئی ہیں''۔

o ''قادر مطلق کا حکم ہے، جو نبی کریم ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہوگا اللہ تعالیٰ بھی اسی پر راضی ہو گا''۔

o ''جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حضور ﷺ کے احکامات کی پیروی نہیں کرتا، وہ جھوٹا ہے، جھوٹا ہے''۔

o ''ہمیں جو کچھ نصیب ہوا ہے یہ سب حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک نور علیٰ نور سے ملا ہے''۔

o ''اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا: جو فرض کی ادائیگی میں سستی کرے اسے آپ پکڑ لیں اور جو سنت میں غفلت کرے گا اس کو میں پکڑ لوں گا''۔

o ''اگر نبی کریم ﷺ راضی ہیں تو رب العالمین بھی راضی ہے''۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

'' قرآن شریف حضور نبی کریم ﷺ کی صفات سے بھرا پڑا ہے''۔

Marfat.com

o قیامت کے دن سات گروہ سایہ عرش میں خوش باش ہوں گے اور سایہ عرش کے نیچے محفوظ ہوں گے۔لوگ پوچھیں گے کیا آپ کا ابھی حساب و کتاب نہیں ہوا۔وہ جواب دیں گے کیسا حساب و کتاب؟ لوگ پھر پوچھیں گے وہ کونسا نیک عمل تم لوگوں نے کیا ہے جو یہ درجہ ملا، وہ جواب دیں گے یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی اتباع سنت نبوی ﷺ کی وجہ سے ہوا ہے۔

فقہی و علمی لطائف کے متعلق ارشادات:

سورۃ العصر کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے فی البدیہہ فرمایا:

o ''یہ کلام اللہ ہے، جو ہمارے پاس حضور اقدس ﷺ لائے ہیں۔اس میں وقت عصر کی یا حضور انور ﷺ کے زمانہ کی قسم اٹھائی گئی ہے۔اس میں عبرت کا مقام غور طلب ہے۔جس طرح دن کا بیشتر حصہ گزر کر انجام کے نزدیک ہو جاتا ہے۔جو پھر واپس نہیں آ سکتا اسی طرح انسان کی زندگی بھی زوال پذیر ہے''

ایک شخص سے پوچھا ''تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ابراہیم، آپ نے فرمایا: تو کہاں کا ابراہیم ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے تو اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلا دی تھی''۔

o لا کی تلوار سے جب تک فنا نہ ہوا الا اللہ تک پہنچ نہیں سکتا۔

o ایک شخص جو داڑھی منڈا تھا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا مہر دین

فرمایا: شادی شدہ ہو؟ عرض کیا ''حضور شادی شدہ ہوں'' فرمایا: بیوی کا سر بھی مونڈ دو، پھر مہر اور دین پورا بن جائے گا''۔

اس نے اپنے فعل سے توبہ کی اور آئندہ پکا وعدہ کر لیا''۔

o ''شریعت کا فتویٰ ظاہر پر ہے اگر کوئی خلوص نیت سے ظاہری طور و اطوار درست کر لے تو خداوند کریم اس کے باطن کو بھی درست فرما دیتے ہیں''۔

o ''انسان اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ خواہش کو پورا کرنے کے لیے بے حد جدوجہد کرتا ہے حتیٰ کہ بغیر

Marfat.com

جوتی چل پھر بھی نہیں سکتا، مگر ہائے افسوس لوگ قرآن شریف پر عمل کیے بغیر زندگی کے دن کیسے گزار دیتے ہیں''۔

- ''کسی سے اگر پوچھا جائے کہ پہنے ہوئے لباس میں فلاں سے فلاں چیز کتنے کی لی ہے تو وہ ضرور قیمت بتائے گا، لیکن اگر پوچھا جائے کہ دین کتنے کا لیا تو کیا جواب دو گے؟
- ''مسلمانی در کتاب و مسلمان در گورست''۔ (یعنی مسلمانی کتاب میں اور مسلمان قبر میں ہے)۔
- ''اے انسان تو نے کبھی غور نہ کیا میں کیا ہوں؟ کہاں سے آیا؟ کہاں جاؤں گا؟ کیا ہوگا؟ کیا کرنا ہے؟ اور کیا کرتا ہوں؟''
- ''خلاف سنت کام کرنے والے کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوتا ہے اور جو حضور کو رنج پہنچائے دونوں جہاں میں ذلیل ہوتا ہے''۔
- ''روح عجیب چیز ہے نہ اس کے آنے کا پتہ چلتا ہے اور نہ جانے کا۔ جب روح جسم سے جدا ہو جاتی ہے تو جسم مردہ ہو جاتا ہے۔
- ''لا کی تلوار سے تمام خواہشات نفسانی کو قتل کر کے الا اللہ کی وادی انوار و اسرار میں ابدی طور پر داخل ہو جا مگر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر کہاں نصیب ہو؟''
- ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا رشتہ اختیار کر لے کہ تیری ذات کی بو تک نہ رہے، مگر یہ ہے بہت مشکل''۔
- ''مسلمان آگ میں کود جانے کو آسان جانے، مگر سنت کو چھوڑنا مشکل جانے''۔
- ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز کو قربان کرو''۔

ہر چہ داری صرف کن در راہ او لن تنالوا البر حتی تنفقوا

- ''چودھریوں، نمبرداروں اور عزت والوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ دین کی اشاعت میں کوشش کریں''۔
- ''جو کھایا سو گوایا، جو جوڑا سو بوڑا اور جو دیا سو لیا''۔

Marfat.com

- ''ایمان اور اسلام مل کر دین بنا ہے۔ دین باطن کو صاف رکھتا ہے اور اسلام ظاہری شکل و صورت کو درست رکھتا ہے اور افعال واقوال کی اصلاح کرتا ہے''۔
- ''قرآن شریف کا ہر نقطہ، زیر، زبر اور پیش اپنی اپنی جگہ پر جامع ہے۔ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ قرآن پاک رسمی طور پر پڑھیں گے۔ مرد عورت پڑھنے والے زیادہ ہوں گے لیکن عمل نہیں ہوگا''۔
- ''نبی پاک ﷺ کا دین اس قدر سچا ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے سب سچے دینوں کو بھی منسوخ کر دیا تو بھلا جھوٹے دینوں کی کیا حیثیت ہے؟''
- ''شادی صرف دودھ کے ایک پیالہ سے بھی ہو سکتی ہے پھر اتنی فضول خرچی کیوں؟''
- ''جو شخص اپنی خواہشوں کے تابع ہو جائے وہ انسان نہیں رہتا بلکہ مثل کتے کے ہو جاتا ہے''۔

فضائل علم وعلماء:

- ''ہر مسلمان مرد وعورت پر دین کی نگرانی کرنا فرض ہے''۔
- ''آج کل لوگ نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے شریعت کے فتویٰ کو تلاش کرتے ہیں مگر دین حق کی تلاش میں کوشش نہیں کرتے''۔
- ''دین کی اشاعت میں ملامت اٹھانے والا اللہ کے نزدیک پیارا ہے''۔
- ''ہر مسلمان مرد وعورت پر لازم کر دیا گیا ہے کہ دین کی حفاظت اور نگرانی کرے''۔
- ''اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا کہ تیری امت کے علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہمت رکھنے والے بنا دیئے ہیں''۔
- ''دینی علم پڑھ کر دین کی ہدایت کرنی چاہئے۔ لوگوں کو بری باتوں سے روکنا اور نیک باتوں کا رواج ڈالنا چاہئے''۔
- ''دین کی خاطر ہر طرح کی مصیبت اور طعنہ برداشت کرنے والے کو اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ملے گا، جو اسی کا حصہ ہوگا''۔

Marfat.com

عبادات:

- ''خداوند کریم نے ہر چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی ہے، مگر انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے''۔
- ''نفلی عبادت فرضیت کو تقویت دیتی ہے مثل چھلکا بیضہ کے''۔
- ''نماز نہایت عاجزی، اطمینان اور توجہ سے پڑھی جائے تاکہ اس کا اثر چہرے سے عیاں ہو، ممنوع افعال سے ہمیشہ بچا جائے''۔
- ''زمین کے جس ٹکڑے پر عبادت کی جاتی ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن عبادت کرنے والے کے لیے سفارش کرے گا''۔
- ''نماز کی شکل ہے، لیکن نظر نہیں آتی، جس طرح روح نظر نہیں آتی''۔
- ''نمازی کے لیے لازم ہے کہ وہ دوسروں کو بھی نماز کی طرف بلائے''۔

روز محشر کہ جان گداز بود اولیں پرسش کہ نماز بود

- ''جب اذان کی آواز کان میں آئے تو فوراً کھڑے ہو جاؤ نماز میں غفلت تباہی کا موجب ہے''۔
- ''جب نماز میں کھڑے ہو تو یہ خیال کرو کہ تم تمام مکروہات دنیوی کو چھوڑ کر دربار الٰہی میں کھڑا ہوں''۔

معاملات:

- ''برادری، خویش و اقارب کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے اور دنیوی معاملات ترک نہیں کر دینے چاہئیں''۔
- ''خود نیک، صالح اور پرہیزگار بنو اور گھر والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ یہ ان کے ساتھ اچھی دوستی اور محبت ہے''۔
- ''جب گھر میں لڑکا، لڑکی، بھائی اور بیوی وغیرہ بے نماز ہوں اور گھر کا مالک ان کو نماز کا پابند نہ

Marfat.com

کرے تو اسے باز پرس ہوگی''۔

- ''ہمہ افعال، اقوال اور معاملات اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہوں گے تو یہ عین عبادت ہوگی''
- ''کسی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہیے خواہ گھر کا کوئی فرد ہو یا باہر سے کوئی ہو، یہاں تک کہ گاؤں کے کسی انسی (نچلی قوم) کو بھی دکھ نہیں پہنچانا چاہیے''۔
- ''بیوہ، یتیم اور غریب کا خیال رکھنا چاہیے''۔
- ''ہمسائے سے حتی الوسع نیک سلوک کرو اور کوئی چیز قابل استعمال مانگے تو نہ روکو''۔
- ''اول تو قرض لینا نہیں چاہیے اور اگر لے لو تو بخوشی واپس کرو''۔
- ''مسلمانوں کو اپنے بھائی کے ساتھ ہر قیمتی چیز سے بڑھ کر محبت کرنی چاہیے''۔

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت:

- ''تلوار ہاتھ میں ہو تو منکرین سنت کی گردن ماردی جائے''۔
- ''جو فساد کے زمانہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا، قیامت کے دن آقائے نامدار ﷺ اس کی خود شفاعت کریں گے''۔
- ''حضور انور ﷺ کی سُنت سے سرمو انحراف بھی کھلی ہوئی ضلالت (گمراہی) ہے اور اس کا نتیجہ خسرہ الدنیا والاخرہ ہے''۔
- ''ہم چلہ کشی پسند نہیں کرتے، ہمارے لیے اتباع سنت ہی کافی ہے۔ کلمہ طیبہ ہمارے لیے کافی ہے''۔
- ''ہم سنت رسول اللہ ﷺ جانتے ہیں فقیری نہیں جانتے''۔
- ''خلاف سنت کام کرنے والے کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوتا ہے اور جو حضور ﷺ کو رنج پہنچاتا ہے وہ دونوں جہانوں میں ذلیل وخوار ہوتا ہے''۔

وظائف:

- ''اللہ اللہ بکثرت پڑھا کرو تا کہ با اللہ ہو جاؤ''۔

Marfat.com

- ''خوشی، غمی، آرام، مصیبت، صحت، بیماری، گھر، سفر میں کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو''۔
- ''جب راحت ہو تو الحمد للہ پڑھے اور جب تکلیف اور پریشانی ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے''۔
- ''انسان کو دل سے صابر اور زبان سے شاکر ہونا چاہئے''۔
- ''اللہ تعالیٰ کو اس طرح یاد کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل بھول جاؤ''۔
- ''سوتے وقت تین بار کلمہ شریف پڑھ کر سونا چاہئے''۔
- ''اللہ تعالیٰ کو سوز و گداز اور درد بھرے دل کے ساتھ یاد کرنا چاہیے''۔
- ''سبحان اللہ! سبحان اللہ! سبحان اللہ! پڑھنا بہت درجہ رکھتا ہے۔ اسی میں بے شمار فوائد ہیں۔ استغفار بھی بکثرت پڑھنا چاہیے''۔
- ''اللہ کا ذکر اللہ اللہ اللہ سب اذکار سے افضل ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم سے ہوتا کچھ نہیں۔ مو بمو اثر ہونا چاہیئے''۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ڈر اور خوف کی وجہ سے سب نڈھال ہوں گے مگر بعض لوگوں کے چہروں سے نور برستا ہوگا۔ لوگ حیران ہو کر گمان کریں گے کہ یہ تو شاید کوئی پیغمبروں کا گروہ ہے مگر معلوم ہوگا کہ یہ گروہ تو اللہ کا ذکر اللہ، اللہ کرنے والوں کا ہے''۔

- ''کلمہ شریف میں لا الہ الا اللہ کو ایک ہی سانس میں دو مرتبہ کہے اور تیسری مرتبہ اسی سانس میں کلمہ تمام پڑھے''۔

مریدین اور دیگر مسلمانوں کی تربیت:

جب آپ خطبہ جمعۃ المبارک کے لیے مسجد میں تشریف لاتے تو سب لوگ خاموشی سے اور دو زانو باادب بیٹھے ہوتے تھے۔ ایک دفعہ آپ تشریف لائے تو ایک شخص احتراماً کھڑا ہوا اس سے مخاطب ہو کر فرمایا:

Marfat.com

''آپ لوگ مت اٹھا کریں بلکہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہا کریں''۔

رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی طریقہ تھا کہ اٹھنے سے پہلے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منع فرماتے تھے۔

- ''من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کے تحت انسان کے ہمہ افعال، اعمال اور اقوال رسول اللہ ﷺ کی شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہونے چاہئیں''۔
- ''خواہشات نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت سے ہوتے ہیں''۔

ایک بوڑھے شخص سے مخاطب ہو کر فرمایا:

- ''یہ کرتہ اور یہ چٹائی کسی کاریگر کے ہاتھ لگنے سے بنے ہیں۔ کرتا کو پہلے پھاڑا گیا پھر سوئی سے سیا گیا تب جا کر انسان کے جسم کے مطابق بنا اور پہننے کے قابل ہوا اور پھر بندہ بھی کسی کے ہاتھ لگے بغیر کب صحیح بندہ بن سکتا ہے'؟
- ''لوگ مسجد میں بیٹھنے سے گھبرا جاتے ہیں کہ گرمی ہے مگر کل قیامت کے دن جب سورج سوا نیزے پر ہوگا تو کیا حال ہوگا؟''
- ''مسجد میں چندہ وغیرہ جمع کرنے کے لیے سوال نہیں کرنا چاہیے''۔

مشکوٰۃ کی مشہور حدیث سے بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اعلان کرنے سے منع فرمایا۔ اس دور میں عوام تو کجا خواص بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچنے کی توفیق دے (آمین)''(۱۲ قصوری)

- ''کھانا کھاتے وقت محسوس کرو کہ حلال کا ہے یا حرام کا؟''
- ''اپنے سے سب کو اچھا جانو''۔
- ''جو شخص اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتا ہے وہ کتے کی مانند ہے''۔
- ''ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے کہ وہ نیکی کی ہدایت کرے اور بدی سے بچائے یہی مسلمان کی تعریف ہے۔ اب اندازہ کرلو کہ ہم اس پر کہاں تک عامل ہیں''۔

Marfat.com

- ''نیک آدمی کے ساتھ اس طرح محبت کرو، جس طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں کے پستان سے محبت کرتا ہے''۔
- ''فضول خرچی نہ کرو، بیاہ شادی میں 15-15 روپیہ کی جوتی پہنتے ہو اور فضول رسومات پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہو، مگر کوئی منع نہیں کرتا ہے''۔
- ''ایک ممنوع عادت کا ترک کر دینا کئی سال کی عبادت بے ریا سے بہتر ہے''۔
- ''کھانا کھاتے وقت یہ دیکھو کہ حلال کا ہے یا حرام کا۔ ہر لقمہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرو''۔
- ''اب پیری مریدی بھی ٹھگ بازی بن گئی ہے''۔
- ''(بات بات پر) اللہ کی قسم نہیں اٹھانی چاہیئے''۔
- ''گھر میں عورتوں کو خرچ کی تنگی نہ دینی چاہیئے۔ گھر کا خرچ کھلا ہونا چاہیئے، مگر فضول خرچی کی حد تک نہ ہو''۔
- ''چھ آدمی چھ چیزوں کے سبب جہنم میں جائیں گے''۔
  - ☆ عربی تعصب وعداوت کے سبب،
  - ☆ مالدار تکبر کے سبب،
  - ☆ تاجر دھوکے کے سبب،
  - ☆ عام لوگ جہالت و بیوقوفی کے سبب،
  - ☆ حاکم ظلم وستم کے سبب اور
  - ☆ عالم حسد و بغض کے سبب۔
- حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: انسان چار عادات کو جب تک نہ اپنا لے وہ ایمان کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں:

(1) فرائض ادا کرنا،

(2) حلال رزق کھانا،

Marfat.com

(3) اپنے ظاہر و باطن کو گناہوں سے دور رکھنا،

(4) ان عادات پر مرتے دم تک قائم رہنا۔

"بری خصلت (عادت) کو چھوڑ دینا سو سال کی عبادت سے افضل ہے"۔

اگر ہم میں تین عادات ہوں تو اللہ تعالیٰ ہمارے حساب و کتاب میں آسانی فرما دے گا اور ہمیں جنت میں داخل فرما دے گا۔ وہ تین خصلتیں یہ ہیں:

☆ اگر کوئی شخص تمہیں استعمال کی چیز نہ دے تو تم اسے محروم نہ کرو۔

☆ اگر کوئی رشتہ دار تم پر ظلم کرے تو تم اسے معاف کر دو اور

☆ اگر کوئی رشتہ دار تم سے قطع تعلق کرتا ہے تو تم اس سے ملتے رہو۔

جو شخص ان چار اصولوں کو اپنائے گا اس کا ایمان مضبوط ہو گا وہ خالص مسلمان ہو گا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں معزز ہو گا۔ وہ چار اصول یہ ہیں:

(1) تصدیق قلب، (2) اقرار زبان،

(3) عمل بدن اور (4) اتباع سنت

بے تو آنم آرام جانم زندگانی مشکل است
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است

ادارہ یہ تمام ملفوظات علامہ محمد یٰسین قصوری نقشبندی کی قابل تحسین تصنیف "چشمہ فیض شیر ربانی رحمہ اللہ تعالیٰ" سے من و عن لیے گئے ہیں انہوں نے یہ ملفوظات حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر لکھی گئی کتب کا گہری نظر سے مطالعہ کے بعد اخذ کیے اور انہیں اپنی کتاب کی زینت بنایا۔ ۱۲ اشرف قیوری

Marfat.com

اہل اسلام کیلئے بالعموم اور وابستگانِ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کیلئے بالخصوص

خوشخبری: دارالمبلغین حضرت میاں صاحب

کا دوسرا اہم شعبہ

جامعہ شیر ربانی برائے طالبات

معرض وجود میں آگیا

بفضلہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیر سرپرستی دارالمبلغین حضرت میاں صاحب میں جہاں طلبہ کو دینی اور فنی علوم کی تدریس نیز قرآن حکیم کی قرات وتجوید کا اہتمام برسوں سے جاری ہے۔ اب اس کے دوسرے اہم شعبے جامعہ شیر ربانیؒ برائے طالبات کا قیام عمل میں آچکا ہے اور مقامی وبیرونی طالبات داخلہ لے چکی ہیں۔ جنکی تعلیم وتربیت کا کام حسن وخوبی سے جاری وساری ہے۔ طالبات کی رہائش کیلئے خصوصی طور پر باپردہ انتظام کرلیا گیا ہے۔

اہل اسلام بالعموم اور وابستگان آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے بالخصوص اپیل ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو علوم دینیہ اور تعلیم و تربیت کی اس مثالی درس گاہ میں داخل کروا کر انہیں زیورِ تعلیم سے آراستہ فرمائیں۔

نوٹ: مخیّر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ دامے، درمے، قرمے سخنے اس کار خیر مین تعاون فرما کر عنداللہ ماجود ہوں

الداعی الی الخیر: میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین: آستانہ عالیہ شرقپور شریف

Marfat.com

اوصافِ حمیدہ

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت شیر ربانی شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال و آثار
اوصاف و محاسن اور ارشادات و تعلیمات کا بے نظیر مجموعہ

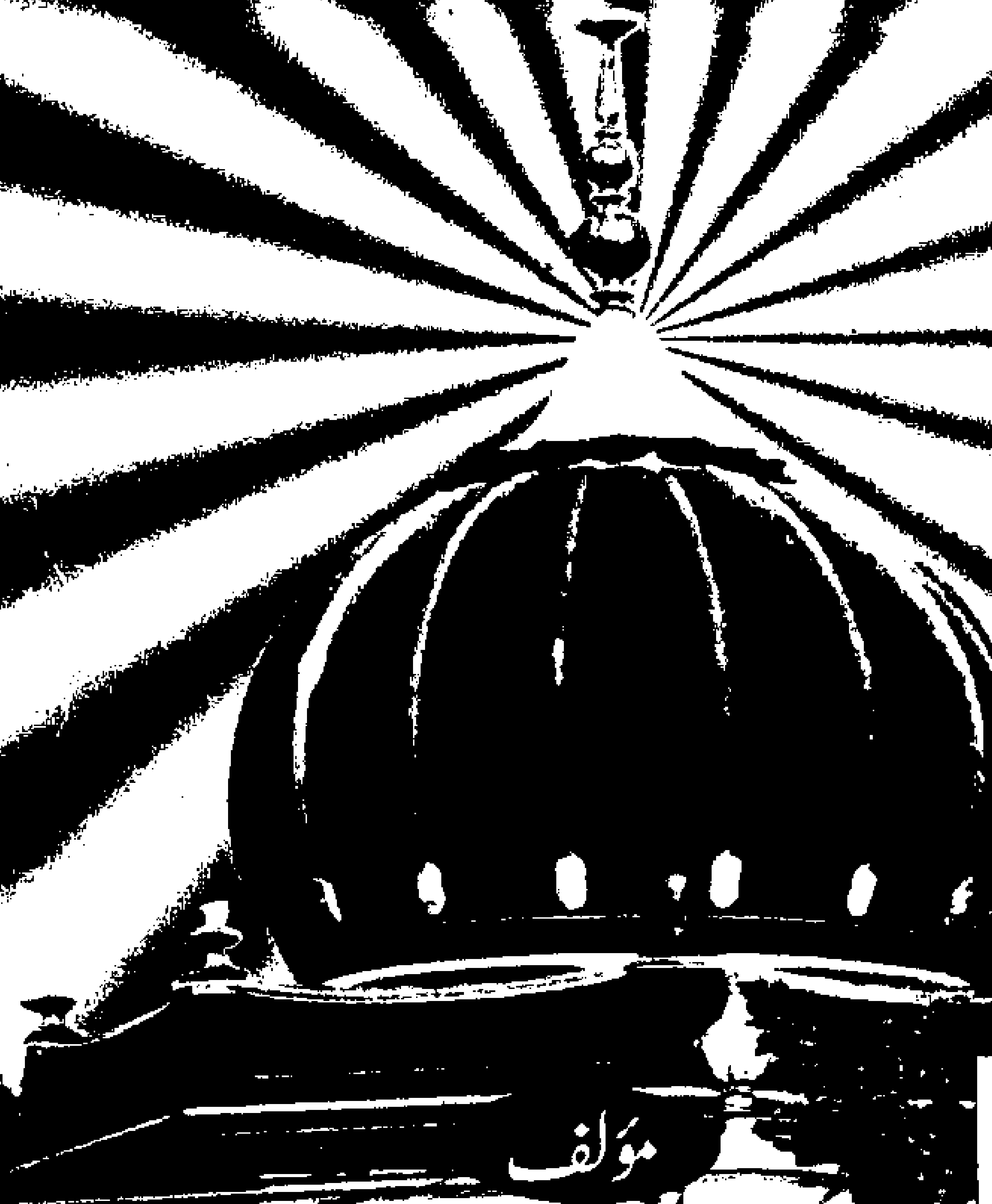

مؤلف
ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری
اسسٹنٹ رجسٹرار (ر) جامعہ پنجاب، لاہور

ناشر: بزم جمیل، سمن آباد، لاہور
0300-4355778

Marfat.com